جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے

60 صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم

خیر المآب

فِیمَن

بُشِّرَ بِالجَنَّۃِ مِنَ الأَصحَاب رضی اللہ عنہم

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے

60 صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم

جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے

60 صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آله وصحبه وبارک وسلم

فہرس

پیش لفظ

رسولِ اقدس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کائنات کی عظیم ترین ہستی ہیں۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو سب سے اَرفع و اَعلیٰ اَوصاف و کمالات اور شمائل و خصائص سے نوازا ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف خیر الخلائق ہیں، بلکہ آپ ﷺ سے منسوب ہر شے دوسری کسی بھی شے سے افضل و برتر ہے۔ آپ ﷺ کا گھرانہ سب گھرانوں سے افضل، آپ ﷺ کا زمانہ سب زمانوں سے معتبر، آپ ﷺ کے اَخلاق سب سے اَعلیٰ، آپ ﷺ کا کردار سب سے بالا، آپ ﷺ کی گفتار سب سے معطر، آپ ﷺ کا اُسوہ سب سے منور، آپ ﷺ کی اَزواجِ مطہرات تمام مومنین کی مائیں، آپ ﷺ کے اَہلِ بیت تمام دنیا کے اَفرادِ خانہ سے مطہر اور آپ ﷺ کے اَصحاب رضی اللہ عنہم تمام لوگوں کے رُفقاء سے بلند و برتر ہیں۔

اَصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کو دین و دنیا کی وہ عظمت عطا کی گئی جو اَنبیاء کرام و رُسل عظام علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی۔ یہ معلمِ اَعظم ﷺ کی صحبتِ مقدسہ ہی کا فیضان تھا جو انہیں صحابیت کے مقام پر فائز کر گیا۔ اسی عظیم نعمت کے سبب وہ اَوجِ ثریا پر پہنچ کر نجومِ ہدایت کے منصب پر فائز ہوئے۔ قرآنِ مجید ان مردانِ حق کو قیامت تک کے لیے قابلِ تقلید مثال بنا کر پیش کرتا ہے۔ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ کی سند نے انہیں عظمت کی انتہاؤں پر پہنچا دیا۔ گلستانِ نبوت کے ان باکمال گل ہائے رنگا رنگ میں ہر ایک 'ہر گلِ را رنگِ بوئے دیگر است' کے مصداق منفرد مقام رکھتا ہے۔

نجومِ ہدایت میں سب سے بلند خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا مقام ہے، بعد ازاں عشرہ مبشرہ کے بقیہ چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مرتبہ آتا ہے۔ یہ وہ عظیم طبقہ ہے جسے رسولِ اَقدس ﷺ نے ان کی حیات میں ہی جنتی ہونے کی بشارت دے دی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی بشارات کا یہ سلسلہ صرف عشرہ مبشرہ تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ رسالت مآب ﷺ نے مختلف مواقع پر کئی صحابہ کرام کا نام لے کر انہیں بہشت کی نعمتِ جاوداں سے سرفراز فرمایا ہے۔

جنت کی بشارت پانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکار اس تالیف کے مقصدِ تخلیق کی غایت ہے۔ اس کے پہلے باب میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمومی فضائل بیان کیے گئے ہیں، جن سے واضح ہوتا ہے کہ جمیع صحابہ کرام آفتابِ رُشد و ہدایت اور مرحوم و مغفور اور جنتی ہیں۔ دوسرے باب میں عشرہ مبشرہ کے درجے پر فائز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں وارِد ہونے والی اَحادیث مبارکہ پیش کی گئی ہیں۔ تیسرے باب میں اِن دس (10) نجومِ ہدایت کے علاوہ دیگر 35 صحابہ کرام اور 15 صحابیات رضی اللہ عنہن کے تذکار موجود ہیں، جنہیں رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف مواقع پر ان کا نام لے کر جنت کا پروانہ عطا فرمایا ہے۔ **لیکن اِس عدد کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ صرف اِن مخصوص صحابہ وصحابیات کو ہی جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ 'عدد کی تخصیص کرنے سے زائد کی نفی پر دلالت نہیں ہوتی۔' کتاب ہٰذا میں صرف اُن شخصیات کو لیا گیا ہے جن کا ذکر ان کے نام کے ساتھ ملا ہے۔ علاوہ ازیں اَصحابِ بدر و اُحد، صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعتِ رِضوان میں شریک ہونے والے صحابہ کرام اور مہاجرین و اَنصار کو بھی مجموعی طور پر جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ نیز دیگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بالعموم جنت کے حقدار ٹھہرائے گئے ہیں۔**

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی یہ شاہ کار تالیف نہ صرف مبشر صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ عنہن کا تعارف کراتی ہے بلکہ ان کی زندگیوں کے وہ مقدس گوشے بھی ہم پر عیاں کرتی ہے، جو قیامت تک آنے والے اَہلِ حق کے لیے ایک نمونہ ہیں۔

اس سے وہ راہیں متعین ہوتی ہیں، جن پر چل کر ہم نہ صرف اس جہاں میں کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں بلکہ آخرت میں بھی سرفراز اور سر بلند ہو سکتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں ان عظیم لوگوں کی پیروی میں دینِ اسلام کی خاطر سب کچھ لٹا دینے کے جذبے سے سرشار فرمائے، کیونکہ یہی جذبہ زندہ ہوگا تو ہم سچے مسلمان بن سکیں گے اور اِحیاے اِسلام کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوگا۔ ورنہ بقول حکیم الامت علامہ محمد اِقبالؔ:

خِرد نے کہہ بھی دیا لا اِلٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان عظیم ہستیوں کے نقشِ قدم پر چل کر دونوں جہانوں کی کامیابیاں سمیٹنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ!)

(محمد فاروق رانا)
ڈپٹی ڈائریکٹر (رِیسرچ)
فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ

فَضَائِلُ الصَّحَابَةِ ﷺ وَتَعْظِيمُهُمْ

پہلا باب

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ ﷺ فِي الْقُرْآنِ

(۱) فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ○ (آل عمران، ۳/۱۹۵)

(۲) ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَيَّدَکَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ○ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰـکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ط اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَکِيْمٌ○﴾ (الأنفال، ۸/۶۲-۶۳)

(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ. (الأنفال، ۸/۷۲)

(٤) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓـئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَّهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ کَرِيْمٌ○ (الأنفال، ۸/۷٤)

(٥) لٰـکِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓـئِکَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ز وَاُولٰٓـئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ

﴿قرآن مجید میں فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان﴾

(۱) پس جن لوگوں نے (اللہ کے لیے) وطن چھوڑ دیے اور (اسی کے باعث) اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور (میری خاطر) لڑے اور مارے گئے تو میں ضرور ان کے گناہ ان (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دوں گا اور انہیں یقیناً ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ کے حضور سے اجر ہے اور اللہ ہی کے پاس (اس سے بھی) بہتر اجر ہے○

(۲) وہی ہے جس نے آپ کو اپنی مدد کے ذریعے اور اہلِ ایمان کے ذریعے طاقت بخشی○ اور (اسی نے) ان (مسلمانوں) کے دلوں میں باہمی الفت پیدا فرما دی۔ اگر آپ وہ سب کچھ جو زمین میں ہے خرچ کر ڈالتے تو (ان تمام مادی وسائل سے) بھی آپ ان کے دلوں میں (یہ) الفت پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے درمیان (ایک روحانی رشتے سے) محبت پیدا فرما دی۔ بے شک وہ بڑے غلبہ والا حکمت والا ہے○

(۳) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (اللہ کے لیے) وطن چھوڑ دیے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی وہی لوگ ایک دوسرے کے حقیقی دوست ہیں۔

(۴) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کر دینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے○

(۵) لیکن رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور انہی لوگوں کے لیے سب بھلائیاں ہیں اور وہی لوگ مراد پانے والے ہیں○ اللہ نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُo

(التوبة، ۹/ ۸۸-۸۹)

(۶) وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًاط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُo (التوبة، ۹/ ۱۰۰)

(۷) لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ م بَعْدِ مَا کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْط اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo (التوبة، ۹/ ۱۱۷)

(۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَط یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖج وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًاo (الفتح، ۴۸/ ۱۰)

(۹) لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَافِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًاo (الفتح، ۴۸/ ۱۸)

(۱۰) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِط وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ

(وہ) ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی بہت بڑی کامیابی ہے○

(۶) اور مہاجرین اور ان کے مددگار (انصار) میں سے سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے اور درجہ احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے، اللہ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے○

(۷) یقیناً اللہ نے نبی (معظم ﷺ) پر رحمت سے توجہ فرمائی اور ان مہاجرین اور انصار پر (بھی) جنہوں نے (غزوۂ تبوک کی) مشکل گھڑی میں (بھی) آپ (ﷺ) کی پیروی کی اس (صورتِ حال) کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جاتے، پھر وہ ان پر لطف و رحمت سے متوجہ ہوا، بے شک وہ ان پر نہایت شفیق، نہایت مہربان ہے○

(۸) (اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا○

(۹) بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، سو جو (جذبۂ صدق و وفا) ان کے دلوں میں تھا اللہ نے معلوم کر لیا تو اللہ نے ان (کے دلوں) پر خاص تسکین نازل فرمائی اور انہیں ایک بہت ہی قریب فتحِ (خیبر) کا انعام عطا کیا○

(۱۰) محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں

تَرٰهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا ز سِيۡمَاهُمۡ فِيۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰةِ ج وَمَثَلُهُمۡ فِى الۡاِنۡجِيۡلِ ج كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ ج وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا ۝ (الفتح، ۲۹/٤۸)

(۱۱) وَمَا لَكُمۡ اَلَّا تُنۡفِقُوۡا فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط لَا يَسۡتَوِىۡ مِنۡكُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ وَقٰتَلَ ط اُولٰٓئِكَ اَعۡظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيۡنَ اَنۡفَقُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَقٰتَلُوۡا ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰى ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۝ (الحديد، ۱۰/۵۷)

(۱۲) وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيۡقُوۡنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ط لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ وَنُوۡرُهُمۡ ط وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ۝ (الحديد، ۱۹/۵۷)

(۱۳) لَا تَجِدُ قَوۡمًا يُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ يُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰهَ

(وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے، سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ (صرف) اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔ اُن کی نشانی اُن کے چہروں پر سجدوں کا اثر ہے (جو بصورتِ نور نمایاں ہے)۔ ان کے یہ اوصاف تورات میں (بھی مذکور) ہیں اور ان کے (یہی) اوصاف انجیل میں (بھی مرقوم) ہیں۔ وہ (صحابہ ہمارے محبوبِ مکرّم کی) کھیتی کی طرح ہیں جس نے (سب سے پہلے) اپنی باریک سی کونپل نکالی، پھر اسے طاقتور اور مضبوط کیا، پھر وہ موٹی اور دبیز ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی (اور جب سرسبز و شاداب ہو کر لہلہائی تو) کاشتکاروں کو کیا ہی اچھی لگنے لگی (اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے صحابہ ﷡ کو اسی طرح ایمان کے تناور درخت بنایا ہے) تاکہ اِن کے ذریعے وہ (محمد رسول اللہ ﷺ سے جلنے والے) کافروں کے دل جلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے○

(۱۱) اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالاں کہ آسمانوں اور زمین کی ساری ملکیت اللہ ہی کی ہے (تم تو فقط اس مالک کے نائب ہو)، تم میں سے جن لوگوں نے فتحِ (مکّہ) سے پہلے (اللہ کی راہ میں اپنا مال) خرچ کیا اور (اپنے دفاع میں) قتال کیا وہ (اور تم) برابر نہیں ہو سکتے، وہ اُن لوگوں سے درجہ میں بہت بلند ہیں جنہوں نے بعد میں مال خرچ کیا ہے، اور قتال کیا ہے، مگر اللہ نے حسنِ آخرت (یعنی جنت) کا وعدہ سب سے فرما دیا ہے، اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اُن سے خوب آگاہ ہے○

(۱۲) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں، اُن کے لیے اُن کا اجر (بھی) ہے اور ان کا نور (بھی) ہے، اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں○

(۱۳) آپ اُن لوگوں کو جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی اس شخص سے دوستی کرتے ہوئے نہ پائیں گے جو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) سے دشمنی رکھتا ہے خواہ وہ اُن

وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ (المجادلة، ٥٨/٢٢)

(١٤) لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (الحشر، ٥٩/٨-١٠)

(١٥) يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

کے باپ (اور دادا) ہوں یا بیٹے (اور پوتے) ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اُس (اللہ) نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور انہیں اپنی روح (یعنی فیضِ خاص) سے تقویت بخشی ہے، اور انہیں (ایسی) جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اُس سے راضی ہو گئے ہیں، یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، یاد رکھو! بے شک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہےo

(۱۴) (مذکورہ بالا مالِ فَے) نادار مہاجرین کے لیے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور اپنے اموال (اور جائیدادوں) سے باہر نکال دیے گئے ہیں، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضاء وخوشنودی چاہتے ہیں اور (اپنے مال و وطن کی قربانی سے) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ہی سچے مؤمن ہیںo (یہ مال اُن انصار کے لیے بھی ہے) جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہرِ (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنالیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو اِن کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی با مراد و کامیاب ہیںo اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo

(۱۵) جس دن اللہ (اپنے) نبی (ﷺ) کو اور اُن اہلِ ایمان کو جو اُن کی (ظاہری یا باطنی) معیّت میں ہیں رسوا نہیں کرے گا، اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کے دائیں طرف (روشنی دیتا ہوا) تیزی سے چل رہا ہو گا وہ عرض کرتے ہوں گے: اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے

قَدِيْرٌ۝ (التحریم، ٦٦/٨)

مکمل فرما دے اور ہماری مغفرت فرما دے، بے شک تو ہر چیز پر بڑا قادر ہے○

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ ﷺ فِي الْحَدِيْثِ

١-١/٢. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ...... الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(٢) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﷺ، قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم/٣٤٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٤، الرقم/٢٥٣٥۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة، ٤/١٩٦٥، الرقم/٢٥٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥٦، الرقم/٢٥٢٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم/٣٢٤٠٩، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢٩، الرقم/١٤٧٥۔

﴿ اَحادیث مبارکہ میں فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان ﴾

۱-۲/۱۔ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری بہترین اُمت میرے زمانہ کی ہے، پھر اُن سے متصل زمانہ کے لوگ اور پھر ان سے متصل زمانہ کے لوگ۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین زمانوں کا۔ ...... الحدیث۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں موجود ہوں، پھر (اس سے ملحق) دوسرے زمانے کے لوگ، پھر اس کے بعد تیسرے زمانے کے لوگ۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢/٣. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأٰى مَنْ رَآنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالدَّيْلَمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

٤–٥/٣. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَتَمَّامٌ الرَّازِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

(٥) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُوْمِ يُهْتَدٰى بِهَا فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ.

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل من رأى النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٦٩٤، الرقم/٣٨٥٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/٣٤٧، الرقم/٣٠٨٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١١٦، الرقم/٧٦٥٩، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٦٥۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فيمن سبّ أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٦٩٧، الرقم/٣٨٦٥، وتمام الرازي في الفوائد/١٠٧، الرقم/٢٥١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/١٨٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١/١٢٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٥٠٦، الرقم/٥٥٦٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢/٤١٦۔

٥: أخرجه عبد بن حميد في المسند، ١/٢٥٠، الرقم/٧٨٣۔

۲/۳۔ حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔

اِسے امام ترمذی نے، بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴-۵/۳۔ حضرت بُریدہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو صحابی جس زمین پر فوت ہوگا اسے قیامت کے دن اس خطّے کے لوگوں کے لیے قائد اور نور بن کر اٹھایا جائے گا۔

اِسے امام ترمذی، تمام الرازی، ابن عبد البر اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

(۵) حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی طرح ہے جن سے راستے تلاش کیے جاتے ہیں، سو تم میرے صحابہ میں سے جس کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

رَوَاهُ ابْنُ حُمَيْدٍ.

٤/٦ . عَنْ عُمَرَ ﵁، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِقِيَامِي فِيْكُمْ، فَقَالَ: أَحْسِنُوْا إِلٰى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، مَنْ أَحَبَّ بَحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَأَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

٧-٨/٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﵁، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي. فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

(٨) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللهَ اَللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ

٦: أخرجه البزار في المسند، ١/٢٦٩، الرقم/١٦٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣١، الرقم/١٤٨٩۔

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٣، الرقم/٣٤٧٠، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في النهي عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/٢١٤، الرقم/٤٦٥٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (٥٩)، ٥/٦٩٥، الرقم/٣٨٦١۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٧، الرقم/١٦٨٤٩، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في من سبّ أصحاب ←

اِسے امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

۶/۴۔ حضرت عمر ﷜ سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے جیسے کہ میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے ساتھ بھلائی کرو، پھر جو اُن سے متصل آئیں گے، اور پھر جو اُن سے متصل آئیں گے۔ جو شخص جنت کے وسط میں گھر بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے۔ اور جس کے لیے اس کی نیکی خوشی کا باعث ہو اور اس کی برائی اُسے پریشانی میں مبتلا کر دے تو وہ حقیقی مومن ہے۔

اِسے امام بزار اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۷-۸/۵۔ حضرت ابو سعید خدری ﷜ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تب بھی وہ (اجر و ثواب میں) اُن صحابہ میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۸) ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن مُغَفَّل ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد اُن کو اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا، کیوں کہ جس نے ان سے محبت کی اس

.... النّبي ﷺ، ٥/٦٩٦، الرقم/٣٨٦٢، والروياني في المسند، ٢/٩٢، الرقم/٨٨٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/١٣١، الرقم/٣٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٢٨٧۔

أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالرُّوْيَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

٩-١٠/٦. عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ بِي أَصْحَابًا، فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَـلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

(١٠) وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ نَظَرَ

٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر عويم بن ساعدة ﷺ، ٣/٧٣٢، الرقم/٦٦٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٤٤، الرقم/٤٥٦، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٧/١٤٠، الرقم/٣٤٩، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٨٣، الرقم/١٠٠٠، وأيضًا في الآحاد والمثاني، ٣/٣٧٠، الرقم/١٧٧٢.

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٩، الرقم/٣٦٠٠، والبزار في المسند، ٥/٢١٢، الرقم/١٨١٦، والطبراني في المعجم ←

نے میری وجہ سے ان سے محبت کی؛ جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا؛ جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی (تو گویا) اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی؛ اور جس نے اللہ کو تکلیف دی عنقریب وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (دشمنِ صحابہ) کی گرفت فرمائے گا۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور رویانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٩-١٠/٦۔ حضرت عُوَیم بن ساعدہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے (تمام رسولوں میں سے) مجھے چنا اور میری واسطہ سے (پوری امت میں سے) میرے صحابہ کو چنا۔ سو اس نے ان میں سے میرے لیے وزراء، معاونین ومددگار اور ازدواجی رشتہ دار (یعنی سسر اور داماد) بنائے۔ لہٰذا جس نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے کسی فرض ونفل کو قبول نہیں کرے گا۔

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

(١٠) ایک رویت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

....

الأوسط، ٤/٥٨، الرقم/٣٦٠٢، وأيضًا في المعجم الكبير، ٩/١١٢، ١١٥، الرقم/٨٥٨٢، ٨٥٨٣، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/١١٤، الرقم/٤٩، والطيالسي في المسند/٣٣، الرقم/٢٤٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٧٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٧٧-١٧٨، والعسقلاني في الأمالي المطلقة/٦٥۔

فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهٖ، فَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهٖ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهٖ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهٖ، يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى دِيْنِهٖ. فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّءٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١١-١٢/٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَآى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ، قَالَ:

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق، وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٤، الرقم/٣٨٧٣، وأيضًا في كتاب الجهاد والسير، باب التحريض على القتال، ٣/١٠٤٣، الرقم/٢٦٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب، وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم/١٨٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٧٦، الرقم/١٣٩٥١، وابن ماجه نحوه في السنن، ←

تمام بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو محمد مصطفیٰ ﷺ کا دل تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر پایا تو اسے اپنے لیے چن (کر خاص کر) لیا اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل کو (صرف اپنے لیے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا تو انہیں اپنے نبی مکرم ﷺ کا وزیر بنا دیا جو ان کے دین کے لیے جہاد کرتے ہیں۔ جس شے کو سب مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی ہے اور جسے وہ بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُری ہے۔

اسے امام اَحمد، بزار، طبرانی، بیہقی اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔ امام عسقلانی نے بھی اسے حسن کہا ہے۔

۱۱-۱۲/ ۷۔ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (غزوۂ خندق کے موقع پر) خندق کی کھدائی والی جگہ تشریف لے گئے جہاں مہاجرین و انصار صحابہ سخت سردی میں صبح صبح ہی کھدائی میں لگ گئے تھے۔ ان حضرات کے پاس کوئی خادم اور غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے اس کام کو انجام دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب ان کی مشقت اور بھوک دیکھی تو فرمایا:

.... كتاب المساجد والجماعات، باب أن يجوز بناء المساجد، ١/٢٤٥، الرقم/٧٤٢، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٤٩، الرقم/٧٢٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم/٣٢٣٧١۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(١٢) **وَفِي رِوَايَةٍ أَيضًا عَنْهُ** ﷺ **قَالَ: كَانُوا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللهِ** ﷺ **مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:**

اللَّهُمَّ لاخَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَة فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

٨/١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ**، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ**، قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ** ﷻ**؟ قَالُوْا: اللهُ أَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ. قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ** ﷻ **الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تُسَدُّ بِهِمُ**

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مقدم النبي ﷺ المدينة، ١٤٣٠/٣، الرقم/٣٧١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب وهي الخندق، ١٤٣١/٣، الرقم/١٨٠٥، وفي كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ابتناء مسجد النبي ﷺ، ٣٧٣/١، الرقم/٥٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢١١/٣، الرقم/١٣٢٣١، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في بناء المساجد، ١٢٣/١، الرقم/٤٥٣، والنسائي في االسنن، كتاب المساجد، باب نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدا، ٣٩/٢، الرقم/٧٠٢، وأيضا في السنن الكبرى، ٢٥٩/١، الرقم/٧٨١۔

اے میرے اللہ! بلا شبہ حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اور اے اللہ! ان انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما!

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۲) ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں کہ انصار و مہاجرین (خندق کھودتے وقت) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ (رجزیہ اشعار پڑھنے میں شریک) تھے۔ اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے: اے اللہ، اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے جب کہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۱۳/۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷠ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے میرے صحابہ!) کیا تم جانتے ہو کہ جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جنت میں سب سے پہلے مہاجرین صحابہ داخل ہوں گے

الثُّغُوْرُ، وَيُتَّقٰی بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوْتُ أَحَدُهُمُ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ لِمَنْ شَاءَ مِنْ مَـلَائِكَتِهٖ: إِيْتُوْهُمْ فَحَيُّوْهُمْ، فَتَقُوْلُ الْمَـلَائِكَةُ: رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ، وَخِيرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، أَفَتَأْمُرُنَا فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا عِبَادًا لِي يَعْبُدُوْنَنِي لَا يُشْرِكُوْنَ بِي شَيْئًا، قَالَ: فَيَأْتِيْهِمُ الْمَـلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ﴿سَلٰـمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد، ١٣/٢٤].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَالْآجُرِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٤/٩. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَلٰی قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، أَنْ يُؤْوُوْهُ إِلٰی قَوْمِهِمْ حَتّٰی يُبَلِّغَ كَـلَامَ اللهِ وَرِسَالَاتِهٖ، وَلَهُمُ الْجَنَّةُ. فَلَيْسَتْ قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَسْتَجِيْبُ لَهٗ، حَتّٰی أَرَادَ اللهُ إِظْهَارَ دِيْنِهٖ، وَنَصْرَ نَبِيِّهٖ، وَإِنْجَازَ مَا وَعَدَهٗ، سَاقَهُ اللهُ إِلٰی هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاسْتَجَابُوْا لَهٗ وَجَعَلَ اللهُ لِنَبِيِّهٖ ﷺ دَارَ هِجْرَتِهٖ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٨، الرقم/٦٥٧٠، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٣٨، الرقم/٧٤٢١، والبزار في المسند، ٦/٤٢٧، الرقم/٢٤٥٧، والآجري في الشريعة، باب ذكر ما نعتهم به النبي ﷺ من الفضل العظيم والحظ الجزيل، ٤/١٦٤٢-١٦٤٣، الرقم/١١١٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٨١، الرقم/٢٣٩٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٨، الرقم/٣٥٢۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٩٤، الرقم/٦٤٥٤، ←

جن کے ذریعے سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے اور ناپسندیدہ اُمور سے بچا جاتا ہے، جب اُن میں سے کوئی دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوتا ہے کہ اس کے دل میں ایسی آرزو ہوتی ہے جسے پورا کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جنہیں چاہتا ہے اُنہیں (دنیا سے رحلت کرنے والے مہاجر کے حوالے سے) فرماتا ہے: اُن کے پاس جاؤ اور اُنہیں سلام پیش کرو۔ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں، تیری بہترین مخلوق ہیں، کیا تو ہمیں یہ حکم فرما رہا ہے کہ اُنہیں جا کر سلام کہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے وہ بندے ہیں، جو میری عبادت کیا کرتے تھے اور میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یہ حکم سن کر فرشتے اُن صحابہ ﷡ کے پاس ہر دروازے سے آئیں گے اور ﴿(انہیں خوش آمدید کہتے اور مبارک باد دیتے ہوئے کہیں گے:) تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے﴾۔

اِسے امام احمد، ابن حبان، بزار اور آجری نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

۹/۱۴۔ **حضرت عائشہ ﷝ فرماتی ہیں** کہ (ہجرت سے قبل) حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال (عکاظ کے میلہ میں) قبائلِ عرب کو پیشکش فرماتے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی قوم میں لے چلیں تاکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور (دعوت قبول کرنے والوں کو خوشخبری دیں کہ) ان کے لیے جنت ہے۔ عرب کے کسی قبیلہ نے آپ ﷺ کی یہ بات قبول نہ کی۔ حتی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غالب کرنے، اپنے نبی مکرم ﷺ کی مدد کرنے اور آپ ﷺ سے کیے گئے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے (یہ عظیم نعمت) انصار کے اس قبیلہ کو عطا فرما دی، اُنہوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لیے ان کے وطن کو دارِ ہجرت بنا دیا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

.... وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٤٢.

١٥-١٧/١٠. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(١٦) **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(١٧) **وَفِي رِوَايَةِ الْبَرَاءِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ (وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ: وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا كَافِرٌ) فَمَنْ**

١٥-١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب علامة الإيمان حب الأنصار، ١/١٤، الرقم/١٧، وأيضا في كتاب المناقب، باب حب الأنصار، ٣/١٣٧٩، الرقم/٣٥٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي ﷺ من الإيمان وعلاماته، ١/٨٥، الرقم/٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٤، ٢٤٩، الرقم/١٢٣٩٢، ١٣٦٣٢، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب علامة الإيمان، ٨/١١٦، الرقم/٥٠١٩، وأيضا في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم/٨٣٣١، وأيضا في، ٦/٥٣٤، الرقم/١١٧٥٠۔

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب حب الأنصار، ٣/١٣٧٩، الرقم/٣٥٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، ←

١٥-١٧/١٠۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(١٦) ایک اور روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی علامت انصار سے بغض رکھنا اور مومن کی علامت انصار سے محبت کرنا ہے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(١٧) حضرت براء رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، یا انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے صرف مومن محبت کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے (اور امام نسائی کی روایت میں ہے کہ ان سے صرف کافر بغض

.... باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي رضی اللہ عنہ من الإيمان وعلاماته، ١/٨٥، الرقم/٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨٣، ٢٩٢، الرقم/١٨٥٢٣، ١٨٥٩٩، وأيضا في فضائل الصحابة، ٢/٨٠٧، الرقم/١٤٥٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل الأنصار وقريش، ٥/٧١٢، الرقم/٣٩٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٨، الرقم/٨٣٣٤، وأيضًا في فضائل الصحابة، ١/٦٨، الرقم/٢٢٩، وابن منده في الإيمان، ٢/٦٠٨، الرقم/٥٣٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٨، الرقم/٣٢٣٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٩١، الرقم/٦٩٤٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٩٠، الرقم/١٥٠٩۔

أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١/١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

١٢/١٩. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ ﷺ وَزَادَ: وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ.

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، ١/٨٦، الرقم/٧٦-٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤، ٤٥، الرقم/١١٣١٨، ١١٤٢٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل الأنصار وقريش، ٥/٧١٥، الرقم/٣٩٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٦، ٨٨، الرقم/٨٣٢٣، ٨٣٣٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٦٣، الرقم/٧٢٧٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم/٣٢٣٧٢-٣٢٣٧٣، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٨٧، الرقم/١٠٠٧، والطيالسي في المسند/٢٩٠، الرقم/٢١٨٢۔

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله ﷻ: ـــــ

رکھتا ہے)۔ جس نے ان سے محبت رکھی اس سے اللہ تعالیٰ محبت رکھے گا اور جس نے ان سے بغض رکھا اس سے اللہ تعالیٰ عداوت رکھے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱/۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی، اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۹۔ حضرت زید بن ارقم ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اَنصار، انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حضرت انس ﷜ سے روایت کیا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا: 'اور انصار کی عورتوں کی بھی مغفرت فرما۔'

.... هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول حتى ينفضوا، ٤/١٨٦٢، الرقم/٤٦٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷡، باب من فضائل الأنصار، ٤/١٩٤٨، الرقم/٢٥٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٩-٣٧٠، الرقم/١٩٣١١، ١٩٣١٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضائل الأنصار وقريش، ٥/٧١٥، الرقم/٣٩٠٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٨٦، الرقم/١٠١٤٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب/فضل الأنصار، ولفظه: رَحِمَ اللّٰهُ الْأَنْصَارَ، وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، ١/٥٨، الرقم/١٦٥، والشافعي في المسند/٢٨٠، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٧٠، الرقم/٧٢٨١۔

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢٠ /١٣. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ في رواية طويلة قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ بَدْرٍ: لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢١ /١٤. عَنْ قَيْسٍ ﷺ، كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلَافٍ، وَقَالَ عُمَرُ ﷺ: لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب فضل من شهد بدرا، ١٤٦٣/٤، الرقم/٣٧٦٢، وأيضا في كتاب الجهاد، باب الجاسوس، ١٠٩٥/٣، الرقم/٢٨٤٥، وأيضا في كتاب المغازي، باب وما بعث به حَاطِب بن أبي بلتعة إلى أهل مكة يخبرهم بغزو النبي ﷺ، ١٥٥٧/٤، الرقم/٤٠٢٥، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أهل بدر ﷺ، وقصة حاطب بن أبي بلتعة ﷺ، ١٩٤١/٤، الرقم/٢٤٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٧٩، ١٠٥، الرقم/٦٠٠، ٨٢٧، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في حكم الجاسوس إذا كان مسلما، ٣/ ٤٧، الرقم/٢٦٥٠، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الممتحنة، ٤٠٩/٥ـ٤١٠، الرقم/٣٣٠٥، والدارمي في السنن، ٤٠٤/٢، الرقم/٢٧٦١ـ

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة ←

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳/۲۰۔ حضرت علی ﷺ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اصحابِ بدر کے لیے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف نظرِ رحمت ڈالی اور فرمایا: تم جو عمل (صالح) کرنا چاہتے ہو کرتے رہو، بے شک تمہارے لیے جنت واجب ہوچکی ہے، یا فرمایا: میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴/۲۱۔ حضرت قیس ﷺ کا بیان ہے کہ بدری صحابہ ﷺ کا سالانہ وظیفہ پانچ پانچ ہزار درہم مقرر تھا۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے تمام حضرات کو دوسرے اصحاب پر ضرور ترجیح دوں گا۔

اِسے امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

.... بدرًا، ١٤٧٥/٤، الرقم/٣٧٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤١٥/٦، ٤٥٢، الرقم/٣٢٥١٧، ٣٢٨٠٥، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٤٥٧/٢، الرقم/٢٦٢٥۔

۱۵/۲۲. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَـلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ، لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلٰـكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: قَوْلُهُ ﷺ لِشُهَدَاءِ أُحُدٍ هٰؤُلَاءِ: (أَشْهَدُ عَلَيْهِمْ)، يَقُوْلُ: (أَنَا شَهِيْدٌ لَهُمْ). وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنٰى لَهُمْ فِي 'لِسَانِ الْعَرَبِ'، وَيَكُونُ لَهُمْ بِمَا عَلَيْهِمْ، أَيْضًا يَقُولُ: أَنَا شَهِيدٌ لَهُمْ بِأَنَّهُمْ صَدَقُوا بِمَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِهٖ وَطَاعَتِهٖ وَطَاعَةِ رَسُولِهٖ حَتّٰى مَاتُوا عَلٰى ذٰلِكَ، وَمَنْ كَانَتْ هٰذِهٖ حَالَتُهٗ فَقَدْ وَعَدَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، وَاللهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، ۱/۴۵۱، الرقم/۱۲۷۹، وأيضًا في كتاب المغازي، باب أُحد يحبنا ونحبه، ۴/۱۴۹۸، الرقم/۳۸۵۷، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۷، الرقم/۳۴۰۱، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا ←

۱۵/۲۲۔ حضرت عقبہ بن عامر ﷜ سے مروی ہے، حضور نبی اکرم ﷺ **ایک روز میدانِ اُحد میں** تشریف لے گئے اور شہداے اُحد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت پر نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ خدا کی قسم! میں اپنے حوضِ کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں - یا فرمایا: روئے زمین کی کنجیاں - عطا کر دی گئی ہیں۔ خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے، بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت (یعنی مال و دولتِ دنیا کی حرص) میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام ابن عبد البر اِس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں: حضور ﷺ کا شہداءِ اُحد کے لیے یہ ارشاد فرمانا کہ میں ان پر گواہ ہوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان پر گواہ ہوں گا۔ اِس کا مطلب ہے کہ میں ان کے لیے ان کے حق میں گواہی دوں گا، جیسا کہ 'لسان العرب' میں ہے کہ **عَلَيۡهِمۡ** کبھی کبھار **لَهُمۡ** کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور ان کے لیے ہونے کا یہ مطلب بھی ہوتا ہے کہ جو ان کے ذمہ ہے۔ اسی طرح ارشاد فرمانا کہ 'میں ان کے لئے گواہ ہوں' کا مطلب یہ ہے کہ ان پر اللہ کی طرف سے ایمان، جہاد فی سبیل اللہ، اطاعتِ اِلٰہی اور اطاعتِ رسول ﷺ میں جو جو ذمہ لازم تھا، اس کی بجا آوری میں انہوں نے سچا ہو کر دکھایا

.... والتنافس فيها، ٥/٢٣٦١، الرقم/٦٠٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبيناﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٥، الرقم/٢٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٣، الرقم/١٧٤٣٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٩١، الرقم/٢٤٨۔

فَهٰذِهِ شَهَادَةٌ لَهُمْ قَاطِعَةٌ بِالْجَنَّةِ، وَيُعَضِّدُ هٰذَا قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى فِي الشُّهَدَاءِ إِنَّهُمْ ﴿اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ○﴾[١]. وَفِي شُهَدَاءِ أُحُدٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَالشَّهَادَةُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ مَا لَا خِلَافَ وَلَا شَيْءَ فِي مَعَانِيهِ.[٢]

٢٣/ ١٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يومَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

(١) آل عمران، ٣/١٦٩۔

(٢) ابن عبد البر في الإستذكار، ٥/١٠٥۔

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية، ٤/ ١٥٢٦، الرقم/٣٩٢٣، ومسلم في الصحيح ، كتاب الإمارة، باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، وبيان بيعة الرضوان تحت الشجرة، ٣/ ١٤٨٤، الرقم/١٨٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٨، الرقم/١٤٣٥٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٦٤، الرقم/١١٥٠٧، والشافعي في المسند/٢١٧، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٠١، الرقم/٦٨١٨، وابن أبي شيبة في ـــــ

حتی کہ وہ اسی سچائی پر وفات پا گئے۔ لہٰذا جو بھی اسی حالت پر قائم رہا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

یہاں حضور نبی اکرم ﷺ کی ان کے لیے گواہی قطعی طور پر جنت کی ہے۔ اس معنی کی تائید شہداء کے بارے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ وہ ﴿ وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہے ﴾۔ یہ آیت مبارکہ شہداءِ اُحد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ان کے لیے جنت کی گواہی میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ اس کا کوئی دوسرا معنی ہے۔

۲۳/۱۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم (اس وقت) چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں دیکھ سکتا ہوتا (اس وقت حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ نابینا ہو چکے تھے) تو تمہیں اس درخت کی جگہ (بھی) دکھا دیتا (جس کے نیچے بیعتِ رضوان ہوئی تھی)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.........المصنف، ٣٨٥/٧، الرقم/٣٦٨٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٥/٥، الرقم/٩٩٨١، وابن منصور في السنن، ٣٦٧/٢، الرقم/٢٨٨٥۔

٢٤/١٧. عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ ﵂ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ ﵂: لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَابِرٍ ﵁ وَابْنُ مَاجَه **وَلَفْظُهُ: عَنْ حَفْصَةَ ﵂ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَأَرْجُوْ أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.**

٢٥/١٨. عَنْ جَابِرٍ ﵁، أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أصحاب الشجرة أهل بيعة الرضوان ﷺ، ١٩٤٢/٤، الرقم/٢٤٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٠/٣، الرقم/١٤٨٢٠، وأيضا في، ٢٨٥/٦، الرقم/٢٦٤٨٣، ٢٧٠٨٧، ٢٧٤٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٢١٣/٤، الرقم/٤٦٥٣، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل من بايع تحت الشجرة، ٦٩٥/٥، الرقم/٣٨٦٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر البعث، ١٤٣١/٢، الرقم/٤٢٨١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٩٥/٦، الرقم/١١٣٢١، ١١٥٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٢٥/١١، ١٢٧، الرقم/٤٨٠٠، ٤٨٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٤٧٢/١٢، الرقم/٧٠٤٤۔

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ـــــ

۲۴/ ۱۷۔ حضرت اُمِّ مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اِن شاء اللہ اصحابِ شجرہ (حدیبیہ میں درخت کے نیچے حضور نبی اکرم ﷺ سے بیعت رضوان کا شرف پانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں سے کوئی شخص بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی اور ابو داود نے اس حدیث کو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے **اور ان کے الفاظ یہ ہیں:** حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اُمید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہونے والوں میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔

۲۵/ ۱۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے (میرے ہاتھ پر) بیعت کی وہ ضرور بالضرور جنت میں جائیں گے سوائے سرخ اونٹ والے کے (جو کہ جد بن قیس منافق تھا وہ اپنی اونٹنی کی اُوٹ میں لوگوں سے چھپتا پھرتا رہا اور بیعت میں شریک نہ ہوا)۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے، اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

.... أهل بدر، ٤/ ١٩٤٢، الرقم/ ٢٤٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٢٥، ٣٤٩، الرقم/ ١٤٥٢٤، ١٤٨١٣، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (٥٩)، ٥/ ٦٩٧، الرقم/ ٣٨٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٨٠، الرقم/ ٨٢٩٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٩٨، الرقم/ ٣٢٣٤٨، وأيضًا في، ٧/ ٣٦٤، الرقم/ ٣٦٧٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ١٨٤، الرقم/ ٣٠٦٤، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٣٤٠، الرقم/ ٥٣٠٨۔

٢٦/١٩. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَنْ يَدْخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

٢٧/٢٠. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢٨/٢١. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٩٦، الرقم/١٥٢٩٧، وابن حبان في الصحيح، ١١/ ١٢٥، الرقم/٤٨٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠٢/٢٥، الرقم/ ٢٦٦، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١٠٦/٦، الرقم/٣٣١٦، وأيضًا في السنة، ٤١٥/٢، الرقم/٨٦١۔

٢٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فيمن سبّ أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٦٩٦/٥، الرقم/٣٨٦٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦١/٩، وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح خداش بن عياش وهو ثقة۔

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٥٠، الرقم/١٤٨٢٠، وأبو ←

٢٦/١٩۔ حضرت جابر ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے (میرے ہاتھ پر) بیعت کی، ان میں سے کوئی شخص بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔

اِسے امام احمد، ابو داود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٢٠۔ حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت حاطب ﷺ کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا، وہ دوزخ میں نہیں جائے گا کیونکہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا تھا۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٨/٢١۔ حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص غزوۂ بدر اور حدیبیہ کے موقع پر موجود تھا وہ ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا۔

اِسے امام احمد، ابن حبان، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

.... داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١٣، الرقم/ ٤٦٥٣، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل من بايع تحت الشجرة، ٥/ ٦٩٥، الرقم/٣٨٦٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٦٤، الرقم/١١٥٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١١/١٢٧، الرقم/٤٨٠٢۔

قَالَ أَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ حَزْمٍ (ت ٤٥٦ هـ): **اَلصَّحَابَةُ جَمِيْعُهُمْ فِي الْجَنَّةِ قَطْعًا. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَکُلًّا وَّعَدَ اللهُ الْحُسْنٰی﴾[١]. وَقَالَ تَعَالى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی ۙ اُولٰٓئِکَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ﴾[٢]. فَثَبَتَ أَنَّ جَمِيْعَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّارَ، لِأَنَّهُمُ الْمُخَاطَبُوْنَ بِالْآيَةِ الْأُوْلَى الَّتِيْ أَثْبَتَ لِكُلِّ مِنْهُمُ الْحُسْنٰى وَهِيَ الْجَنَّةُ.**[٣]

قَالَ الْكِرْمَانِيُّ: التَّخْصِيْصُ بِالْعَدَدِ لَا يَدُلُّ عَلٰى نَفْيِ الزَّائِدِ وَكَيْفَ لَا وَالْحَسَنَانِ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ، بَلْ أَهْلُ بَدْرٍ وَنَحْوُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَطْعًا.[٤]

---

(١) الحديد، ٥٧/١٠۔

(٢) الأنبياء، ٢١/١٠١۔

(٣) ذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٦٠٨-٦٠٩۔

(٤) بدر الدين العيني في عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ١٦/٢٧٥۔

امام ابو محمد بن حزم نے کہا ہے: تمام صحابہ کرام ﷺ قطعی طور پر جنت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿تم میں سے جن لوگوں نے فتحِ (مکّہ) سے پہلے (اللہ کی راہ میں اپنا مال) خرچ کیا اور (حق کے لیے) قتال کیا وہ (اور تم) برابر نہیں ہوسکتے، وہ اُن لوگوں سے درجہ میں بہت بلند ہیں جنھوں نے بعد میں مال خرچ کیا ہے اور قتال کیا ہے، مگر اللہ نے حسنِ آخرت (یعنی جنت) کا وعدہ سب سے فرما دیا ہے۔﴾۔ نیز اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: ﴿بے شک جن لوگوں کے لیے پہلے سے ہی ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس (جہنم) سے دور رکھے جائیں گے○﴾۔ پس یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ تمام صحابہ کرام ﷺ جنتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ یہاں مذکور پہلی آیت مبارکہ میں ان سے خطاب کیا گیا ہے، جس سے ثابت ہوگیا کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے بھلائی مقرر کردی گئی ہے اور وہ صرف اور صرف جنت ہے۔

علامہ کرمانی نے کہا ہے: عدد کی تخصیص کرنے سے زائد کی نفی پر دلالت نہیں ہوتی۔ ایسا کیوں نہ ہو جب کہ حسنین کریمین، حضور نبی اکرم ﷺ کی اَزواجِ مطہرات، بلکہ اَصحابِ بدر اور ان جیسے دیگر تمام صحابہ قطعی طور پر جنتی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِي

فَضَائِلُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ رضي الله عنهم بِالْجَنَّةِ

دوسرا باب

﴿حضور ﷺ سے جنت کی بشارت پانے والے 10 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل مبارکہ﴾

اَلْقَوْلُ فِي الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ

اَلْأَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ ﷺ، الْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ الْمَشْهُوْدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ.

أَحَدُ السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ بَعْدَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ: هُوَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيمِ بْنِ مُرَّةَ ﷺ، أَسْلَمَ قَدِيْمًا، وَشَهِدَ الْمَشَاهِدَ كُلَّهَا غَيْرَ بَدْرٍ، وَثَبَتَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَوَقَاهُ بِيَدِهِ، وَشَلَّتْ أَصَابِعُهُ، وَجُرِحَ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ جِرَاحَةً، وَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ: طَلْحَةَ الْخَيْرِ، وَقُتِلَ فِي وَقْعَةِ الْجَمَلِ، وَلَهُ أَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ.[1]

الثَّانِي: الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ﷺ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ، حَوَارِيُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَأُمُّهُ صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَسْلَمَ قَدِيْمًا وَهَاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ، وَشَهِدَ الْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، هُوَ الْأَوَّلُ مَنْ سَلَّ السَّيْفَ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَثَبَتَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَقُتِلَ فِي وَقْعَةِ الْجَمَلِ، وَلَهُ سَبْعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً.[2]

---

(١) ذكره النووي في تهذيب الأسماء واللغات، ١/٣٥٣-٣٥٤، والمزي في تهذيب الكمال، ١٣/٤١٢-٤١٣، والسيوطي في إسعاف المبطأ برجال الموطأ/ ١٤۔

(٢) ذكره ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/١٠٠-١٠٤، والنووي في تهذيب الأسماء واللغات، ١/٢٧٠-٢٧٣، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٣/٢٧٤-٢٧٥۔

﴿عشرہ مبشرہ کے مقام ومرتبہ کا بیان﴾

تمام صحابہ کرام ﷢ سے **افضل** عشرہ مبشرہ (دس بشارت یافتہ صحابہ) ہیں جن کے جنتی ہونے کی گواہی دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس حال میں دنیا سے تشریف لے گئے کہ آپ ﷺ ان تمام سے راضی تھے۔

خلفائے راشدین کے بعد باقی چھ صحابہ میں سے ایک طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ﷛ ہیں، آپ بہت پہلے ایمان لائے۔ آپ نے بدر کے علاوہ باقی سب غزوات میں شرکت کی، احد کے دن آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے شانہ بشانہ ڈٹے رہے اور اپنے ہاتھ کو ڈھال بنا کر آپ ﷺ کی حفاظت کرتے رہے، اور (تیر روکنے سے) آپ کی انگلیاں شل ہوگئیں، اس دن آپ کو چوبیس زخم آئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کا نام 'طلحہ الخیر' رکھا، آپ واقعہ جمل میں شہید ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر چونسٹھ سال تھی۔

خلفائے راشدین کے بعد دوسرے بشارت یافتہ صحابی حضرت زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی ﷛ ہیں۔ آپ کی والدہ حضرت صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ آپ نے شروع میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ نے دو ہجرتیں کیں اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار لہرائی، آپ غزوہ اُحد کے دن (شدید افراتفری کے دوران بھی) ثابت قدم رہے، واقعہ جمل میں شہید ہوئے اور آپ کی عمر سرسٹھ سال تھی۔

الثَّالِثُ: سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زَهْرَةَ، أَسْلَمَ قَدِيْمًا، أَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَشَهِدَ الْمَشَاهِدَ كُلَّهَا. قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: ارْمِ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. مَاتَ بِقَصْرِهِ فِي الْعَقِيْقِ، وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ سَنَةَ إِحْدٰى وَخَمْسِيْنَ، وَلَهُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ ......[(١)]

الرَّابِعُ: سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ ﷺ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى، أَسْلَمَ قَدِيْمًا، وَشَهِدَ الْمَشَاهِدَ كُلَّهَا غَيْرَ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَ مَعَ طَلْحَةَ يَطْلُبَانِ خَبَرَ عِيْرِ قُرَيْشٍ، وَضُرِبَ لَهُمَا بِسَهْمَيْهِمَا، مَاتَ بِالْعَقِيْقِ، وَدُفِنَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ إِحْدٰى وَخَمْسِيْنَ، وَلَهُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ.[(٢)]

الْخَامِسُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ ﷺ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ زَهْرَةَ، أَسْلَمَ قَدِيْمًا، وَهَاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ، وَشَهِدَ الْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَثَبَتَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَجُرِحَ عِشْرِيْنَ جِرَاحَةً أَوْ أَكْثَرَ وَعُرِجَ، وَمَاتَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَـلَاثِيْنَ، وَلَهُ اثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ.[(٣)]

---

(١) ذكره النووي في تهذيب الأسماء واللغات، ١/٢٩٨-٢٩٩، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٣/٧٣-٧٤۔

(٢) ذكره ابن حبان في مشاهير علماء الأمصار /٨، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٤/٣٠۔

(٣) ذكره العسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٤/٣٤٦-٣٤٩، والسيوطي في إسعاف المبطأ برجال الموطأ/ ١٩۔

تیسرے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں جن کا نام مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ آغاز میں ہی ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں تیر چلانے والے پہلے فرد ہیں، تمام غزوات میں شریک ہوئے، غزوہ اُحد کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا تھا: تیر پھینکو، تیر پھینکو، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ عقیق میں واقع اپنے محل میں واصل بحق ہوئے اور جنت البقیع میں ۵۱ھ میں دفن ہوئے۔ اُس وقت آپ کی عمر ستر سال سے زائد تھی۔

چوتھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بن عمرو بن نفیل بن عبد العزی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی شروع میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا، بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، (غزوہ بدر میں اس لیے شامل نہ ہو سکے کہ) آپ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قریش کے قافلہ کی (نقل و حرکت کے بارے میں) خبریں حاصل کرنے پر مامور تھے، (مال غنیمت میں سے) ان دونوں کو ان کا حصہ دیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ کا وصال عقیق کے مقام پر ہوا، اور مدینہ طیبہ میں ۵۱ھ میں تدفین ہوئی جبکہ آپ کی عمر ستر سال سے زائد تھی۔

پانچویں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ تھے۔ آپ آغازِ اسلام میں ہی ایمان لائے، دو ہجرتیں کیں، تمام غزوات میں شریک ہوئے، غزوہ اُحد کے دن ثابت قدم رہے، آپ رضی اللہ عنہ کو بیس یا اس سے بھی زیادہ زخم آئے اور ٹانگ پر چوٹ کے باعث چلنے میں لنگ کا عذر لاحق ہوا۔ آپ کا وصال ۳۲ ھ میں ہوا جبکہ آپ بہتر سال کے تھے۔

السَّادِسُ: أَمِيْنُ الْأُمَّةِ، أَبُوْ عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَرَّاحِ ﷺ بْنِ هِلَالِ بْنِ وُهَيْبِ بْنِ ضَبَّةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ فَهْرٍ، هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ، وَشَهِدَ الْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَثَبَتَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَنَزَعَ الْحَلَقَتَيْنِ اللَّتَيْنِ دَخَلَتَا فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ حِلَقِ الْمِغْفَرِ، فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ، مَاتَ فِي طَاعُوْنِ عَمْوَاسٍ بِالْأُرْدَنِ، سَنَةَ ثَمَانِي عَشْرَةَ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً.[١]

وَبَعْدَ الْعَشَرَةِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فِي الْأَفْضَلِيَّةِ: أَهْلُ غَزْوَةِ بَدْرٍ الْعُظْمٰى، وَهِيَ الْبَطْشَةُ الْكُبْرٰى وَيَوْمُ الْفُرْقَانِ، لِأَنَّ اللهَ فَرَّقَ فِيْهَا بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَأَعَزَّ فِيْهَا أَهْلَ الإِسْلَامِ، وَقَمَعَ عَبَدَةَ الْأَصْنَامِ. وَكَانَتْ وَقْعَةُ بَدْرٍ نَهَارَ الْجُمُعَةِ، لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَمِنَ السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ.

ثُمَّ أَهْلُ الشَّجَرَةِ بَعْدَ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْأَفْضَلِيَّةِ، وَهُمْ أَهْلُ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ. وَوَقَعَ الصُّلْحُ عَلٰى أَنْ يَرْجِعَ، وَيَعْتَمِرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ، فَرَجَعَ ثُمَّ اعْتَمَرَ عُمْرَةَ الْقَضِيَّةِ. وَأَمَّا أَهْلُ الشَّجَرَةِ، فَقَدْ وَرَدَتِ النُّصُوْصُ الْمُحْكَمَةُ فِي فَضْلِهِمْ، قَالَ تَعَالٰى: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ [الفتح، ٤٨/١٨]، **وَبِذٰلِكَ حُصِلَ الْفَتْحُ، وَالْخَيْرُ الْكَثِيْرُ، وَالَّذِيْنَ بَايَعُوْهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ هُمُ الَّذِيْنَ فَتَحُوْا خَيْبَرَ، ثُمَّ حُصِلَ فَتْحُ مَكَّةَ فِي السَّنَةِ الثَّامِنَةِ.**

---

(١) ذكره ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٤٠٩-٤١٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٧٩٢-٧٩٤، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٥/٦٣.

چھٹے امین الامت حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح ﷛ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن الحارث بن فہر ہیں۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ کے موقع پر ہجرت کی۔ تمام غزوات میں حاضر رہے، اُحد کے دن ثابت قدم رہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک چہرے میں دھنس جانے والی خود کی دو کڑیاں نکالیں جس سے اُن کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ وہ ١٨ھ میں طاعونِ عمواس کی وبا میں اردن میں واصل بحق ہوئے۔ انہوں نے اٹھاون سال کی عمر پائی۔

عشرہ مبشرہ کے بعد افضلیت میں ان سے قریب تر غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام ﷢ ہیں۔ غزوہ بدر کفار پر ضرب کاری اور حق و باطل کی تفریق کا دن ہے کیونکہ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کے درمیان فرق واضح فرما دیا اور اس میں اہل اسلام کو عزت سے نوازا اور بت پرستوں کا قلع قمع کیا۔ غزوۂ بدر جمعہ کے دن سترہ (١٧) رمضان المبارک کو دو ہجری میں وقوع پذیر ہوا۔

اہلِ بدر کے بعد افضلیت میں درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے والے صحابہ ﷢ ہیں، (مشرکینِ مکہ کے ساتھ) چھ ہجری میں اس بات پر صلح کا معاہدہ ہوا کہ اَہلِ اسلام واپس (مدینہ منورہ) لوٹ جائیں اور آئندہ سال عمرہ کریں۔ مسلمان (اپنے آقا ﷺ کی سربراہی میں) واپس ہوئے اور پھر اگلے سال عمرہ قضاء کیا، درخت کے نیچے حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے والوں کی فضیلت پر مشتمل قرآن میں واضح نصوص اُتری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہوگیا جب وہ (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے﴾ اس بشارت کے نتیجے میں مسلمانوں کو فتح اور خیرِ کثیر حاصل ہوئی، جن لوگوں نے حدیبیہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی انہوں نے ہی خیبر کو فتح کیا، پھر آٹھ ہجری میں مکہ فتح ہوا۔

ثُمَّ أَهْلُ غَزْوَةِ جَبَلِ أُحُدٍ وَكَانَتْ غَزْوَةُ أُحُدٍ سَنَةَ ثَـلاثٍ؛ سُمِّيَ أُحُدًا لِتَوَحُّدِهِ عَنِ الْجِبَالِ؛ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ أَقَلُّ مِنْ فَرْسَخٍ، وَفِي الصَّحِيْحِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَاسْتُشْهِدَ فِيْهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبْعُوْنَ، مِنْهُمْ سَيِّدُنَا حَمْزَةُ ﷺ عَمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَفِيْهِمْ أَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [آل عمران، ١٦٩/٣]، وَقُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثَـلاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ.

وَلَيْسَ فِي الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ الْمُفَضَّلَةِ عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ، كَالصَّحَابَةِ الْكِرَامِ الْعُدُوْلِ، بِنَصِّ الْكِتَابِ الْعَزِيْزِ، وَالسُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ، وَإِجْمَاعِ الْأَئِمَّةِ، وَسَائِرِ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ، فَهُمُ الَّذِيْنَ فَازُوْا بِصُحْبَةِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ ﷺ فَلَيْسَ فِي سَائِرِ الْأُمَّةِ مِثْلُ الصَّحَابَةِ فِي الْفَضْلِ وَالْمَعْرُوْفِ مِنْ طَاعَةِ اللهِ، وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ، وَالإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ؛ وَالإِصَابَةِ لِلْحُكْمِ الْمَشْرُوْعِ.

فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ النَّاسِ بِكِتَابِ اللهِ، وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ، شَاهَدُوْا التَّنْزِيْلَ، وَعَرَفُوا التَّأْوِيْلَ. قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ: فَإِنَّهُمْ أَبَرُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قُلُوْبًا، وَأَعْمَقُهَا عِلْمًا، وَأَقَلُّهَا تَكَلُّفًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ ﷺ، وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهِ، فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ؛ وَمَنْ نَظَرَ فِي سِيْرَتِهِمْ، بِعِلْمٍ وَبَصِيْرَةٍ، وَمَا مَنَّ

بیعتِ رضوان والوں کے بعد فضیلت میں غزوہ اُحد والوں کا مرتبہ و مقام ہے، یہ غزوہ تین ہجری میں پیش آیا، اسے اُحد کا نام اس لیے دیا گیا کہ یہ دیگر پہاڑوں سے الگ اور تنہا تھا۔ مقامِ اُحد اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک فرسخ (4.8 کلو میٹر تقریباً) سے بھی کم فاصلہ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی صحیح حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُحد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری و امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس غزوہ میں ستر (۷۰) مسلمان شہید ہوئے ان میں رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ ﷺ بھی شامل تھے۔ غزوہ اُحد کے شرکاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال (بھی) نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہےo﴾ (اس جنگ میں) مشرکینِ مکہ کے تئیس (۲۳) لوگ قتل ہوئے۔

کتاب اللہ کی نص، سنتِ متواترہ، امت اور تمام سلف صالحین کے اجماع سے ثابت ہے کہ تمام امتوں پر فضیلت رکھنے والی امت محمدیہ میں عادل صحابہ کرام ﷺ کے درجے پر کوئی فائز نہیں۔ یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جو کائنات کی بہترین ہستی حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت کے طفیل اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ ساری امتِ محمدیہ میں کوئی دوسرا فرد فضیلت میں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا قرب حاصل کرنے میں، لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں اور شریعت کے حکم کو سمجھنے میں صحابہ کرام ﷺ کے برابر نہیں۔

یقیناً صحابہ کرام ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی مکرم ﷺ کی سنت سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ انہوں نے نزولِ قرآن کا مشاہدہ کیا اور حضور نبی اکرم ﷺ سے قرآن کی تفسیر کو براہِ راست سمجھا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں: 'صحابہ کرام ﷺ دلوں کے اعتبار سے سب سے زیادہ نیک اور صالح، گہرے علم والے اور تکلف سے بہت گریزاں رہنے والے تھے۔ یہ ایسے (خوش قسمت) لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کی صحابیت اور اقامتِ دین کے لیے منتخب فرمایا' وہ ہدایت اور صراطِ مستقیم پر رہے۔ جس نے بھی ان حضرات

اللهُ بِهِ عَلَيْهِمْ مِنَ الْفَضَائِلِ، عَلِمَ يَقِيْنًا: أَنَّهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ، لا كَانَ وَلا يَكُوْنُ مِثْلَهُمْ، وَأَنَّهُمُ الصَّفْوَةُ مِنْ قُرُوْنِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، فَإِنَّهُمْ جَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللهِ، حَتّٰى ظَهَرَ دِيْنُ الْإِسْلَامِ، وَقَدْ عَلَا عَلٰى سَائِرِ الْأَدْيَانِ.

وَعَقِيْدَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فِي الصَّحَابَةِ ﷺ: الإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ؛ وَحُسْنُ الظَّنِّ بِهِمْ وَالتَّاوِيْلُ لَهُمْ وَأَنَّهُمْ مُجْتَهِدُوْنَ مُتَأَوِّلُوْنَ لَمْ يَقْصِدُوْا مَعْصِيَةً وَلا مَحْضَ الدُّنْيَا وَبَعْضُهُمْ مُصِيْبُوْنَ وَبَعْضُهُمْ مُخْطِئُوْنَ، وَالْخَطَأُ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ، حَتّٰى إِنَّهُمْ غُفِرَ لَهُمْ مَا لا يُغْفَرُ لِمَنْ بَعْدَهُمْ. وَإِذَا كَانَ قَدْ صَدَرَ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذَنْبٌ، فَيَكُوْنَ قَدْ تَابَ مِنْهُ، أَوْ أَتٰى بِحَسَنَاتٍ تَمْحُوْهُ، أَوْ غُفِرَ لَهُ بِفَضْلِ سَابِقَتِهِ، أَوْ بِشَفَاعَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ فَإِنَّهُمْ أَحَقُّ النَّاسِ بِشَفَاعَتِهِ ﷺ.(١)

وَمِنَ الْأُصُوْلِ سَلامَةُ الْقُلُوْبِ وَالْأَلْسِنَةِ لَهُمْ، عَمَلًا بِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا﴾ [الحشر، ٥٩/١٠]، وَطَاعَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ بِقَوْلِهِ: لا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي.(٢) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

(١) العيني في عمدة القاري، ١/٢١٢۔

(٢) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب قول ←

کے حالاتِ زندگی کو علم اور بصیرت کے ساتھ پڑھا اور ان فضائل کی روشنی میں پڑھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائے ہیں وہ یقیناً جان لے گا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ترین لوگ ہیں، نہ سابقہ امتوں میں کوئی ان جیسا ہوا اور نہ ہی آئندہ ہوسکتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس امت کے وہ منتخب افراد ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ دینِ اسلام غالب آ گیا اور تمام ادیان پر فوقیت حاصل کر گیا۔

اہلِ سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان جو اختلافات ہوئے اُن کے حوالے سے سکوت کیا جائے، ان کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے اور ان کے لیے تاویل پیش کی جائے کہ وہ اجتہاد کرنے والے اور تاویل کرنے والے تھے، ان میں سے کسی کا ارداہ معصیت کا نہیں تھا اور نہ ہی کسی دنیوی منفعت کا حصول تھا۔ ان میں سے بعض حضرات کی رائے درست تھی جبکہ بعض سے (غیر ارادی طور پر) اجتہادی خطاء سرزد ہوئی اور اُن کی اجتہادی خطاء بخش دی گئی ہے، حتیٰ کہ اُنہیں وہ بخشش عطا کر دی گئی جو ان کے بعد والوں کو عطا نہیں ہوگی۔ اگر ان میں سے کسی سے گناہ کا صدور ہو بھی گیا تھا تو دارِ آخرت کی طرف سفر سے پہلے وہ توبہ کر چکے تھے، یا ایسی نیکیاں کر چکے تھے جنہوں نے ان کی سیئات کو مٹا دیا، یا ان کے سبقتِ ایمان کی بدولت یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی بدولت انہیں بخش دیا گیا ہے کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے زیادہ حق دار ہیں۔

یہ بات بھی دین کے اصول میں سے ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں دلوں اور زبانوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں (ان کی گستاخی سے) روک کر رکھنا چاہیے۔ ﴿اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت

.........النبي صلی اللہ علیہ وسلم: لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٣، الرقم/٣٤٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب تحريم سبّ الصحابة، ٤/١٩٦٧، الرقم/٢٥٤٠۔

وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ أَحَدٍ تَزْكِيَةُ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ ﷺ، وَالْكَفُّ عَنِ الطَّعْنِ فِيْهِمْ، كَمَا رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهٗ: أَنَّهٗ ﷺ قَالَ: اللهَ، اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي؛ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهٗ.(١) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَبَعْدَ الصَّحَابَةِ الْمَخْصُوْصِيْنَ بِالْفَضْلِ وَالْعَدَالَةِ التَّابِعُوْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، فَهُمْ أَحَقُّ وَأَجْدَرُ بِالْفَضْلِ وَالتَّقْدِيْمِ عَلٰى غَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ؛ وَالتَّابِعِيُّ: كُلُّ مَنْ صَحِبَ الصَّحَابِيَّ. وَالْبُرْهَانُ عَلٰى أَفْضَلِيَّتِهِمْ مَا

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٨٧/٤، الرقم/١٦٨٤٩، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في من سبّ أصحاب النّبي ﷺ، ٦٩٦/٥، الرقم/٣٨٦٢، والروياني في المسند، ٩٢/٢، الرقم/٨٨٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ١٣١/٥، الرقم/٣٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٨٧/٨.

لے گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔﴾ علاوہ ازیں حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی اطاعت کرتے ہوئے (بھی اپنے دلوں اور زبانوں کو صحابہ کرام ﷺ میں سے کسی پر طعن کرنے سے پاک رکھنا چاہیے): 'میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہنا'۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ تمام صحابہ کرام ﷺ کو اچھا جانے اور ان کے حوالے سے طعن وتشنیع سے باز رہے جیسے کہ امام ترمذی اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے بعد اُنہیں طعن وتشنیع کا نشانہ مت بنانا، جس نے اُن سے محبت کی اُس نے میری محبت کی وجہ سے اُن سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اُن سے بغض رکھا۔ اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اپنے غضب کی گرفت میں لے لے'۔ اسے امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

صحابہ کرام ﷺ کے بعد فضیلت اور عدالت کے بلند معیار پر فائز ہونے والا طبقہ تابعین کا ہے۔ تابعین حضرات صحابہ کرام ﷺ کے بعد فضیلت اور تقدیم کے اعتبار سے جمیع اہلِ اسلام میں دوسروں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ تابعی وہ ہے جسے (ایمان کے ساتھ) صحابی کی صحبت حاصل ہوئی ہو۔ تابعین کی فضیلت پر دلیل وہ حدیث ہے جو صحیحین میں مذکور ہے:

ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ: خَيرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا.[1] وَكَوْنُ الصَّحَابَةِ أَلْقَوْا إِلَى التَّابِعِيْنَ، مَا تَلَقَّوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَالِصًا صَافِيًا، فَجَرَى التَّابِعُوْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، عَلٰى مِنْهَاجِهِمُ الْقَوِيْمِ، وَاقْتَفَوْا آثَارَ صِرَاطِهِمُ الْمُسْتَقِيْمِ.

ثُمَّ الْأَفْضَلُ بَعْدَ التَّابِعِيْنَ أَتْبَاعُ التَّابِعِيْنَ، بَعْدَهُمْ أَتْبَاعُهُمْ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١/٢٩. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ ﷺ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ فَذَكَرَ

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم/٣٤٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة، ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٤، الرقم/٥٢٣٥، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء فى القرن الثالث، ٤/٥٠٠، الرقم/٢٣٠٢-٢٣٠٣، وأيضا في كتاب المناقب، باب ما جاء فى فضل من رأى النبي ﷺ وصَحِبَه، ٥/٦٩٥،الرقم/٣٨٥٩، والنسائي في السنن، كتاب الأيمان والنذور، باب الوفاء بالنذر، ٧/١٧، الرقم/٣٨٠٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ٢/٧٩١، الرقم/٢٣٦٢۔

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب قصة البيعة والانفاق على عثمان بن عفان ﷺ، ٣/١٣٥٣-١٣٥٥، الرقم/٣٤٩٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٥٠-٣٥٣، ←

(آپ ﷺ نے فرمایا) بہترین اُمت میرے زمانہ کی ہے، پھر جو اُن سے ملے ہوئے ہیں، پھر جو اُن (تابعین) سے ملے ہوئے ہیں۔ اسے امام بخاری و مسلم اور دیگر نے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام ﷺ نے جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ سے حاصل کیا وہ تمام تر خالصیت اور پاکیزگی کے ساتھ تابعین تک پہنچایا، اس طرح تابعین صحابہ کرام ﷺ کے راستے پر گامزن ہوئے اور تابعین نے صحابہ کرام ﷺ کے صراطِ مستقیم کی اتباع کی۔

پھر افضلیت میں تابعین کے بعد تبع تابعین ہیں، تبع تابعین کے بعد اُن کے پیروکار سلف صالحین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اُن سب کو حاصل ہو۔ (آمین)

اَحادیث مبارکہ

۱/۲۹۔ حضرت عمرو بن میمون ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ کو

.... الرقم/۳٤۹۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۵۰-۳۵۳، الرقم/٦۹۱۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۱۵۰، وأيضا في الاعتقاد/٣٦٥۔

الْحَدِيْثَ فِي مَقْتَلِهِ، قَالَ: فَقَالُوْا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسْتَخْلِفْ. قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢/٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

٣/٣١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْوِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ، فَقُلْتُ:

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير ﷺ، ١٨٨٠/٤، الرقم/٢٤١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤١٩/٢، الرقم/٩٤٢٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان ﷺ، ٦٢٤/٥، الرقم/٣٦٩٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥٩/٥، الرقم/٨٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ٤٤١/١٥، الرقم/٦٩٨٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٦٢١/٢، الرقم/١٤٤١۔

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٨٨/١، الرقم/١٦٣٨، ١٦٤٤، وأيضا في، ٣٤٦/٥، الرقم/٢٢٩٨٦، وأيضا في فضائل الصحابة، ١١٣/١، الرقم/٨٢-٨٣، والنسائي في السنن الكبرى، ←

(زخمی حالت میں) دیکھا، پھر ان کے قتل کیے جانے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اپنے جانشین کے لیے وصیت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: میں اِن چند حضرات کے سوا اور کسی کو منصبِ خلافت کا زیادہ حقدار نہیں پاتا کیونکہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو وہ ان سے راضی تھے۔ پھر انہوں نے (جن حضرات کے) نام لیے (ان میں) حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷢۔

اِسے امام بخاری، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲/۳۰۔ حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے جبکہ اس پر حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ﷢ بھی تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تھم جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۱۔ حضرت عبد اللہ بن سہو بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعید بن زید ﷛ سے ملاقات

....

٥/٥٥، الرقم/٨١٩٠، وأيضا في فضائل الصحابة، ١/١٧، ٢٧، ٣١، الرقم/٥٢، ٨٧، ١٠١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم/٣١٩٤٨، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٠٩، الرقم/٥٨٩٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٣٤١، الرقم/٢٩٠٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٣٨٣، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٣٦، الرقم/٢٣٤١، ٢٤٢٣۔

أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ هٰذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطَبَاءَ يَشْتُمُوْنَ عَلِيًّا ﷺ، فَقَالَ: أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا؟ أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلٰى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ. قُلْتُ: وَمَنْ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ. قُلْنَا: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

٤/٣٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَخْنَسِ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا ﷺ فَقَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: اَلنَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم/١٦٣١، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم/٤٦٤٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٥٤، الرقم/٦٩٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم/٣١٩٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٣٩، الرقم/٤٣٧٤، والشاشي في المسند، ١/٢٣٥، الرقم/١٩٢۔

کے لیے حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: کیا آپ اس ظالم شخص پر تعجب نہیں کرتے جس نے حضرت علی ﷺ کو برا بھلا کہنے کے لیے خطباء مقرر کیے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا ہے؟ (پھر فرمایا) میں نو افراد کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص (کے جنتی ہونے) کی بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں۔ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے تو وہ (جوشِ مسرت میں) تھرتھرانے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: حراء پر کون کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف، اور سعد ﷺ تھے، ہم نے کہا: دسواں آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں ہوں۔

اِسے امام احمد نے، نسائی نے مذکورہ الفاظ سے، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴/۳۲۔ حضرت عبد الرحمٰن بن اَخنس ﷺ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی ﷺ کا (غلط انداز سے) تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دس آدمی جنتی ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ (سب سے پہلے) جنتی ہیں اور ابوبکر جنتی ہیں، اور عمر جنتی ہیں، اور عثمان جنتی ہیں، اور علی جنتی ہیں، اور طلحہ جنتی ہیں، اور زبیر بن عوام جنتی ہیں، اور سعد بن مالک جنتی ہیں، اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو یقیناً دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں۔

فِي الْجَنَّةِ وَلَو شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ، قَالَ: فَقَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٥/٣٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْد ﷺ.

٦/٣٤. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْ

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٣، الرقم/١٦٧٥، وأيضا في فضائل الصحابة، ١/٢٢٩، الرقم/٢٧٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري ﷺ، ٥/٦٤٧، الرقم/٣٧٤٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل العشرة ﷺ، ١/٤٨، الرقم/ ١٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٦، الرقم/ ٨١٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٣، الرقم/٧٠٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٤٧، الرقم/٨٣٥۔

٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم/١٦٣١، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف ﷺ، ٥/٦٤٨، الرقم/٣٧٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ←

راوی بیان کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ وہ خاموش رہے، راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے دوبارہ عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ سعید بن زید ﷜ ہے (یعنی خود اپنا نام لیا)۔

اِسے امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ سے، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۵۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبد الرحمٰن بن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید (بن زید) جنتی ہے اور ابو عبیدہ بن جرّاح جنتی ہے۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے حضرت سعید بن زید ﷜ سے روایت کیا ہے۔

۳۴/۶۔ حضرت سعید بن زید ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس آدمی (یقیناً)

.... ٥٦/٥، الرقم/٨١٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٤٦٣/١٥، الرقم/٧٠٠٢، والحاكم في المستدرك، ٤٩٨/٣، الرقم/٥٨٥٨، والشاشي في المسند، ٢٤٧/١، الرقم/٢١٠، والطيالسي في المسند/٣٢، الرقم/٢٣٦، والبيهقي في الاعتقاد/٣٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠٢/٣، الرقم/٩٠٣۔

بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ﭫ، قَالَ: فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُوْنِي بِاللهِ، أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هُوَ أَصَحُّ.

٧/٣٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَخْنَسِ ﭬ، قَالَ: شَهِدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ﭬ عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﭬ فَذَكَرَ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﭭ.

٣٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٠، الرقم/٨٢١٠، وأيضا في فضائل الصحابة، ٢/٧٣٧، الرقم/ ١٢٧٤، والحميدي في المسند/٤٥، الرقم/٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٥٠، الرقم/٢٢٠١، وأيضا في المعجم الصغير، ١/٥٩، الرقم/٦٢، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٢١٥، الرقم/٩٤۔

جنتی ہیں (اور وہ یہ ہیں:) ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبد الرحمٰن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص ﷺ جنتی ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید ﷺ نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہوگئے۔ لوگوں نے کہا: ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دلا کر پوچھتے ہیں، (بتایئے) دسواں آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی ہے، (دسواں آدمی) ابو اعور (یعنی خود حضرت سعید بن زید ﷺ) جنتی ہیں۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث اصح (صحیح ترین) ہے۔

۳۵/۷۔ حضرت عبد الرحمٰن بن اخنس ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ﷺ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ کے ہاں دیکھا، انہوں نے حضرت علی ﷺ کے بارے میں کسی چیز کا تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید ﷺ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا: قریش کے دس آدمی جنتی ہیں: ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، علی جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبد الرحمٰن جنتی ہے، سعد بن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید بن زید بن عمرو جنتی ہے۔

اِسے امام نسائی اور حمیدی نے روایت کیا ہے جب کہ طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٨/٣٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوْ بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيٌّ. وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

٩/٣٧. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٨١/٣، الرقم/١٤٠٢٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح ﷺ، ٦٦٤/٥-٦٦٥، الرقم/٣٧٩٠-٣٧٩١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل خباب ﷺ، ٥٥/١، الرقم: ١٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦٧/٥، ٧٨، الرقم/٨٢٤٢، ٨٢٨٧، وأبو يعلى في المسند، ١٤١/١٠، الرقم/٥٧٦٣، والحاكم في المستدرك، ٤٧٧/٣، الرقم/٥٧٨٤، والطبراني في المعجم الصغير، ٣٣٥/١، الرقم/٥٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢١٠/٦، الرقم/١١٩٦٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٥٨٢/٢، الرقم/١٢٤٢۔

٣٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٦٣٣/٥، الرقم/٣٧١٤، والبزار في المسند، ٥٢/٣، الرقم/٨٠٦، وأبو يعلى في المسند، ٤١٨/١، الرقم/٥٥٠، ←

۸/۳۶۔ حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابو بکر ہے۔ احکامِ الٰہی پر عمل کے معاملے میں ان میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے، شرم و حیاء میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے۔ حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والا معاذ بن جبل ہے، علم الفرائض (یعنی علم میراث) کا سب سے زیادہ جاننے والا زید بن ثابت ہے اور ان میں سب سے اچھا قاری ابی بن کعب ہے۔ ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۹/۳۷۔ حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم

.... والطبراني في المعجم الأوسط، ٩٥/٦، الرقم/٥٩٠٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٥٨١/٢، الرقم/١٢٤٦، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١٧٣/٣، الرقم/٦١٣٤، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ٢٤٣/١، الرقم/٨٧۔

ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صِدِّيْقٌ، رَحِمَ اللهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

٣٨/ ١٠. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ، يَوْمَ الْأَحْزَابِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الطليعة، ٣/ ١٠٤٦، الرقم/ ٢٦٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب من فضائل طلحة والزبير ﷺ، ٤/ ١٨٧٩، الرقم/ ٢٤١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣١٤، الرقم/ ١٤٤١٥، وأيضا في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٣٧، الرقم/ ١٢٧١-١٢٧٣، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الزبير بن العوام ﷺ، ٥/ ٦٤٦، الرقم/ ٣٧٤٤-٣٧٤٥، ويُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الزبير ﷺ، ١/ ٤٥، الرقم/ ١٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٦٠، الرقم/ ٨٢١١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٤٤، الرقم/ ٦٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٧، الرقم/ ٣٢١٦٧-٣٢١٦٨۔

فرمائے اس نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی، اور ہجرت کے وقت مجھے (اپنی اونٹنی پر) سوار کیا، اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے کہ وہ حق کہتا ہے، اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو، حق بات نے اس کی یہ حالت کر دی ہے کہ اب اس کا کوئی دوست نہیں رہا، اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے کہ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ! علی جدھر رخ کرے حق کا رخ بھی ادھر ہی پھیر دے۔

اِسے امام ترمذی، بزار، ابو یعلی، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۳۸۔ حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (لاؤں گا)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (لاؤں گا)، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری (مددگار) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١/٣٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ ...... كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ؟ فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ، فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢/٤٠. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا

٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الزبير بن العوام ﷺ، ٣/١٣٦٢، الرقم/٣٥١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير ﷺ، ٤/١٨٧٩، الرقم/٢٤١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٦، الرقم/١٤٢٣، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الزبير بن العوام ﷺ، ٥/٦٤٦، الرقم/٣٧٤٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٠، الرقم/٨٢١٣، وأيضا في فضائل الصحابة، ١/٣٣، الرقم/١٠٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الزبير ﷺ، ١/٤٥، الرقم/١٢٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٤٢، الرقم/٦٩٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٧، الرقم/٣٢١٦٢۔

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا، ٤/١٤٩٠، الرقم/٣٨٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل سعد بن أبي وقاص ﷺ، ٤/١٨٧٦، الرقم/٢٤١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٢٤، الرقم/١٠١٧، وأيضا في فضائل الصحابة، ٢/٧٥٢، ←

۳۹/۱۱۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگِ خندق کے دوران مجھے اور حضرت عمر بن ابوسلمہ کو عورتوں کی حفاظت پر مامور کیا گیا ...... بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو قبیلہ بنی قریظہ کی طرف جا کر مجھے ان کی خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس آیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے اپنے ماں باپ (کے الفاظ) کو یکجا کرتے ہوئے فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۰/۱۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم بیان **کرتے ہیں** کہ میں نے نہیں سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کے لیے اپنے والدین کریمین (کے الفاظ) کو

.... الرقم/۱۳۱٤، والترمذي في السنن، کتاب الأدب، باب ما جاء في فداك أبي وأمي، ٥/١٣٠، الرقم/٢٨٢٩، وأیضا في کتاب المناقب، باب مناقب سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ، ٣٧٥٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ، ١/٤٧، الرقم/١٢٩، والنسائي في السنن الکبری، ٦/٥٧، الرقم/١٠٠٢١۔

لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ: يَا سَعْدُ، ارْمِ فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣/٤١. عَنْ سَعْدٍ ﷺ، إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤/٤٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ، وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب سعد بن أبي وقاص ﷺ، ٣/١٣٦٤، الرقم/٣٥٢٢، وأيضا في كتاب الرقاق، باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه، ٥/٢٣٧١، الرقم/٦٠٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، ٤/٢٢٧٧، الرقم/٢٩٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٦، الرقم/١٦١٨، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في معيشة أصحاب النبي ﷺ، ٤/٥٨٢، الرقم/٢٣٦٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل سعد بن أبي وقاص ﷺ، ١/٤٧، الرقم/١٣٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦١، الرقم/٨٢١٨۔

٤٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب قصة أهل نجران، ٤/١٥٩٢، الرقم/٤١٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي عبيدة بن الجراح ﷺ، ٤/١٨٨١، ——

جمع فرمایا ہو، غزوۂ اُحد کے دن میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے سعد! (اور تیز) تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣/٤١۔ حضرت سعد ﷜ سے مروی ہے کہ میں عربوں میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/٤٢۔ حضرت انس ﷜، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور اس (میری) امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

....

الرقم/٢٤١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٣٣/٣، الرقم/١٢٣٨٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح ﷡، ٦٦٤/٥، ٦٦٧، الرقم/٣٧٩٠، ٣٧٩٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أبي عبيدة بن الجراح ﷜، ٤٩/١، الرقم/١٣٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦٧/٥، الرقم/٨٢٤٢، والشاشي في المسند، ٩٣/٢، الرقم/٦١٧، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١١٧/٢۔

٤٣/ ١٥. عَنْ قَيْسٍ ﷺ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَـلَّاءَ، وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالْخَلَّالُ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٤٤/ ١٦. عَنِ الزُّبَيْرِ ﷺ، قَالَ: كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلٰى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٤٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما، ٤/ ١٤٩٠، الرقم/٣٨٣٦، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٤٥، الرقم/١٢٩٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل طلحة بن عبيد الله ﷺ، ١/ ٤٦، الرقم/١٢٨، والخلال في السنة، ٢/ ٤٦٩، الرقم/٧٣٨، وإسناده صحيح۔

٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٦٥، الرقم/١٤١٧، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله، ٥/ ٦٤٣، الرقم/٣٧٣٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٣٦، الرقم/٦٩٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٦، الرقم/٣٢١٦٠، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٣٣، الرقم/٦٧٠، والبزار في المسند، ٣/ ١٨٨، الرقم/٩٧٢، والحاكم في المستدرك، ←

۴۳/۱۵۔ حضرت قیس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ ﷺ کے ایک ہاتھ کو شل (مفلوج) دیکھا کیونکہ اس ہاتھ سے انہوں نے غزوۂ احد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اوپر سے (تلواروں، تیروں کے) وار روکے تھے۔

اِسے امام بخاری اور ابن ماجہ نے، امام احمد نے 'فضائل الصحابۃ' میں اور خلال نے روایت کیا ہے۔

۴۴/۱۶۔ حضرت زبیر ﷺ سے روایت ہے کہ جنگِ اُحد کے روز حضور نبی اکرم ﷺ پر دو زرہیں تھیں، آپ ﷺ نے چٹان پر چڑھنا چاہا لیکن نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ ﷺ حضرت طلحہ ﷺ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی ہے۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

.... ۴۲۱/۳، الرقم/۵۶۰۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۷۰/۶، الرقم/۱۲۸۷۸، والشاشي في المسند، ۹۴/۱، الرقم/۳۱۔

٤٥-٤٦ /١٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِي عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ.

(٤٦) وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ﷺ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى طَلْحَةَ، فَقَالَ: هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٤٧ /١٨. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٤٥-٤٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد اللّٰه ﷺ، ٥/٦٤٤، الرقم/٣٧٣٩-٣٧٤٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل طلحة بن عبيد اللّٰه ﷺ، ١/٤٦، الرقم/١٢٥-١٢٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٢٤، الرقم/٥٦١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١١٧، الرقم/٢١٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٤، الرقم/١٤٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٥، الرقم/٨٣٢، وإسناده حسن، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/١٧٢٧، الرقم/٦١٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٤٩۔

٤٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن ←

۴۵-۴۶/۱۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

(۴۶) ایک روایت میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی نذر پوری کر چکے۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸/۴۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دہنِ مبارک سے یہ فرماتے ہوئے سنا: طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔

اِسے امام ترمذی، ابویعلی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

.... عبيد الله، ٥/٦٤٤، الرقم/٣٧٤١، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٩٥، الرقم/٥١٥، والبزار في المسند، ٣/٦٠، الرقم/٨١٨، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٠٩، الرقم/٥٥٦٢، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٥٦٠-٥٦٤، الرقم/١٣٠٩، ١٣٢٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٥٣، الرقم/٣٩٤٩۔

١٩/٤٨ . عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِأَزْوَاجِهٖ: إِنَّ الَّذِي يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِي لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ رَاهُوَيْهِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٤٩-٥٠/٢٠ . عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، سَدِّدْ رَمْيَتَهٗ وَأَجِبْ دَعْوَتَهٗ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْبَغَوِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

(٥٠) وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٠٢، الرقم/٢٦٦٢٢، وأيضا في فضائل الصحابة، ٢/٧٢٩، الرقم/١٢٤٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٥١، الرقم/٥٣٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٥٦، الرقم/٩١١٥، وأيضا في المعجم الكبير، ٢٣/٣٧٨، الرقم/٨٩٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٥، الرقم/١٤١٢، وأيضا في كتاب الزهد/١٩٨، وابن راهويه في المسند، ٣/١٠١١، الرقم/١٧٥٥، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/٩٠٧، الرقم/٩٨٧، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/١٧٢٩، الرقم/٦١٣١۔

٤٩-٥٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب سعد بن ←

۴۸/۱۹۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میرے بعد جو تم پر شفقت اور مہربانی کرے گا یقیناً وہ سچا اور نیک آدمی ہو گا (اور ساتھ ہی یہ فرمایا:) اے اللہ! عبد الرحمٰن بن عوف کو جنت کے چشمۂ سلسبیل سے سیراب فرما۔

اِسے امام احمد، حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے، امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

۴۹-۲۰/۵۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا: اے اللہ! اس (سعد) کی تیر اندازی کو نشانے پر بٹھا اور اس کی دعا قبول فرما۔

اِسے امام بزار اور بغوی نے، حاکم نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

(۵۰) ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جب بھی سعد تجھ سے دعا مانگے، تو اس کی دعا قبول فرما۔

اِسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... أبي وقاص رضی اللہ عنہ، ٥/٦٤٩، الرقم/٣٧٥١، والبزار في المسند، ٤/٥٠، والبغوي في شرح السنة، ١٤/١٢٤، الرقم/٣٩٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٨، ٥٧٢، الرقم/٤٣١٤، ٦١٢٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٥، الرقم/١٤٠٨، وابن راشد في الجامع، ١١/٢٣٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٣٥، الرقم/٤٠٦٩، واللالكائي في كرامات الأولياء/١٢٨، الرقم/٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٢٠٦، الرقم/١٠٠٧، إسناده صحيح، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/١٧٢٨، الرقم/٦١٢٤-٦١٢٥۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

ذِكْرُ الصَّحَابَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِالْجَنَّةِ بِأَسْمَائِهِمْ غَيْرِ الْعَشَرَةِ رضي الله عنهم

تیسرا باب

﴿عشرہ مبشرہ کے علاوہ حضور ﷺ سے اپنے نام کے ساتھ جنت کی بشارت پانے والے 50 صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم کا بیان﴾

١ . خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ﵂

خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ، وَهِيَ أَوَّلُ زَوْجَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، كَانَتْ تُدْعٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ الطَّاهِرَةَ، تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَدِيجَةَ قَبْلَ نُزُولِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً، وَلَهَا أَرْبَعُونَ سَنَةً. تُوُفِّيَتْ قَبْلَ فَرْضِ الصَّلَاةِ، وَقَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَلَمْ يَنْكِحْ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيْرَهَا وَلَا عَلَيْهَا حَتّٰى تُوُفِّيَتْ. نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي قَبْرِهَا، وَلَهَا يَوْمَ مَاتَتْ خَمْسٌ وَسِتُّونَ سَنَةً، فَكَانَتْ مُكْثُهَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَمْسًا وَعِشْرِينَ سَنَةً. وَهِيَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَتْ بِهٖ مِنَ النِّسَاءِ وَصَدَّقَتْهُ.[١]

١/٥١ . عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: بَشَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهَا ﵂، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ.[٢]

---

(١) ذكره أبو نعيم في معرفة الصحابة، ٦/٣٢٠٠-٣٢٠١.

٥١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﵃ باب فضائل خديجة أم المؤمنين ﵂ ٤/ ١٨٨٨، الرقم/٢٤٣٤.

(٢) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﵃، باب فضائل خديجة أم المؤمنين ﵂، ٤/ ١٨٨٨، الرقم/٢٤٣٥، وأحمد بن حنبل ←

۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد ﷞

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اَسد، رسول اللہ ﷺ کی پہلی زوجہ تھیں جن کے ساتھ آپ ﷺ نے نکاح کیا۔ انہیں دورِ جاہلیت میں بھی ’طاہرہ‘ کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اُس وقت نکاح کیا جب آپ ﷺ پر وحی کا نزول بھی شروع نہیں ہوا تھا اور آپ ﷺ کی عمر مبارک صرف پچیس برس تھی جب کہ حضرت خدیجہ ﷞ کی عمر چالیس سال تھی۔ انہوں نے نماز کی فرضیت اور ہجرت سے تین سال قبل اور حضرت ابو طالب کی وفات کے تین دن بعد وصال فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی حیات میں کسی اور خاتون سے نکاح فرمایا نہ ان کی کوئی سوکن لائے حتیٰ کہ وہ وفات پا گئیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کی قبر میں اُترے۔ وصال کے وقت حضرت خدیجہ ﷞ کی عمر پینسٹھ سال تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے عقد میں پچیس برس رہیں۔ وہ پہلی خاتون تھیں جو آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ ﷺ کی تصدیق کی۔

۱/۵۱۔ حضرت عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد ﷞ کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی۔ اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ ﷞ سے ہی مروی ہے: مجھے (حضور نبی اکرم ﷺ کی) کسی زوجہ پر ایسا رشک نہیں تھا جیسا حضرت خدیجہ پر تھا۔ حضور ﷺ کے مجھ سے نکاح کرنے سے تین سال قبل وہ فوت ہوگئی تھیں۔ میں آپ ﷺ سے اکثر ان کا ذکر سنتی رہتی تھی۔ آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ ان کو جنت میں خولدار موتیوں کے گھر کی بشارت دیں۔

.... في المسند، ٦/٥٨، الرقم/٢٤٣٥٥، وأيضا في ٦/٢٠٢، الرقم/٢٥٦٩٩۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٢/٥٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ. قَالَ: تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رضي الله عنهن أجمعين.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

٢. فَاطِمَةُ عليها السلام بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

٣/٥٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثَمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُّمَ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا

٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٣، ٣١٦، ٣٢٢، الرقم/ ٢٦٦٨، ٢٩٠٣، ٢٩٦٠، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٦٠، ٧٦١، الرقم/١٣٣٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٩٣-٩٤، الرقم/٨٣٥٥، ٨٣٦٤، وأيضًا في فضائل الصحابة/٧٤، ٧٦، الرقم/٢٥٠، ٢٥٢، ٢٥٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٧٠، الرقم/٧٠١٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٣٩، الرقم/٣٨٣٦، وأيضًا في، ٣/١٧٤، الرقم/ ٤٧٥٤ـ

٥٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٦، ١٣٢٧، الرقم/٣٤٢٦، ٣٤٢٧، ومسلم في ــــ

اِسے امام مسلم اور اَحمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۲/۵۲۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں اور فرمایا: تم جانتے ہو، یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضي الله عنهن أجمعين۔

اسے امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۔ سیدہ کائنات حضرت فاطمہ الزہراء ﷺ بنت رسول اللہ ﷺ

۳/۵۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ بیان فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت فاطمۃ الزہراء ﷺ آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر آہستہ سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے سے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ تو میں نے کہا: آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ بعد ازاں میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء ﷺ سے) پوچھا: آپ سے

.... الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم/٢٤٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٨٢، الرقم/٢٦٤٥٦۔

قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ، أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/٥٤. رَوَى الْبُخَارِيُّ فِي بَابِ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ عليها السلام بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

٥/٥٥. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦٠۔

٥٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩١، الرقم/٢٣٣٧٧، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٨٨، الرقم/١٤٠٦، والترمذي في السنن، ٥/٦٦٠، الرقم/٣٨٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ←

رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ میں (ابھی) رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرسکتی۔ جب آپ ﷺ کا وِصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۵۴۔ امام بخاری رسول اللہ ﷺ کی قرابت اور حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے مناقب کے باب میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۵/۵۵۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اِجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

اس حدیث کو امام اَحمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

.... ٥/٨٠، ٩٥، الرقم/٨٢٩٨، ٨٣٦٥، وأيضًا في فضائل الصحابة/٥٨، ٧٦، الرقم/١٩٣، ٢٦٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٨٨، الرقم/٣٢٢٧١، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٤، الرقم/٤٧٢١-٤٧٢٢۔

٦/٥٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَائِهِمْ إِلَّا مَا كَانَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٣. أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ ﷺ

عَائِشَةُ الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ حَبِيبِ اللهِ، الْمُبَرَّأَةُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ. عَقَدَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ وَهِيَ بِكْرٌ، وَبَنٰى بِهَا بِالْمَدِينَةِ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا، ...... وَتُوُفِّيَتْ فِي أَيَّامِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ، وَقِيلَ: سَبْعٍ، وَأَوْصَتْ أَنْ تُدْفَنَ بِالْبَقِيعِ مَعَ صَوَاحِبَاتِهَا.(١)

قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: وَمِنْ خَصَائِصِهَا أَنَّهَا أَعْلَمُ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، بَلْ هِيَ أَعْلَمُ النِّسَاءِ عَلَى الْإِطْلَاقِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ عَائِشَةَ إِلٰى عِلْمِ جَمِيعِ أَزْوَاجِهِ، وَعِلْمِ جَمِيعِ النِّسَاءِ لَكَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَفْضَلَ. وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ: كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهَ النَّاسِ، وَأَعْلَمَ النَّاسِ، وَأَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ.(٢)

٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٤، الرقم/١١٦٣٦۔

(١) ذكره أبي نعيم في معرفة الصحابة، ٦/٣٢٠٨۔

(٢) ذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٨/٩٢۔

۶/۵۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں، اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اُن کی تمام عورتوں کی سردار ہیں سوائے اُس اعزاز کے جو مریم بنت عمران کو دیا گیا۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **بنت (ابو بکر) صدیق** اللہ تعالی کے حبیب ﷺ کی محبوب زوجہ تھیں۔ سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی برات نازل ہوئی (یعنی واقعہ اِفک میں ان کی عفت و پاک دامنی کا بیان قرآن حکیم میں نازل ہوا)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ان سے منگنی کی جب کہ وہ غیر شادی شدہ تھیں۔ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ان سے شادی کی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور کسی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا۔ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں سن ۵۸ ہجری میں وصال فرمایا؛ جب کہ بعض روایات میں ۵۷ ہجری کا بھی ذکر ہے۔ انہوں نے دیگر اُمہات المؤمنین کے ساتھ جنت البقیع میں دفن ہونے کی وصیت فرمائی تھی۔

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خصائص میں سے ہے کہ وہ نہ صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی اَزواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ عالمہ تھیں بلکہ ان کا علم تمام عورتوں سے بھی مطلقاً زیادہ تھا۔ امام زُہری نے کہا ہے: اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم تمام اَزواجِ مطہرات کے علم کے مقابلے میں لایا جائے اور پھر تمام عورتوں کا علم ان کے علم کے مقابلے میں جمع کیا جائے تو پھر بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم ان تمام کے علم سے زیادہ اَفضل ہوگا۔ حضرت عطا بن رباح نے کہا ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے زیادہ فقیہ تھیں، تمام لوگوں سے زیادہ علم والی تھیں اور بالعموم تمام لوگوں سے زیادہ صائب رائے رکھنے والی خاتون تھیں۔

٥٧–٧/٥٨. عَنْ عَائِشَةَ ؓ، **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَال: إِنَّهُ لَيُهَوِّنُ عَلَيَّ أَنِّي رَأَيْتُ بَيَاضَ كَفِّ عَائِشَةَ فِي الْجَنَّةِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

(٥٨) **وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهَا** ؓ، **قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ لَيُهَوِّنُ عَلَيَّ إِنِّي أُرِيتُكِ زَوْجَتِي فِي الْجَنَّةِ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٥٩–٨/٦١. عَنْ عَائِشَةَ ؓ: **أَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ رَاهُوَيْه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(٦٠) **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا** ؓ، **أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ فَاطِمَةَ** ؓ،

٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٣٨/٦، الرقم/٢٥١٢٠، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٢٣٩/٥، وأيضا في ٩٢/٨۔

٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٩/٢٣، الرقم/٩٨۔

٥٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب من فضل عائشة ؓ، ٧٠٤/٥، الرقم/٣٨٨٠، وابن حبان في الصحيح، ٦/١٦، الرقم/٧٠٩٤، وابن راهويه في المسند، ٦٤٩/٣، الرقم/١٢٣٧۔

٦٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٧/١٦، الرقم/٧٠٩٥۔

۵۷-۵۸/۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے لیے یہ اَمر آسان ہوگیا کہ میں نے عائشہ ؓ کی ہتھیلی کی سفیدی کو جنت میں دیکھا ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

(۵۸) ایک اور روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ اَمر میرے لیے آسان ہوگیا ہے کہ تم مجھے جنت میں میری زوجہ دکھائی گئی ہو۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۹-۶۱/۸۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین ؑ ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔

اِسے امام ترمذی، ابن حبان اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

(۶۰) ایک اور روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول

قَالَت: فَتَكَلَّمْتُ أَنَا. فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قُلْت: بَلٰى وَاللهِ. قَال: فَأَنْتِ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

(٦١) **وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهَا** ﷺ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَزْوَاجُکَ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ:إِنَّکِ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٤ . أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ

حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ، كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ، وَكَانَتْ هِيَ، وَعَبْدُ اللهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَكْبَرُ إِخْوَةً لِأَبٍ وَأُمٍّ. أُمُّهُمْ زَيْنَبُ بِنْتُ مَظْعُونِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ، كَانَتْ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ تَحْتَ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَشَهِدَ خُنَيْسٌ بَدْرًا، وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ. وَخَلَّفَ عَلَيْهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، طَلَّقَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُکَ أَنْ تُرَاجِعَ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ، تُوُفِّيَتْ عَامَ أَفْرِيْقِيَّةَ وَمَاتَتْ فِي وِلَايَةِ مَرْوَانَ عَلَى الْمَدِينَةِ.[1]

٦١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٩/٢٣، الرقم/٩٩۔

(١) ذكره أبو نعيم في معرفة الصحابة، ٣٢١٣/٦۔

اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ ؓ کے فضائل کا ذکر فرمایا تو میں نے (اپنے بارے میں) عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اِس بات پر خوش نہیں کہ تو دنیا اور آخرت میں میری اہلیہ بنے؟ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! میں راضی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم دنیا اور آخرت میں میری اہلیہ ہو۔

اسے امام ابن حبان نے اِسنادِ صحیح سے روایت کیا ہے۔

(٦١) ایک اور روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ ہی بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت میں آپ کی اَزواج کون ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ بھی انہی میں سے ہیں۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۔ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب ؓ

حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ وہ مہاجرین میں سے تھیں۔ حضرت حفصہ ؓ، عبد اللہ اور عبد الرحمٰن سگے بہن بھائی تھے۔ ان کی والدہ زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جُمح تھیں۔ حضرت حفصہ ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے حضرت خنیس بن حذافہ سہمی ؓ کے عقد میں تھیں۔ حضرت خُنیس ؓ غزوۂ بدر میں شریک تھے، انہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ ؓ سے نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں طلاق دی تو حضرت جبرائیل ؑ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں، بے شک وہ بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں۔ غزوۂ افریقہ کے زمانے میں حضرت حفصہ ؓ نے مروان کے دورِ حکومت میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔

٩/٦٢. عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ ﷺ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَّامَةُ وَعُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُونٍ فَبَكَتْ، وَقَالَتْ: وَاللهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شِبَعٍ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ ﷺ: رَاجِعْ حَفْصَةَ ﷺ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَإِنَّهَا زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

(٦٣) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَال النَّبِيُّ ﷺ: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا، فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٦٢: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٤/١٦، الرقم/٦٧٥٣، والطبرانی في المعجم الأوسط، ١/٥٥، رقم/١٥١، وفي الکبير، ١٨/٣٦٥، الرقم/٩٣٤، وفي٢٣/٨٨، الرقم/٣٠٦، والبزار في المسند، ٤/٢٣٨، الرقم/١٤٠١، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٢/٥٠، وابن سعد في الطبقات الکبری، ٨/٨٤، وذکره العسقلاني في الإصابة، ٥/٥٥٩، الرقم/٧٣٥٦، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/٩١٤، الرقم/١٠٠٠۔

٦٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٥٥، الرقم/١٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٩٤، الرقم/٢٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٤۔

۹/۶۲۔ حضرت قیس بن زید ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنتِ عمر ﷺ کو طلاق دی، تو ان کے ماموں قدامہ اور عثمان جو کہ مظعون کے بیٹے ہیں، ان سے ملنے کے لیے آئے تو وہ رو پڑیں اور کہا: اللہ کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی۔ (اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ بھی وہاں تشریف لائے اور) فرمایا: جبریل نے مجھے کہا ہے: آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں۔ بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔

اِسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۶۳) حضرت انس ﷺ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرائیل میرے پاس آئے تھے۔ اس نے کہا ہے: بے شک وہ (حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی خاتون ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥-٦. اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام ابْنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام

٦٤/ ١٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه وَزَادَ: وَأَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

٦٥-٦٦/ ١١. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

(٦٦) وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ رضي الله عنه قَالَ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَسَدَ النَّاسِ إِيَّايَ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ.

٦٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣، الرقم/١١٠١٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/٦٥٦، الرقم/٣٧٦٨، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، فضل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ١/٤٤، الرقم/١١٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٤٩، الرقم/٨٥٢٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤١٢، الرقم/٦٩٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم/٣٢١٧٦۔

٦٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٤، الرقم/٤٧٢٣۔

٦٦: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٢٤، الرقم/١٠٦٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٣١٩، الرقم/٩٥٠۔

۵-۶۔ حضرات حسنین کریمین علیہما السلام بن علی بن ابی طالب علیہ السلام

۶۴/۱۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں (شہزادے) جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے: (صرف) اُن کے والد ان سے بہتر ہیں۔

۶۵-۶۶/۱۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے، میں (یعنی حضرت علی خود)، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ بھی) تمہارے پیچھے پیچھے (جنت میں داخل) ہوں گے۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(۶۶) ایک اور روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ اُن سے حسد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو؟ (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٢/٦٧. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ وَلَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ. وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ، وَعَدْتَنِي أَنْ تُزَيِّنَنِي بِرُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِکَ. قَالَ: أَوَلَمْ أُزَيِّنْکِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ؟

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٣/٦٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللهَ فِي زِيَارِتِي، فَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٤/٦٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَخَرَتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ، فَقَالَتْ: أَنَا خَيْرٌ مِنْکِ. فَقَالَتِ النَّارُ: بَلْ أَنَا خَيْرٌ مِنْکِ. فَقَالَتْ

٦٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٠٨، الرقم/٣٣٧۔

٦٨: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٤٦، الرقم/٨٥١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٣٦، الرقم/٢٦٠٤۔

٦٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٤٨، الرقم/٧١٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٨٤۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے 'فضائل الصحابہ' میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۶۷۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین (علیہما السلام) عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں۔ بے شک یہ بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اَہلِ جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین (علیہما السلام) کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۶۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوش خبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

اِسے امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

۱۴/۶۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں۔ دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔

لَهَا الْجَنَّةُ اسْتِفْهَامًا: وَمِمَّهْ؟ قَالَتْ: لِأَنَّ فِيَّ الْجَبَابِرَةُ وَنَمْرُوْدُ وَفِرْعَوْنُ. فَأَسْكَتَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهَا: لَا تَخْضَعِيْنَ، لَأُزَيِّنَنَّ رُكْنَيْكِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَمَاسَتْ كَمَا تَمِيْسُ الْعُرُوْسُ فِي خِدْرِهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١١ - ٧. أُمُّ هَانِيءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، وَالْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَزَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ بَنَاتُهُ ﷺ

٧٠ - ١٥/٧١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ حَتَّى رَكِبَا عَلَى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا سَلَّمَ وَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَقْبَلَ الْحُسَيْنُ، فَحَمَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ، وَالْحُسَيْنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَجَدَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَعَمَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَخَالَةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًا وَأُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، جَدُّهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَجَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَأُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَبُوْهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي

٧٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٦٦، الرقم/٢٦٨٢ـ

جنت نے دوزخ سے پوچھا: کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں نمرود اور فرعون جیسے بڑے بڑے جابر حکمران ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تجھے (اپنے عرش کے) دوستونوں حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن اپنے حجلۂ عروسی میں شرماتی ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷-۱۱۔ حضرت اُم ہانی بنت ابی طالب، رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسم اور آپ ﷺ کی صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت رقیہ اور اُم کلثوم رضی اللہ عنہم

۷۰-۷۱/۱۵۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی، آپ ﷺ چوتھی رکعت ادا فرما رہے تھے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام تشریف لائے اور وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو انہیں اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر حضرت حسین آگے بڑھے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن کو اپنے دائیں کندھے مبارک پر اور حضرت حسین کو اپنے بائیں کندھے مبارک پر اُٹھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول ﷺ، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت

طَالِبٍ ﷺ، وَعَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِيءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، وَخَالُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَخَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَعَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَعَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَخَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَحَبَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

(٧١) **وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ** ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَجَدَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَأُمُّهُمَا وَعَمُّهُمَا وَعَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَخَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَخَالُهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَأُخْتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٦/٧٢. **عَنْ خَدِيجَةَ، قَالَتْ**: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ أَطْفَالِي مِنْكَ؟ قَالَ: فِى الْجَنَّةِ. قُلْتُ: بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ. قُلْتُ: فَأَيْنَ أَطْفَالِي قَبْلَكَ؟ قَالَ: فِي النَّارِ. قُلْتُ: بِغَيْرِ عَمَلٍ؟، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ اللهُ مَا

٧١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٩٨، الرقم/٦٤٦٢۔

٧٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٦، الرقم/٢٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٥٠٥، الرقم/٧٠٧٧۔

رسول اللہ ﷺ، ان کے والد علی بن ابی طالب ﷺ، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی اُمّ ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ ﷺ اور ان کی خالائیں رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور اُمّ کلثوم ہیں۔ ان کے نانا جنتی، ان کے والد جنتی، ان کے چچا جنتی، ان کی پھوپھی جنتی، ماموں جنتی اور ان کی خالائیں جنتی ہیں۔ یہ دونوں (حسنین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے اور ان دونوں سے محبت کرنے والے بھی جنت میں ہوں گے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۷۱) ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے نانا جنتی، ان کے والد جنتی، ان کی نانی جنتی، ان کی والدہ جنتی، ان کے چچا جنتی، پھوپھی جنتی، ان کی خالائیں جنتی، ان کے ماموں جنتی ہیں۔ یہ دونوں (حسنین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے اور ان دونوں سے محبت کرنے والے بھی جنت میں ہوں گے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۷۲۔ حضرت خدیجہ روایت بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے نکاح کے بعد میرے ہونے والے بچے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: بغیر عمل کے (جنت میں ہوں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا اَعمال کرنے والے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے نکاح سے قبل پیدا ہونے والے میرے بچے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دوزخ میں ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: بغیر عمل کے (دوزخ میں ہوں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر

كَانُوا عَامِلِينَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلٰى.

١٢. بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ رضي الله عنه

بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ التَّيْمِيُّ، مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَمَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه، أَسْلَمَ قَدِيْمًا، وَعُذِّبَ فِي اللهِ، وَشَهِدَ بَدْرًا وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، مَاتَ بِدِمَشْقَ فِي طَاعُوْنِ عَمْوَاسٍ سَنَةَ عِشْرِيْنَ، وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً.(١)

١٧/٧٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُوْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(١) ذكره ابن حبان في الثقات، ٣/٢٨، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١/٤٤١، والسيوطي في إسعاف المبطأ برجال الموطأ/٦۔

٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب التطوع، باب فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ١/٣٨٦، الرقم/١٠٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال رضي الله عنه، ٤/١٩١٠، الرقم/٢٤٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٣، الرقم/٨٣٨٤۔

جانتا ہے کہ وہ کیا اَعمال کرنے والے تھے۔

اسے امام طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۔ حضرت بلال بن رباح ﷺ

حضرت بلال بن رِباح تیمی ﷺ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن اور حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے شروع میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا، انہیں راہِ خدا میں شدید اذیت پہنچائی گئی۔ انہوں نے غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۲۰ھ میں طاعونِ عمواس کے باعث وہ دمشق میں فوت ہوئے، ان کی عمر ساٹھ سال سے اوپر تھی۔

۳۷/۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر کے وقت بلال سے فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ اُمید اَفزا عمل بتاؤ جو تم نے زمانہ اسلام میں کیا ہو، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میرے نزدیک تو ایسا امید افزا کوئی عمل نہیں ہے ما سوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت میں، میں نے جب بھی وضو کیا تو اس کے ساتھ نماز (تحیۃ الوضوء) جو قسمت میں لکھی ہے ضرور پڑھتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨/٧٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷠، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

١٩/٧٥. عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ ﷛ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي، دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي، فَأَتَيْتُ عَلٰى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشَرَّفٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنَ

٧٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي ﷛، ٣/١٣٤٦، الرقم/٣٤٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷡، باب من فضائل أم سليم، أمّ أنس بن مالك وبلال ﷠، ٤/١٩٠٨، الرقم/٢٤٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٧٢، ٣٨٩، الرقم/١٥٠٤٤، ١٥٢٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠٣، الرقم/٨٣٨٥، والطيالسي في المسند، ١/٢٣٨، الرقم/١٧١٩، وأبو يعلى في المسند، ٤/٥١، الرقم/٢٠٦٣، وابن الجعد في المسند، ١/٤٢٥، الرقم/٢٩٠٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٥٧ـ

٧٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٥٤، الرقم/ ٢٣٠٤٧، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٩٠٧، الرقم/١٧٣١، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر ﷛، ٥/٦٢٠، الرقم/٣٦٨٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٥٦١، الرقم/٧٠٨٦، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٢٢، الرقم/٥٢٤٥ـ

۱۸/۷۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی، تو میں نے وہاں ابوطلحہ کی بیوی (یعنی اُمّ سلیم) کو دیکھا؛ پھر میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، دیکھا تو وہ بلال تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۹/۷۵۔ حضرت ابو بریدہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کے وقت حضرت بلال ﷺ کو بلا کر فرمایا: بلال تم کس وجہ سے بہشت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے، جب بھی میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہاری آہٹ سنی۔ رات کو بھی میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی۔ پھر میں ایک مربع شکل کے محل کے پاس آیا جو سونے کا تھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: ایک عربی نوجوان کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں، یہ محل کس عربی کا ہے؟ انہوں نے کہا: قریش کے ایک نوجوان کا

الْعَرَبِ. فَقُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرِيْشٍ، فَقُلْتُ: أَنَا قُرَشِيٌّ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدٌ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ بِلَالٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا، وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِهِمَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٢٠/٧٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: بَشَّرْتُ بِلالًا ، فَقَالَ لِي: يَا عَبْدَ اللهِ ، بِمَ تُبَشِّرُنِي؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَجِيءُ بِلالٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَاحِلَةٍ رَحْلُهَا مِنْ ذَهَبٍ، وَزِمَامُهَا مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوْتٍ، مَعَهُ لِوَاءٌ، يَتْبَعُهُ الْمُؤَذِّنُوْنَ، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتّٰى إِنَّهُ لَيُدْخِلُ مَنْ أَذَّنَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٣-١٥. عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَأَبَوَاهُ ﷺ

عَمَّارُ بْنُ يَاسِرِ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ قَيْسٍ ﷺ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَكَانَ وَالِدُهُ يَاسِرٌ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ إِلٰى مَكَّةَ، وَأَسْلَمَ عَمَّارٌ وَأَبَوَاهُ قَدِيْمًا،

٧٦: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٧٢، الرقم/٦٢٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٤/٣٧٥/٤٤٧٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣٠٠.

ہے۔ میں نے کہا: قریشی تو میں بھی ہوں۔ یہ محل کس قریشی کا ہے؟ انہوں نے کہا: محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک امتی کا ہے۔ میں نے کہا: محمد تو میں ہوں، پھر یہ محل (میرے) کس امتی کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن الخطاب کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب بھی میں نے اذان کہی تو دو رکعت نفل نماز پڑھی اور جب بھی میں بے وضو ہوا تو فوراً دوسرا وضو کیا اور میں نے سمجھ لیا کہ میرے ذمہ اللہ کی دو رکعتیں ضروری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دو رکعات کی برکت سے ہی تمہیں یہ درجہ ملا ہے۔

اِسے امام احمد اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰/۷۶۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو خوشخبری دی، انہوں نے مجھ سے پوچھا: اے عبد اللہ! آپ مجھے کس چیز کی خوشخبری دے رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے روز بلال (رضی اللہ عنہ) اس سواری پر آئے گا جس کا کجاوہ سونے کا، لگام قیمتی موتیوں اور یاقوت کی ہوگی، اس کے پاس ایک جھنڈا ہوگا، تمام مؤذن اس کے پیچھے پیچھے چل رہے ہوں گے۔ وہ ان سب کو جنت میں داخل کریں گے، یہاں تک کہ اسے بھی جنت میں داخل کریں گے جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے چالیس دن اذانِ فجر دی۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳-۱۵۔ حضرت عمار بن یاسر اور ان کے والدین رضی اللہ عنہم

حضرت عمار بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ہیں، ان کے والد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ یمن سے مکہ میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ حضرت عمار اور ان کے والدین نے شروع میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا، اور یہ ان لوگوں میں سے تھے

وَكَانُوا مِمَّنْ يُعَذَّبُ فِي اللهِ، وَقَتَلَ أَبُو جَهْلٍ سُمَيَّةَ، فَهِيَ أَوَّلُ شَهِيدٍ فِي الْإِسْلَامِ، وَشَهِدَ بَدْرًا وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، أَنَّهُ قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ بِصِفِّيْنَ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَتِسْعِيْنَ سَنَةً، وَدُفِنَ هُنَاكَ بِصِفِّيْنَ.(١)

٧٧-٢١/٧٩. عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِعَمَّارٍ وَأَهْلِهِ وَهُمْ يُعَذَّبُوْنَ، فَقَالَ: أَبْشِرُوْا آلَ عَمَّارٍ وَآلَ يَاسِرٍ فَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

(٧٨) وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَأَبُوْهُ وَأُمُّهُ أَهْلُ بَيْتِ إِسْلَامٍ، وَكَانَ بَنُوْ مَخْزُوْمٍ يُعَذِّبُوْنَهُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرَ، فَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

(٧٩) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

---

(١) ذكره العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٣٥٧-٣٥٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٧/٣١٢.

٧٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٤٣٨، الرقم/٥٦٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٤١، الرقم/١٥٠٨.

٧٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٤٣٢، الرقم/٥٦٤٦.

٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٣٠٣، الرقم/٧٦٩.

جنہیں راہِ خدا میں شدید عذاب سے گزرنا پڑا۔ ابوجہل نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو شہید کر دیا۔ وہ اسلام میں پہلی شہیدہ خاتون ہیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ وہ ۳۷ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں صفین کے مقام پر ۹۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے اور وہی صفین میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔

۷۷-۷۹/۲۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمار (رضی اللہ عنہ) اور ان کے اَہلِ خانہ کے قریب سے گزرے جب کہ ان پر (کفارِ مکہ کی طرف سے) ظلم وتشدد کیا جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا: اے آلِ عمار اور آلِ یاسر! خوش ہو جاؤ کہ (میرا) تمہارے ساتھ جنت کا وعدہ ہے۔

اِسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے، امام حاکم نے فرمایا: یہ روایت امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(۷۸) **ابن اسحاق کی روایت میں ہے:** عمار بن یاسر، ان کے والد اور والدہ اہلِ اسلام کا گھرانہ تھا۔ بنومخزوم انہیں اذیت دیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے یاسر کے خاندان والو! صبر کرو کہ تمہارے ساتھ (میرا) جنت کا وعدہ ہے۔

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

(۷۹) **حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِأَبِي عَمَّارٍ، وَأُمِّ عَمَّارٍ: اصْبِرُوْا آلَ يَاسِرٍ، مَوْعِدُكُمُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٢٢/٨٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ ﷺ، قَالَ لِمُعَاوِيَةَ ﷺ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ حِيْنَ كَانَ يَبْنِي الْمَسْجِدَ لِعَمَّارٍ: إِنَّکَ لَحَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ، وَإِنَّکَ لَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَلَتَقْتُلُکَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ؟ قَالَ: بَلٰی.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلٰی وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

٢٣/٨١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلٰی أَرْبَعَةٍ: عَلِيِّ بن أَبِي طَالِبٍ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَالْمِقْدَادِ بن الْأَسْوَدِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰی.

١٦. حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب ﷺ

حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ؛ أَبُو عُمَارَةَ، وَقِيلَ:

٨٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٤٣٦، الرقم/٥٦٦٠، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٣٤، الرقم/٧٣٥١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٣٠، الرقم/٧٥٨۔

٨١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢١٥، الرقم/٦٠٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٦٥، الرقم/٢٧٨٠۔

کو ابو عمار (حضرت یاسر) اور اُمّ عمار (حضرت سُمیّہ رضی اللہ عنہا) سے فرماتے ہوئے سنا: اے آلِ یاسر! صبر کرو۔ تمہارے لیے جنت کا وعدہ ہے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۸۰۔ عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر المومنین! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو مسجدِ نبوی کی تعمیر کرتے ہوئے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے نہیں سنا: تم جہاد کے بڑے خواہش مند ہو، تم جنتی ہو اور تمہیں ایک باغی گروہ شہید کرے گا؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! (ضرور سنا ہے۔)

اسے امام حاکم، ابو یعلی اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

۲۳/۸۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت ان چار افراد کے لیے مشتاق ہے: علی بن ابی طالب، عمار بن یاسر، سلمان الفارسی اور مقداد بن اسود (رضی اللہ عنہم)۔

اسے امام طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بن ہاشم بن عبد مناف کی کنیت ابو عمارہ ہے،

أَبُو يَعْلٰى. كَانَ عَمَّ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ ﷺ، ...... وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةُ أَبِي لَهَبٍ، أَرْضَعَتْ حَمْزَةَ وَرَسُولَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ حَمْزَةُ أَسَنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِسَنَتَيْنِ. أَسْلَمَ بِمَكَّةَ حَمِيَّةً، وَكَانَ إِسْلَامُهُ عِزًّا وَمَنَعَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، شَهِدَ بَدْرًا، وَاسْتُشْهِدَ بِأُحُدٍ. ...... سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ ﷻ، قَتَلَهُ وَحْشِيٌّ الْحَبَشِيُّ، مَوْلٰى جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمِ بْنِ عَدِيٍّ، وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً. ...... وَكَانَ أَحَدَ سَادَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَحَبَّ النَّاسِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَخَيْرَ أَعْمَامِهِ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ وَجْدُهُ ﷺ حِينَ رَآهُ قَتِيلًا.(١)

٨٢-٨٣/٢٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ، فَنَظَرْتُ فِيهَا، وَإِذَا جَعْفَرٌ يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ، وَإِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِيءٌ عَلٰى سَرِيرٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

(٨٣) وَفِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ، قَالَ: (فِي يَوْمِ

---

(١) ذكره أبو نعيم في معرفة الصحابة، ٢/٦٧٢-٦٧٣۔

٨٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٢١٧، ٢٣١، الرقم/٤٨٩٠، ٤٩٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠٧، الرقم/١٤٦٦۔

٨٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤٦٣، الرقم/٤٤١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٧١، الرقم/٣٦٧٨٣، وذكره ابن سعد ←

لیکن ابو یعلی بھی بیان کی جاتی ہے۔ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا اور آپ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا شیر کہا جاتا ہے۔...... ابو لہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دو سال قبل پیدا ہوئے۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں جرأت وحمیت کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ ان کا اسلام قبول کرنا رسول اللہ ﷺ کے لیے عزت اور دشمنوں سے آپ ﷺ کی حفاظت کا باعث تھا۔ انہوں نے غزوۂ بدر میں بھی حصہ لیا اور غزوۂ اُحد کے روز شہادت پائی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ سید الشہداء ہیں۔ انہیں جبیر بن مطعم بن عدی کے آزاد کردہ غلام وحشی حبشی نے شہید کیا جب کہ اُس وقت ان کی عمر چوّن (۵۴) سال تھی۔ وہ جنتی لوگوں کے سرداروں میں سے ایک تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب اور بہترین چچا تھے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں شہید ہوئے دیکھا تو شدید غمگین ہوئے۔

۸۲-۸۳/۲۴۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں گذشتہ شب جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ جنت میں جعفر (بن ابی طالب) رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ہمراہ پرواز کر رہے ہیں اور حمزہ (بن عبد المطلب) رضی اللہ عنہ جنت میں ایک تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

(۸۳) ایک طویل روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے

.... في الطبقات الكبرى، ۳/۱۳۔

أُحُدٍ:) نَظَرُوا فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ بُقِرَ بَطْنُهُ، وَأَخَذَتْ هِنْدُ كَبِدَهُ فَلَاكَتْهَا، فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَأْكُلَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَأَكَلَتْ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: مَا كَانَ اللهُ لِيُدْخِلَ شَيْئًا مِنْ حَمْزَةَ النَّارَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٧. جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه

جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ رضي الله عنه، أَبُو عَبْدِ اللهِ الطَّيَّارُ، ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَسْلَمَ قَبْلَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ دَارَ الْأَرْقَمِ، وَهَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ وَمَعَهُ زَوْجَتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَلَمْ يَزَلْ بِالْحَبَشَةِ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ، وَاسْتَعْمَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَاسْتُشْهِدَ بِهَا سَنَةَ ثَمَانٍ.(١)

٨٤-٢٥/٨٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، **قَالَ**: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

---

(١) ذكره ابن الجوزي في المنتظم، ٣/٣٤٦، والسخاوي في التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة، ١/٢٤٠.

٨٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٥٤، الرقم/٣٧٦٣.

ہیں: (غزوۂ اُحد کے روز) لوگوں نے دیکھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا ہوا ہے۔ ہندہ نے چبانے کے لیے ان کا جگر نکال لیا لیکن وہ اسے کھا نہ سکی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا اُس نے اس میں کچھ کھایا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ حمزہ کے جسم کا کوئی حصہ جہنم میں داخل کرے۔

اسے امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

حضرت جعفر بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب الطیار ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دارِ ارقم کو مرکز بنانے سے قبل ہی وہ اسلام لے آئے، انہوں نے حبشہ کی طرف ہونے والی ہجرتِ ثانیہ میں شرکت کی اور ان کے ساتھ ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس بھی تھیں، انہوں نے اپنی زندگی وہیں بسر کی یہاں تک کہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں غزوہ موتہ میں ذمہ داری سونپی جہاں ۸ ہجری میں ان کی شہادت ہوئی۔

۸۴-۸۷/۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا ہے۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(٨٥) **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَلَكًا يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ بِجَنَاحَيْنِ فِي الْجَنَّةِ.**

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ.

(٨٦) **وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ، فَنَظَرْتُ فِيْهَا، وَإِذَا جَعْفَرٌ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ، وَإِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِيءٌ عَلٰى سَرِيْرٍ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ والطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

(٨٧) **وَفِي رِوَايَةِ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ جَعْفَرَ ﷺ، فَإِنَّهُ شَهِيْدٌ، وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ يَطِيْرُ فِيْهَا بِجَنَاحَيْنِ مِنْ يَاقُوْتٍ حَيْثُ شَاءَ مِنَ الْجَنَّةِ.**

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

٨٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١١/٣٥٠/٦٤٦٤، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٣١، الرقم/٤٩٣٥۔

٨٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٢١٧، ٢٣١، الرقم/٤٨٩٠، ٤٩٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠٧، الرقم/١٤٦٦۔

٨٧: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/٣٧-٣٨۔

(۸۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جعفر بن ابی طالب کو دو پروں کے ساتھ ایک فرشتے کی شکل میں دیگر فرشتوں کے ہمراہ محوِ پرواز دیکھا ہے۔

اِسے امام ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

(۸۶) حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں گذشتہ شب جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ جنت میں جعفر (بن ابی طالب) رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ہمراہ پرواز کر رہے ہیں اور حمزہ (بن عبد المطلب) رضی اللہ عنہ جنت میں ایک تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

(۸۷) عاصم بن عمرو بن قتادہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی جعفر کے لیے بخشش کی دعا کرو، وہ شہید ہیں اور جنت میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ یاقوت کے دو (قیمتی) پَروں کے ساتھ اُڑ کر جنت میں، جہاں چاہیں چلے جاتے ہیں۔

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

١٨. سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضي الله عنه

سَعْدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ امْرِئِ الْقَيْسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ رضي الله عنه، أَبُو عَمْرٍو، سَيِّدُ الْأَوْسِ، وَأُمُّهُ كَبْشَةُ بِنْتُ رَافِعٍ، لَهَا صُحْبَةٌ، شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدًا وَالْخَنْدَقَ، وَرُمِيَ فِيهِ بِسَهْمٍ، فَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَهْرًا ثُمَّ انْتَقَضَ جَرْحُهُ، فَمَاتَ مِنْهُ سَنَةَ خَمْسٍ مِنَ الْهِجْرَةِ.(١)

٨٨-٨٩/٢٦. عَنِ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضي الله عنهما قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِيْنِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضي الله عنه فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(٨٩) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جُبَّةُ سُنْدُسٍ،

---

(١) ذكره ابن حبان في الثقات، ٣/١٤٦، رقم/٤٩١، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٣/٤١٧ـ

٨٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ٣/١١٨٧، الرقم/٣٠٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، ٤/١٩١٦، الرقم/٢٤٦٨، والترمذي في السنن، ٥/٦٨٩، الرقم/٣٨٤٧، وابن ماجه في السنن، ١/٥٥، الرقم/١٥٧ـ

٨٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة و فضلها، باب قبول الهدية من المشركين، ٢/٩٢٢، الرقم/٢٤٧٣، وأيضًا في كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة، ٣/١١٨٧، الرقم/٣٠٧٦ـ

۱۸۔ حضرت سعد بن معاذ ﷺ

حضرت سعد بن معاذ بن نعمان بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل ﷺ کی کنیت ابو عمرو اور وہ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ ان کی والدہ کبشہ بنت رافع کو بھی صحابیت کا شرف حاصل تھا۔ حضرت سعد ﷺ نے غزوہ بدر، اُحد اور خندق میں شرکت کی۔ اسی جنگ میں انہیں ایک تیر آ لگا اس کے بعد وہ ایک ماہ زندہ رہے اور پھر ان کا زخم خراب ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ ۵ ہجری میں وفات پا گئے۔

۸۸-۸۹/۲۶۔ حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر تعجب کرنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ ﷺ کے رومال اس سے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۹) حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں سندس کا جبہ پیش کیا گیا، جبکہ آپ ﷺ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے،

وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا.

وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ﷺ إِنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٩ . اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ ﷺ

الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ، مُهَاجِرِيٌّ أَوَّلِيٌّ بَدْرِيٌّ، يُكَنّٰى أَبَا مَعْبَدٍ، وَقِيلَ: أَبَا عَمْرٍو، وَهُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ. مَاتَ بِالْجَرُوفِ، وَدُفِنَ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ سَنَةً. وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ.[١]

٢٧/٩٠ . عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَا إِنَّ الْجَنَّةَ اشْتَاقَتْ إِلٰى أَرْبَعَةٍ مِنْ أَصْحَابِي، فَأَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أُحِبَّهُمْ فَانْتَدَبَ، صُهَيْبٌ الرُّومِيُّ، وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، وَعَمَّارُ

(١) ذكره أبو نعيم في معرفة الصحابة، ٥/٢٥٥٢۔

:٩٠ أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٠٥، الرقم/٧٥٦٩، وابن عساكر في تاريخ مدينه دمشق، ٦٠/١٧٧۔

لوگ اس پر بڑے حیران ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔

حضرت سعید نے قتادہ سے اور اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ (وہ جُبّہ) دُومہ کے اُکَیدِر نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں تحفہ بھیجا تھا۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۹۔ حضرت مقداد بن اَسود الکندی رضی اللہ عنہ

حضرت مقداد بن اَسود کندی رضی اللہ عنہ بنو زُہرہ کے حلیف، مہاجر، اسلام میں سبقت لے جانے اور بدری صحابی تھے، آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد تھی، لیکن ابو عمر بھی بیان کی گئی ہے۔ ان کا پورا نام مقداد بن عمرو بن ثعلبہ ہے۔ ان کا وصال جروف میں ہوا اور وہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ اُس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ستر سال تھی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت مقداد بن اسود اور عبد اللہ بن رواح رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تھا۔

۹۰/ ۲۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آگاہ ہو جاؤ! بے شک جنت میرے صحابہ میں سے چار کی مشتاق ہے۔ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں۔ پھر آپ ﷺ نے بعض صحابہ صہیب رومی، بلال بن رباح، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، حذیفہ بن الیمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کو پکارا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ چار

بْنُ يَاسِرٍ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ حَتّٰى نُحِبَّهُمْ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا عَمَّارُ، أَنْتَ عَرَّفَكَ اللهُ الْمُنَافِقِينَ، وَأَمَّا هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ فَأَحَدُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَالثَّانِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ، وَالثَّالِثُ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَالرَّابِعُ أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ ﷺ.

٢٠. سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ ﷺ

سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ أَبُو عَبْدِ اللهِ: انْتَسَبَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: سَلْمَانُ بْنُ الْإِسْلَامِ. سَابِقُ أَهْلِ فَارِسَ وَأَصْبَهَانَ إِلَى الْإِسْلَامِ. أَسْلَمَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ.(١)

٢٨/٩١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ: عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ.

٢١. أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ ﷺ

أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ ﷺ اسْمُهُ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَلَى الصَّحِيحِ، كَانَ مِنَ كِبَارِ الصَّحَابَةِ، قَدِيمَ الْإِسْلَامِ، يُقَالُ: أَسْلَمَ بَعْدَ أَرْبَعَةٍ، فَكَانَ خَامِسًا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى بَلَادِ قَوْمِهِ، فَأَقَامَ بِهَا، ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ،

(١) ذكره أبو نعيم في معرفة الصحابة، ١٣٢٧/٣۔

٩١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب سلمان الفارسى، ٦٦٧/٥، الرقم/٣٧٩٧، وأبو يعلى في المسند، ١٦٤/٥-١٦٥، الرقم/٢٧٧٩-٢٧٨٠۔

(خوش نصیب) کون ہیں تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ تجھے منافقین کی پہچان عطا فرمائے۔ رہے وہ چار تو ان میں سے ایک علی بن ابی طالب، دوسرے مقداد بن اسود کندی، تیسرے سلمان الفارسی اور چوتھے ابو ذر غفاری (رضی اللہ عنہم) ہیں۔

۲۰۔ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انہیں اسلام کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے یعنی کہا ہے: سلمان بن اِسلام۔ وہ اَہلِ فارس اور اَصبہان میں سب سے پہلے اِسلام لائے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ آمد پر اِسلام قبول کیا تھا۔

۹۱/۲۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت تین آدمیوں کی مشتاق رہتی ہے: علی (بن ابی طالب)، عمار (بن یاسر) اور سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہم۔

۲۱۔ حضرت ابو ذر الغفاری رضی اللہ عنہ

صحیح قول کے مطابق حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا نام جندب بن جنادہ بن سفیان ہے۔ ان کا شمار اکابر صحابہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے چار صحابہ کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا اور وہ پانچویں صحابی ہوئے۔ پھر وہ اپنے علاقے کی طرف لوٹ گئے اور وہیں اقامت اختیار کیا۔ بعد ازاں انہوں نے مدینہ طیبہ کی طرف

وَشَهِدَ جَوَامِعَ الْمَشَاهِدِ، وَمَاتَ بِالرَّبَذَةِ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَنَةَ ثِنْتَيْنِ وَثَـلَاثِيْنَ.(١)

٢٩/٩٢. عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَأَبِي الْمُثَنَّى أَنَّ أَبَا ذَرٍّ ﷺ قَالَ: بَايَعَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَمْسًا، وَأَوْثَقَنِي سَبْعًا، وَأَشْهَدَ اللهَ عَلَيَّ تِسْعًا، أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. قَالَ أَبُو الْمُثَنَّى: قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ ﷺ: فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلٰى بَيْعَةٍ وَلَكَ الْجَنَّةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَبَسَطْتُ يَدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا. قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: وَلَا سَوْطَكَ أَنْ يَسْقُطَ مِنْكَ، حَتّٰى تَنْزِلَ إِلَيْهِ، فَتَأْخُذَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٢٢. عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ ﷺ

عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ ﷺ، يُكَنّٰى أَبَا مِحْصَنٍ، كَانَ مِنْ فُضَلَاءِ الصَّحَابَةِ، شَهِدَ بَدْرًا، وَأُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ. وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعُكَّاشَةُ بْنُ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَقُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ سَنَةَ اثْنَتَي عَشْرَةَ يَوْمَ بَزَاخَةٍ.(٢)

(١) ذكره ابن حبان في مشاهير علماء الأمصار /١١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٦٥٢-١٦٥٣.

٩٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٧٢، الرقم/٢١٥٤٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٦/١٩٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٢٨، الرقم/١٢٠٥.

(٢) ذكره ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٩٢، وابن عبد البر في ←

ہجرت کی اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، انہوں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کے دورِ خلافت میں ۳۲ ہجری میں وصال فرمایا۔

۹۲/۲۹۔ ابو الیمان اور ابو المثنیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پانچ بار بیعت لی اور سات بار پختہ عہد لیا اور نو مرتبہ مجھ پر اللہ کو گواہ بنایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں۔ ابو المثنیٰ نے کہا کہ حضرت ابو ذر ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا: کیا تم بیعت کرو گے جس سے تمہیں جنت مل جائے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں اور میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اس شرط پر ہے کہ تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو۔ میں نے عرض کیا: جی ٹھیک ہے۔ فرمایا: حتی کہ تمہارا چابک گر جائے تو اسے بھی سواری سے اُتر کر خود اٹھانا۔

اسے امام احمد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۲۔ حضرت عکاشہ بن محصن الاسدی ؓ

حضرت عکاشہ بن محصن الاسدی ؓ کی کنیت ابو محصن ہے۔ وہ اکابر صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت حضرت عکاشہ ؓ ۴۴ سال کے تھے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے دورِ خلافت میں ۱۲ ہجری کو بزاخہ کے دن (طلیحہ بن خویلد مرتد کے خلاف لڑتے ہوئے) شہید ہوئے۔

.... الاستیعاب، ۳/ ۱۰۸۰۔

٩٣-٩٤/٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ: فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(٩٤) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

٩٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفًا بغير حساب، ٢٣٩٦/٥، الرقم/٦١٧٦، وأيضًا في كتاب اللباس، باب البُرُوْد والحِبَرَة والشَّمْلَة، ٢١٨٩/٥، الرقم/٥٤٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١٩٧/١، الرقم/٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٠/٢، الرقم/٩٢٠٢، وابن منده في الإيمان، ٨٩٢/٢، الرقم/٩٧٠، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٩٤/١۔

٩٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول ←

٩٣-٩٤/٣٠۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد کا گروہ (بغیر حساب کے) جنت میں داخل ہو گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اپنی اُون کی چادر کو بلند کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُن (٧٠,٠٠٠) میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرما دی: اے اللہ! اِس کو اُن میں شامل فرما لے۔ پھر ایک انصاری شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی اُن میں شامل کر لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٩٤) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے اُن میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اِسے اُن میں شامل فرما لے۔ پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔

.... طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٧، الرقم/٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٢، الرقم/٨٠١٦، وابن راهويه في المسند، ١/١٤٣، الرقم/٧٦، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٩٤، الرقم/٩٧٤۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٢٣. رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ ﷺ

رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ ﷺ، أَسْلَمَ قَدِيْمًا، وَكَانَ مُحتاجًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، وَكَانَ يَخْدِمُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَزَلْ يَلْزَمُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ يَغْزُو مَعَهُ إِلٰى أَنْ قُبِضَ، فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَنزَلَ فِي بَلادِ أَسْلَمَ عَلٰى بَرِيْدٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، وَمَاتَ بِالْحَرَّةِ سَنَةَ ثَـلاثٍ وَسِتِّيْنَ فِي ذِى الْحِجَّةِ.[١]

٩٥-٩٧/٣١. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْءِهٖ وَحَاجَتِهٖ، فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

---

(١) ذكره ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣١٣/٤، والعسقلاني في الإصابة، ٤٧٤/٢۔

٩٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ٣٥٣/١، الرقم/٤٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٩/٤، الرقم/١٦٦٢٨-١٦٦٢٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٣٥/٢، الرقم/١٣٢٠، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب فضل السجود، ٢/ ٢٢٧، الرقم/١١٣٨، وأيضا في السنن الكبرى، ٢٤٢/١، الرقم/٧٢٤، ←

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳۔ حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمی ﷺ

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ﷺ نے شروع ہی سے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان کا شمار اہلِ صفہ کے ضرورت مندوں میں ہوتا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت بجا لایا کرتے تھے۔ وہ مدینہ میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ رہے اور آپ ﷺ کے وصال تک ہر غزوہ میں شریک رہے۔ پھر وہ مدینہ سے نکل کر مدینہ سے ۱۲ میل کی مسافت پر بلادِ اسلم میں قیام پذیر ہوئے، اور (یزید بن معاویہ کے دور میں) واقعہ حرہ کے موقع پر ذوالحجہ ٦٣ ہجری میں وصال فرما گئے۔

۹۵-۹۷/۳۱۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ میں رات کو رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کی ضرورت اور وضو کے لیے پانی لایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ مانگ لو۔ میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت میں رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگ لو۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرتِ سجود کے ساتھ اپنے (اِس) معاملے میں میری مدد کرو۔

اسے امام مسلم، احمد، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

.... والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٦، الرقم/٤٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم/٤٣٤٤۔

(٩٦) **وَفِي رِوَايَةِ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَارِي، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَوَيْتُ إِلٰى بَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبِتُّ عِنْدَهُ. فَلَا أَزَالُ أَسْمَعُهُ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ رَبِّي حَتّٰى أَمَلَّ أَوْ تَغْلِبَنِي عَيْنِي فَأَنَامَ. فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَا رَبِيْعَةُ، سَلْنِي، فَأُعْطِيْكَ. قُلْتُ: أَنْظِرْنِي حَتّٰى أَنْظُرَ، وَتَذَكَّرْتُ أَنَّ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ مُنْقَطِعَةٌ. فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ أَنْ يُجْنِبَنِي مِنَ النَّارِ، وَيُدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ. فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قُلْتُ: مَا أَمَرَنِي بِهٖ أَحَدٌ، وَلٰـكِنِّي عَلِمْتُ، أَنَّ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ فَانِيَةٌ وَأَنْتَ مِنَ اللهِ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْتَ بِهٖ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ. قَالَ: إِنِّي فَاعِلٌ، فَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

(٩٧) **وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ شَابٌ يَخْدُمُ**

٩٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٠٠، الرقم/١٦١٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٧، الرقم/٤٥٧٦، وذكره العسقلاني في المطالب العالية، ٤/٣٥٣، الرقم/٥٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤٩۔

٩٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٤٥، الرقم/٢٠٢٩، وأيضًا ←

(٩٦) حضرت رَبیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دن کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب رات ہوتی تو میں آپ ﷺ کے در پر پڑا رہتا اور وہیں رات گزار دیتا۔ میں رات کو سنتا کہ آپ ﷺ **سُبْحَانَ اللہ** اور **سُبْحَانَ رَبِّی** کا اس قدر ورد کرتے کہ میں تھک جاتا، یا مجھ پر نیند غالب آجاتی اور میں سو جاتا۔ ایک دن آپ ﷺ مجھے فرمانے لگے: اے ربیعہ! مانگو (مجھ سے کیا مانگتے ہو) میں تمہیں دوں گا۔ میں نے عرض کیا: مجھے مہلت دیں، میں ذرا سوچ لوں۔ مجھے خیال آیا کہ دنیا تو فانی ہے اور ختم ہو جانے والی ہے، لہٰذا میں نے عرض کیا: میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے جہنم سے آزاد کر دے اور جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر فرمانے لگے: تجھے یہ مشورہ کس نے دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے مشورہ تو کسی نے نہیں دیا، لیکن میں جانتا ہوں کہ دنیا فانی ہے، ختم ہونے والی ہے اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ مقام ہے، لہٰذا مجھے اچھا لگا کہ آپ میرے لیے یہ دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ضرور دعا کرتا ہوں۔ (لیکن) کثرتِ سجود کے ذریعے اس معاملے میں تو بھی میری مدد کر۔

اِسے امام احمد اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

(٩٧) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان (صحابی) حضور

.... في المعجم الأوسط، ٣/٦٣، الرقم/٢٤٨٨، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٣٢٩، الرقم/٣١٩، وذكره العسقلاني في الإصابة، ٦/١٢٥، وقال: رواه البزار۔

النَّبِيَّ ﷺ وَيُخِفُّ فِي حَوَائِجِهِ. فَقَالَ: سَلْنِي حَاجَةً، فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ تَعَالٰى لِي بِالْجَنَّةِ. قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَتَنَفَّسَ، وَقَالَ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ أَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٢٤. حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ ﷺ

حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي عَامِرِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ الرَّاهِبُ الْأَنْصَارِيُّ، ثُمَّ الْأَوْسِيُّ مِنْ بَنِي ضَيْعَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ؛ غَسِيلُ الْمَلَائِكَةِ، اسْتُشْهِدَ بِأُحُدٍ قَتَلَهُ شَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ.(١)

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَتِ الْأَوْسُ: مِنَّا مَنِ اهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ سَعْدٌ، وَمِنَّا مَنْ أُجِيزَتْ شَهَادَتُهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، وَمِنَّا مَنْ حَمَتْهُ الدُّبُرُ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ، وَمِنَّا غَسِيلُ الْمَلَائِكَةِ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الرَّاهِبِ.(٢)

---

(١) ذكره أبو نعيم في معرفة الصحابة، ٢/٨٥٤۔

(٢) ذكره أبو نعيم في معرفة الصحابة، ٢/٨٥٤۔

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور اپنی ذاتی ضروریات و حاجات کبھی بیان نہیں کرتا تھا۔ (ایک دن) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: مجھ سے مانگو (جو کچھ بھی چاہتے ہو)۔ اس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لیے جنت کی دعا فرمائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سرِ انور اوپر اٹھایا، گہرا سانس لیا اور فرمایا: ٹھیک ہے لیکن کثرتِ سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۔ حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ

حضرت حنظلہ بن اَبی عامر بن صیفی بن نعمان راہب انصاری دوسی، بنو ضیعہ بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا لقب غسیل الملائکہ ہے (یعنی انہیں شہادت کے بعد فرشتوں نے غسل دیا تھا)۔ انہوں نے غزوۂ اُحد کے روز شہادت پائی اور انہیں شداد بن اَسود نے شہید کیا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ اَوس والوں نے کہا: ہمارے قبیلے میں سے وہ شخص ہے جس کے لیے عرش معلیٰ بھی ہل گیا، یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ۔ ہم میں ہی وہ شخص بھی ہے جس کی گواہی کو دو افراد کی گواہی کے برابر قرار دیا گیا ہے (یعنی حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ)۔ وہ شخص بھی ہم میں سے ہے جس کی مغربی ہواؤں نے حفاظت کی یعنی حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ؛ اور غسیل الملائکہ بھی ہمارے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں یعنی حضرت حنظلہ بن ابی عامر الراہب رضی اللہ عنہ۔

٣٢/٩٨. عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: وَقَدْ كَانَ النَّاسُ انْهَزَمُوا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهٰى بَعْضُهُمْ إِلٰى دُونِ الْأَعْرَاضِ عَلٰى جَبَلٍ بِنَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ كَانَ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْتَقٰى هُوَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَلَمَّا اسْتَعْلَاهُ حَنْظَلَةُ رَآهُ شَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ، فَعَلَاهُ شَدَّادٌ بِالسَّيْفِ حَتّٰى قَتَلَهُ، وَقَدْ كَادَ يَقْتُلُ أَبَا سُفْيَانَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تُغَسِّلُهُ الْمَلَائِكَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

٢٥. عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ﷺ

عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيُّ ﷺ، كَانَ اسْمُهُ الْحُصَيْنُ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ حِبْرًا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ، وَكَانَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ مِنْ وَلَدِ يُوْسَفَ بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ ﷺ، مَاتَ سَنَةَ ثَـلَاثٍ وَأَرْبَعِيْنَ فِي وِلَايَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ.(١)

٣٣/٩٩. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِأَحَدٍ

٩٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٩٥-٤٩٦، الرقم/٧٠٢٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٧/٤٢٤.

(١) ذكره ابن حبان في الثقات، ٣/٢٢٨.

٩٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عبد الله بن سلام، ٣/١٣٨٧، الرقم/٣٦٠١، ومسلم في الصحيح، ←

۹۸/۳۲۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے منتشر ہوگئے تھے یہاں تک کہ بعض لوگ ساز و سامان کے بغیر مدینہ منورہ کے قریب پہاڑ پر پہنچ گئے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف پلٹ آئے۔ ایسے میں حضرت حنظلہ بن ابی عامر ﷺ کا ابوسفیان سے مقابلہ ہوا۔ جب حضرت حنظلہ ﷺ اس پر غالب آ گئے تو شداد بن اسود نے انہیں دیکھا، اس نے ان پر تلوار سے وار کیا حتی کہ انہیں شہید کر دیا۔ حالانکہ اِس سے قبل وہ (یعنی حضرت حنظلہ ﷺ) ابوسفیان کو قتل کرنے والے تھے۔ ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھی کو ملائکہ نے غسل دیا ہے۔

اِسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۵۔ حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ

حضرت عبد اللہ بن سلام بن حارث خزرجی ﷺ کا نام حُصین تھا جسے تبدیل کر کے حضور نبی اکرم ﷺ نے عبد اللہ رکھا۔ اسلام لانے سے قبل وہ یہودی عالم تھے۔ وہ بنی اسرائیل سے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل الرحمٰن ﷺ کی اولاد میں سے تھے۔ حضرت معاویہ بن سفیان ﷺ کے دورِ حکومت میں ۴۳ھ میں ان کا وصال ہوا۔

۹۹/۳۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

.... كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن سلام، ٤/ ١٩٣٠، الرقم/ ٢٤٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٦٩، الرقم/ ١٤٥٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٧٠، الرقم/ ٨٢٥٢۔

يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ، إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ فِي شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: قِيْلَ: كَيْفَ قَالَ سَعْدٌ هٰذَا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِک فِيهِ، وَفِي بَاقِي الْعَشَرَةِ؟ وَأَجَابَ عَنْهُ الْخَطَّابِيُّ بِأَنَّهُ كَرِهَ التَّزْكِيَةَ لِنَفْسِهِ وَلَزِمَ التَّوَاضُعَ وَلَمْ يَرَ لِنَفْسِهِ مِنَ الْاِسْتِحْقَاقِ مَا رَآهُ لِأَخِيْهِ.

قُلْتُ: الْأَوْجَهُ أَنْ يُقَالَ لَفْظُ 'مَا سَمِعْتُ' لَمْ يَنْفِ أَصْلَ الْإِخْبَارِ بِالْجَنَّةِ لِغَيْرِهِ.[1]

١٠٠/٣٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَجِيءُ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ

---

(١) بدر الدين العيني في عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ٢٧٥/١٦۔

١٠٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٦٩/١، الرقم/١٤٥٨، وأبو يعلى في المسند، ٩٨/٢، الرقم/٧٥٤، والبزار في المسند، ٣٥٥/٣، الرقم/١١٥٦، والحاكم في المستدرك، ٤٧٠/٣، الرقم/٥٧٥٩، وابن حبان في الصحيح، ١٢١/١٦، الرقم/٧١٦٤۔

زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ اَہلِ جنت میں سے ہے، سوائے عبد اللہ بن سلام ﷛ کے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

علامہ بدر الدین العینی اِس حدیث مبارک کی شرح میں لکھتے ہیں:

اِعتراض وارد کیا جاتا ہے کہ حضرت سعد (بن ابی وقاص) ﷛ نے یہ کیسے کہ دیا حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اور باقی عشرہ مبشرہ کے بارے میں (جنتی ہونے کا) فرما رکھا ہے؟ اس کا جواب ان کی طرف سے خطابی نے یہ دیا ہے کہ انہوں نے اپنے تزکیہ کو ناپسند کیا (کہ خود کو دوسروں کی نسبت بہتر جانیں) اور تواضع اختیار کرتے ہوئے اپنے آپ کو اُس (یعنی جنت) کا مستحق نہ سمجھا جس کا مستحق اپنے بھائی کو سمجھا۔

میں کہتا ہوں: بہتر ہے کہ یوں کہا جائے کہ لفظ 'مَا سَمِعْتُ' ان کے علاوہ دوسروں کے بارے میں جنت کی بشارت کی نفی ہرگز نہیں کرتا۔

۳۴/۱۰۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں ایک کھانے کا تھال لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا اور کچھ باقی رہ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اس راستے سے ایک جنتی شخص آئے گا جو اس بقیہ حصے کو کھائے

أَهْلِ الْجَنَّةِ يَأْكُلُ هٰذِهِ الْفَضْلَةَ. قَالَ سَعْدٌ: وَكُنْتُ تَرَكْتُ أَخِي عُمَيْرًا يَتَوَضَّأُ، قَالَ: فَقُلْتُ: هُوَ عُمَيْرٌ. قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ، فَأَكَلَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٢٦. ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ﷺ

ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، كُنْيَتُهُ أَبُو مُحَمَّدٍ، وَكَانَ خَطِيْبَ الْأَنْصَارِ وَقَائِلَهُمْ، شَهِدَ أُحُدًا وَمَا بَعْدَهَا مِنَ الْمَشَاهِدِ، وقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيْدًا فِي عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ.[١]

١٠١-١٠٢/٣٥. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ، فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوْسٰى: فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلٰكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

---

(١) ذكره ابن حبان في مشاهير علماء الأمصار /١٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/٢٠٠۔

١٠١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب ﴿لا ترفعوا ـــ

گا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی عمیر کو وضو کرتے ہوئے چھوڑا تھا، میں نے سوچا کہ (شاید) وہ عمیر ہی ہو گا، مگر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اُسے تناول کیا۔

اسے امام احمد، ابو یعلی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۶۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

حضرت ثابت بن قیس بن الشماس انصاری رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد ہے۔ وہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے خطیب اور مقرر تھے۔ انہوں نے غزوہ احد اور اس کے بعد کے غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلیمہ کذاب کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

۱۰۱-۱۰۲/ ۳۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنی محفل میں) ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو نہ پا کر ان کے متعلق پوچھا تو ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دیتا ہوں۔ وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں، اس شخص نے ان سے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت برا، کیوں کہ (اپنی طرف اشارہ کر کے کہا:) وہ اپنی آواز کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے اونچا کرتا ہے لہٰذا اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ جہنمی ہو گیا ہے۔ وہ شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بتایا کہ وہ ایسا ایسا کہہ رہے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص دوبارہ ان کے پاس بڑی بشارت لے کر گیا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تم اس کے پاس جاؤ اور اُسے کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ یقیناً تم جنتی ہو۔

.... أصواتكم فوق صوت النبي ﷺ، ٤/١٨٣٣، الرقم/٤٥٦٥، وأبو عوانة في المسند، ١/٧٠، الرقم/١٩٩، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/٣٧٨، الرقم/٦٥١۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

(١٠٢) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ **أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾** [الحجرات، ٤٩/٢] **إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. جَلَسَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فِي بَيْتِهٖ، وَقَالَ: أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ. **فَسَأَلَ النَّبِيُّ** ﷺ **سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ** ﷺ، **فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو، مَا شَأْنُ ثَابِتٍ، اشْتَكٰى؟ قَالَ سَعْدٌ** ﷺ: **إِنَّهُ لَجَارِي، وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوٰى، قَالَ: فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ، **فَقَالَ ثَابِتٌ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ، **فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ** ﷺ، **فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

١٠٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب مخافة المؤمن أن يحبط عمله، ١/١١٠، الرقم/١١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٥، الرقم/١٢٥٠٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٦٥، الرقم/١١٥١٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/١٢٩، الرقم/٧١٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/١١٢، الرقم/٣٣٨١۔

اِسے امام بخاری اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۲) ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿**یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ**﴾ ’اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبی (مکرّم ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو‘ (اخیر آیت تک)۔ اس آیت کو سننے کے بعد حضرت ثابت بن قیس ﷛ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہنے لگے: میں جہنمی ہوں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ ﷛ سے پوچھا: اے ابوعمرو! ثابت کا کیا حال ہے؟ کیا بیمار ہو گیا ہے؟ حضرت سعد ﷛ نے عرض کیا: وہ میرے پڑوسی ہیں مجھے ان کی کسی بیماری کا علم نہیں ہے۔ حضرت سعد ﷛، حضرت ثابت ﷛ کے پاس گئے اور انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے متعلق دریافت فرما رہے تھے۔ حضرت ثابت نے جواب دیا: یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں لہٰذا میں جہنمی ہوں۔ حضرت سعد نے اس بات کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ جنتی ہے۔

اسے امام مسلم، احمد، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٧. ثَوْبَانُ ﷺ، مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِاللهِ، وَهُوَ ثَوْبَانُ بْنُ بُجْدُدٍ مِنْ أَهْلِ السَّرَاةِ، وَالسَّرَاةُ مَوْضِعٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْيَمَنِ، أَصَابَهُ سَبْيٌ، فَاشْتَرَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَعْتَقَهُ، فَلَمْ يَزَلْ مَعَهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَنَزَلَ حِمْصَ، وَتُوُفِّيَ بِهَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِيْنَ.(١)

١٠٣/٣٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: جَلَسَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَرَفَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَدَهُ، فَقَالَ: مَنْ يُبَايِعُنِي؟، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا ثَوْبَانُ، فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَدْ بَايَعْنَاكَ مَرَّةً، وَأَنَا أُبَايِعُكَ الثَّانِيَةَ، فَعَلَامَ أُبَايِعُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: عَلٰى أَنْ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا وَلَكُمُ الْجَنَّةُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ أَنَا بَايَعْتُكَ، وَلَمْ أَسْأَلِ النَّاسَ شَيْئًا، فَلِيَ الْجَنَّةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شَاءَ اللهُ. قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أَسْأَلُ شَيْئًا مَا بَقِيْتُ فِي الدُّنْيَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

---

(١) ذكره ابن عبد البر في الاستيعاب، ٢١٨/١، وابن الجوزي في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ٢٦٨/٥۔

١٠٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢٦/٨، الرقم/٧٨٩٢، ويحيى الشجري في ترتيب الأمالي الخميسية، ٢٨٥/٢، الرقم/٢٤٦٤۔

۲۷۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ تھے ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ ثوبان بن بجدد اَہلِ سراۃ میں سے تھے، سراۃ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے۔ وہ قیدی تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک تک سفر وحضر میں آپ ﷺ کی معیت میں رہے۔ انہوں نے حمص میں قیام کیا اور وہیں ۵۴ھ میں ان کا وصال ہوا۔

۱۰۳/۳۶۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت میں تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے اپنا دستِ اَقدس بلند کر کے فرمایا: کون شخص میری بیعت کرے گا؟ یہ ارشاد تین بار فرمایا۔ سوائے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے کوئی نہ اُٹھا۔ اُنہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ہم نے ایک بار آپ سے بیعت کی ہوئی ہے۔ اب میں دوسری مرتبہ آپ سے بیعت کرتا ہوں، مگر یا رسول اللہ! میں آپ سے کس چیز پر بیعت کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس خاطر کہ تم لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگو گے، اِس سبب سے تمہارے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں آپ سے اِس اَمر پر بیعت کروں کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا تو کیا مجھے جنت نصیب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اِن شاء اللہ۔ انہوں نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں جب تک دنیا میں زندہ ہوں اب کسی سے کسی شے کا سوال نہیں کروں گا (بلکہ اپنی مدد آپ کے تحت ہر کام خود کروں گا)۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨. مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه

مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيُّ رضي الله عنه، أَسْلَمَ وَصَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ الَّذِي أَصَابَ الذَّنْبَ، ثُمَّ نَدِمَ فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ، وَكَانَ مُحْصَنًا، فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَ.(١)

١٠٤-١٠٥/٣٧. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي. فَقَالَ: وَيْحَكَ! ارْجِعْ، فَاسْتَغْفِرِ اللهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيْحَكَ، ارْجِعْ، فَاسْتَغْفِرِ اللهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِيْمَ أُطَهِّرُكَ؟ فَقَالَ: مِنَ الزِّنٰى، فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبِهٖ جُنُوْنٌ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ. فَقَالَ: أَشَرِبَ خَمْرًا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَزَنَيْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهٖ، فَرُجِمَ.

فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَلَكَ، لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهُ، وَقَائِلٌ يَقُوْلُ: مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ،

---

(١) ذكره ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/٣٢٤۔

١٠٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، ٣/١٣٢١، الرقم/١٦٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٢٧٦، الرقم/٧١٦٣، وأبو عوانة في المسند، ٤/١٣٤، ـــــ

۲۸۔ حضرت ماعز بن مالک ﷺ

حضرت ماعز بن مالک اسلمی ﷺ نے اسلام قبول کیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت اختیار کی۔ ان سے (بدکاری کا) گناہ سرزد ہوا تو نادم ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔ وہ شادی شدہ تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔

۱۰۴-۱۰۵/۳۷۔ حضرت بریدہ ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ حضرت ماعز بن مالک ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: افسوس ہے تم پر! لوٹ جاؤ، اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو۔ وہ تھوڑی دور جا کر پلٹ آئے اور پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افسوس ہے تم پر! لوٹ جاؤ، اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو، وہ تھوڑی دور جا کر پھر پلٹ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا، یہاں تک کہ چوتھی بار ان کے کہنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ اُنہوں نے عرض کیا: بدکاری سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا: کیا یہ دیوانہ ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ وہ پاگل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر ان کا منہ سونگھا، مگر اُس سے شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بدکاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

بعد میں حضرت ماعز ﷺ کے متعلق لوگوں کی دو آراء ہو گئیں۔ بعض کہتے تھے کہ حضرت ماعز ﷺ ہلاک ہو گئے اور اس گناہ نے انہیں گھیر لیا؛ بعض کہتے تھے کہ حضرت ماعز ﷺ کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں ہے، کیوں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خود حاضر ہوئے اور

.... الرقم/٦٢٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١١٧/٥، الرقم/٤٨٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢١٤/٨، الرقم/١٦٧٠٥، والدار قطني في السنن، ٩١/٣، الرقم/٣٩۔

فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ. قَالَ: فَلَبِثُوْا بِذٰلِکَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَـلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوْسٌ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ. قَالَ: فَقَالُوْا: غَفَرَ اللهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ، لَوَسِعَتْهُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

(١٠٥) **وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ، يَتَخَضْخَضُ فِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ.**

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

٢٩. حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ ﷺ

حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ نَفْعِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ﷺ، وَيُکْنَى حَارِثَةُ أَبَا عَبْدِ اللهِ، وَشَهِدَ بَدْرًا، وَأُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ کُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَبَقِيَ حَارِثَةُ حَتّٰى تُوُفِّيَ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ﷺ.(١)

١٠٦/٣٨. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَأُ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ

١٠٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٤٠١، الرقم/٢٤٨ـ

(١) ذكره ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٤٨٧-٤٨٩، والعسقلاني في الإصابة، ١/٦١٨ـ

١٠٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥١، الرقم/٢٥٢٢٣، ←

آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں اپنا ہاتھ رکھ کر عرض کیا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے۔ حضرت بریدہ ﷺ کہتے ہیں کہ دو تین دن صحابہ ﷺ میں یہی اختلاف رہا، پھر (ایک دن) صحابہ کرام ﷺ بیٹھے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ سلام کرنے کے بعد (اُن کے ساتھ) تشریف فرما ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو، صحابہ کرام ﷺ نے دعا کی: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت فرمائے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے اگر اس کو پوری قوم پر بھی تقسیم کر دیا جائے تو اسے کافی ہو گی۔

اسے امام مسلم، نسائی، ابوعوانہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(١٠٥) حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ جب ماعز بن مالک ﷺ کو رجم کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اُسے دیکھا ہے، وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٩۔ حضرت حارثہ بن نعمان ﷺ

حضرت حارثہ بن نعمان بن نفع بن زید انصاری ﷺ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت حارثہ ﷺ حیات رہے تا آنکہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان ﷺ کے دورِ حکومت میں وفات پائی۔

١٠٦/٣٨۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا، کہ میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو جنت میں پایا۔ وہاں میں نے ایک قاری

.... والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٥، الرقم/٨٢٣٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٧٩، الرقم/٧٠١٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٣٢، الرقم/٢٠١١٩، وابن راهويه في المسند، ٢/٤٣٨، الرقم/١٠٠٥، والحاكم في المستدرك، ٤/١٦٧، الرقم/٧٢٤٧۔

النُّعْمَانِ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَذَاكَ الْبِرُّ، كَذَاكَ الْبِرُّ. وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

٣٠. حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ رضي الله عنه

حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ الْأَنْصَارِيُّ رضي الله عنه، وَأُمُّهُ أُمُّ حَارِثَةَ وَاسْمُهَا الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ خَادِمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَشَهِدَ حَارِثَةُ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَقُتِلَ يَوْمَئِذٍ شَهِيْدًا.(١)

١٠٧/٣٩. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ رضي الله عنها أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ، وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ. فَقَالَ لَهَا: هَبِلْتِ، أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ؟ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلٰى.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

---

(١) ذكره ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥١٠، والعيني في عمدة القاري، ١٧/٩٤۔

١٠٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ٥/٢٤٠١، الرقم/٦١٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦٤، ←

کو قراءت کرتے ہوئے سنا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اِسی طرح نیکی کا صلہ ملتا ہے، اِسی طرح نیکی کا صلہ ملتا ہے۔ حارثہ اپنی ماں کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ حسنِ سلوک اور خدمت گزاری سے پیش آتا تھا۔

اسے امام احمد، نسائی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٠۔ حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ

حضرت حارثہ بن سراقہ بن حارث بن عدی بن النجار انصاری رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ ماجدہ اُمّ حارثہ کا نام رُبَیع بنتِ نضر رضی اللہ عنہا تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کے خادمِ خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ بدر میں شرکت کی اور اسی میں شہید ہوئے۔

١٠٧/٣٩۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حارثہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جبکہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں کسی نامعلوم تیر کے لگنے سے شہید ہو گئے تھے، وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! حارثہ کے ساتھ میرے قلبی لگاؤ کو آپ جانتے ہیں، اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر گریہ و بکاء نہیں کروں گی، بصورتِ دیگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں (اس کے غم میں) کیا کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: ہوش میں آؤ، کیا ایک ہی جنت ہے؟ وہاں تو بے شمار جنتیں ہیں اور حارِثہ، فردوسِ اعلیٰ (یعنی سب سے بلند و بالا جنت) میں ہے۔

اسے امام بخاری، احمد، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... الرقم/١٣٨١٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٤، الرقم/٨٢٣١، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٣٢، الرقم/٣٢٣٦۔

٣١. أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ رضي الله عنه

أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ رضي الله عنه وَاسْمُ أَبِي مَرْثَدٍ كَنَّازُ بْنُ الْحُصَيْنِ، يُكَنّٰى أَبَا يَزِيْدَ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ سَنَةً، وَمَاتَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ[١]. وَلَيْسَ بِأَنْصَارِيٍّ، وَإِنَّمَا هُوَ غَنَوِيٌّ، حَلِيْفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ[٢].

١٠٨/ ٤٠. **عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ** رضي الله عنه أَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ، حَتّٰى كَانَتْ عَشِيَّةً، فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمُ اجْتَمَعُوْا إِلٰى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَارْكَبْ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ، فَجَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ.

فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى مُصَلَّاهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَحْسَسْتُمْ، فَارِسَكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَحْسَسْنَاهُ، فَثُوِّبَ

---

(١) ذكره العسقلاني في الإصابة، ١/١٣١.

(٢) ذكره ابن الأثير الجزري في أسد الغابة في معرفة الصحابة، ١/٢٩٧.

١٠٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في فضل الحرس في سبيل الله تعالىٰ، ٣/٩، الرقم/٢٥٠١، وأبو عوانة في المسند، ←

۳۱۔ حضرت انس بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

حضرت اَنس بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ (کے والد) ابو مرثد کا نام کناز بن الحصین تھا۔ حضرت اَنس کی کنیت ابو یزید ہے۔ ان کے اور ان کے والد کے درمیان ۲۱ سال کا فرق ہے اور انہوں نے ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ وہ انصاری نہیں بلکہ غنوی تھے اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے۔

۱۰۸/۴۰۔ حضرت سہل بن حَنْظَلِیّہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ غزوہ حنین کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور کافی دیر تک چلتے رہے حتی کہ رات کا وقت ہو گیا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہوا۔ وہاں ایک گھڑ سوار آ کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں آپ کے سامنے گیا ہوں یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑی پر چڑھا تو ہوازن والوں کو دیکھا کہ اپنی عورتوں، اونٹوں اور بکریوں کو حنین کے مقام پر جمع کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا: اِن شاء اللہ کل یہ مسلمانوں کا مالِ غنیمت ہوگا۔ پھر فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ (سکیورٹی ڈیوٹی) کون دے گا؟ حضرت انس بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سواری پر سوار ہو جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اِس گھاٹی کی طرف جاؤ اور اس کی چوٹی پر چڑھ جاؤ (اور وہیں پر سکیورٹی کی ذمہ داری ادا کرو)، تمہاری وجہ سے آج رات ہم دھوکہ نہ کھا جائیں (یعنی ایسا نہ ہو کہ تم سو جاؤ اور دشمن ہم پر حملہ کر دے)۔

جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے باہر تشریف لائے اور دو رکعات پڑھائیں۔ پھر فرمایا: کیا تمہیں اپنا گھڑ سوار نظر آیا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے انہیں نہیں دیکھا، نماز کے لیے اقامت کہی گئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے لگے اور

.... ٥٠١/٤، الرقم/٧٤٨١، والحاكم في المستدرك، ٩٣/٢، الرقم/٢٤٣٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤٩/٩، الرقم/١٨٢٢٤۔

بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ، حَتّٰى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ. قَالَ: أَبْشِرُوْا، فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ، فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ، حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي انْطَلَقْتُ، حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ، حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَنَظَرْتُ، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ أَوْجَبْتَ، فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا الْإِسْنَادُ مِن أَوَّلِهِ إِلٰى آخِرِهِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

٣٢. عِكْرِمَةُ ﷺ بْنُ أَبِي جَهْلٍ

عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ الْقُرَشِيُّ الْمَخْزُومِيُّ ﷺ، أَسْلَمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَاسْتَعْمَلَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى صَدَقَاتِ هَوَازِنَ عَامَ وَفَاتِهِ، وَخَرَجَ عِكْرِمَةُ إِلَى الشَّامِ مُجَاهِدًا فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ، فَقُتِلَ يَوْمَ أَجْنَادِيْنَ شَهِيْدًا.

١٠٩/٤١. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أبِي حَبِيْبٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ الْمِجْذَرُ، فَأُخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ، فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ لَهُ

---

(١) ذكره ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/٤٠٤، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٥٣٨.

١٠٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤١/٦٠، والهندي في ←

دورانِ نماز گھاٹی کی طرف بھی دیکھ لیتے، یہاں تک کہ جب نماز پوری کی اور سلام پھیر دیا تو فرمایا: تمہیں بشارت ہو کہ تمہارا گھڑ سوار آ گیا ہے۔ پس ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے، تو وہ آ رہے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پیش کیا اور عرض گزار ہوئے: میں جا کر اُس گھاٹی کی چوٹی پر چڑھ گیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کے درمیان دیکھا۔ خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: کیا آج رات تم (گھوڑے سے نیچے) اُترے تھے؟ اُنہوں نے عرض کیا: نہیں، سوائے نماز پڑھنے کے لیے یا قضائے حاجت کے لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے لیے جنت واجب ہوگئی خواہ اس کے بعد کوئی بھی (نفلی عبادت کا) عمل نہ کرو تب بھی حکم نہیں بدلے گا۔

اسے امام ابو داؤد، ابو عوانہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔امام حاکم نے فرمایا ہے: اس حدیث کی سند اول تا آخر امام بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۳۲۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل

حضرت عکرمہ بن ابی جہل القرشی المخزومی رضی اللہ عنہ نے فتحِ مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سنِ وصال انہیں ہوازن سے صدقات کی وصولی پر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ شام کی طرف جہاد کی غرض سے گئے اور (فلسطین کے جوار میں) اَجنادِین کے معرکہ میں شہید ہوئے۔

۱۰۹/۴۱۔ یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ نے (قبولِ اسلام سے پہلے) ایک انصاری شخص کو قتل کر دیا تھا، جسے مجذر کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی

....

کنز العمال، ۱۱/۳۳۸، الرقم/۳۳۶۲۲۔

رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَبَسَّمْتَ أَنْ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي تَبَسَّمْتُ إِذْ كَانَا جَمِيْعًا فِي دَرَجَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الْجَنَّةِ.

قَالَ: فَأَسْلَمَ عِكْرَمَةُ، وَقُتِلَ يَوْمَ وَقْعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالرُّوْمِ بِأَجْنَادِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

٣٣. عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ﷺ

عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزْرَجِيُّ الْأَنْصَارِيُّ ﷺ، أَبُو مُحَمَّدٍ، الشَّاعِرُ، أَحَدُ السَّابِقِيْنَ، شَهِدَ بَدْرًا وَالْعَقَبَةَ وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ بِهَا، وَشَهِدَ الْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، إِلَّا الْفَتْحَ وَمَا بَعْدَهُ، فَإِنَّهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ مُؤْتَةَ فِي جُمَادَى الْأُوْلٰى سَنَةَ ثَمَانٍ، وَهُوَ أَحَدُ الْأُمَرَاءِ فِيْهَا.[١]

٤٢/١١٠. عَنْ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ: لَوْ حَرَكْتَ بِنَا الرِّكَابَ. فَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ قَوْلِي. قَالَ لَهُ عُمَرُ ﷺ: اسْمَعْ

(١) ذكره المزي في تهذيب الكمال، ١٤/٥٠٦، والعسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٣٠٣۔

١١٠: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٩، الرقم/٨٢٥٠، وأيضًا في فضائل الصحابة، ١/٤٤، الرقم/١٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ←

تو آپ ﷺ مسکرا دیے۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اس لیے مسکرائے ہیں کہ آپ کے قبیلے کے ایک شخص نے انصار کے ایک شخص کو قتل کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میں اس لیے مسکرایا ہوں کہ اُن دونوں کو جنت میں ایک ہی مقام پر اکھٹے دیکھ رہا ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ (بعد اَزاں) عکرمہ نے اسلام قبول کر لیا اور روم میں اَجنادین کے مقام پر ایک معرکہ میں شہید ہو گئے (گویا عکرمہ صحابی بن کر شہادت کی موت کے باعث جنت میں گئے اور وہ مقتول انصاری صحابی ﷺ مظلومیت اور بے گناہی کے حال میں شہید کیے جانے کے باعث جنتی بنے)۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۳۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ ﷺ

حضرت عبد اللہ بن رَواحہ بن ثعلبہ خزرجی انصاری ﷺ کی کنیت ابو محمد ہے اور وہ شاعر تھے۔ ان کا شمار ابتداءً اسلام قبول کرنے والوں میں ہوتا ہے۔ وہ بدر اور عقبہ میں بھی شریک ہوئے اور وہ اس کے نقباء میں سے تھے، انہوں نے فتحِ مکہ اور اس کے بعد والے غزوات کے علاوہ دیگر تمام میں شرکت کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ۸ ھ جمادی الاولیٰ میں جنگِ موتہ میں ان کی شہادت واقع ہوگئی تھی اور وہ اس کے اُمراء (کمانڈروں) میں سے ایک تھے۔

۴۲/۱۱۰۔ حضرت عمر ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ ﷺ سے فرمایا: کیا ہی اچھا ہوتا کہ (حدی خوانی یعنی صحرائی نغموں کے ذریعے) تو ہماری سواریوں کی رفتار کو تیز کرتا۔ اُنہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے اب شعر کہنا چھوڑ دیا ہے۔

.... ٣٩٥/٦، الرقم/٣٢٣٢٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥٢٧/٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٨١/١، الرقم/٢٦٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٠٤/٢٨۔

وَأَطِعْ. قَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، ارْحَمْهُ. فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: وَجَبَتْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

٣٤. عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رضي الله عنه

عَبْدُ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ رضي الله عنه، يُقَالُ: اسْتُشْهِدَ بِأُحُدٍ.[١]

١١١/٤٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَمُوْتُ وَفِي قَلْبِهٖ مِنَ الْكِبْرِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ، إِلَّا جَعَلَهُ اللهُ فِي النَّارِ، فَلَمَّا سَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ بَكٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ، لِمَ تَبْكِي؟ قَالَ: مِنْ كَلِمَتِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْشِرْ،

---

(١) ذكره العسقلاني في الإصابة، ٤/٢١٥.

١١١: أخرجه عبد بن حميد في المسند/٢٢٤، الرقم/٦٧٣، وابن عساكر ←

حضرت عمر ﷺ نے (فوری طور پر) اُنہیں کہا: حضور ﷺ کا فرمان سنو اور حکم کی اطاعت کرو۔ (اس پر) انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

اے اللہ! اگر تیری مدد و نصرت ہمارے شاملِ حال نہ ہوتی تو
نہ ہم ہدایت یافتہ ہوتے، نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا
کرتے۔ تُو ہمیں سکینہ سے نواز اور جب دشمنوں سے ہمارا
سامنا ہوتو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

رسول اللہ ﷺ نے (یہ اشعار سن کر) فرمایا: اے اللہ! تُو اسے اپنی رحمت سے بہرہ یاب فرما۔ اِس پر حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: (حضور نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کی بدولت اس پر) جنت واجب ہوگئی۔

اِسے امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۴۔ حضرت عبد اللہ بن قیس الانصاری ﷺ

حضرت عبد اللہ بن قیس انصاری ﷺ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے غزوہ احد کے دن جامِ شہادت نوش کیا۔

۱۱۱/۴۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: روئے زمین پر بسنے والے جس شخص کے دل میں مرتے وقت رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوا، تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دے گا۔ حضرت عبد اللہ بن قیس انصاری ﷺ نے جب یہ فرمان سنا تو رو پڑے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ بن قیس! تم کیوں رو رہے ہو؟ اُنہوں نے عرض

.... في مدح التواضع وذم الكبر/٤٠، الرقم/١٦، وذكره العسقلاني في المطالب العالية، ٤١٤/١٦، الرقم/٤٠٤٣، وأيضًا في الإصابة في تمييز الصحابة، ٢١٥/٤، الرقم/٤٩٠٦۔

فَإِنَّکَ فِي الْجَنَّةِ.

قَالَ: فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، فَغَزَا فِيْهِمْ شَهِيْدًا.

رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

٣٥. اِبْنُ الدَّحْدَاحِ ﷺ

أَبُو الدَّحْدَاحِ، وَيُقَالُ: أَبُو الدَّحْدَاحَةِ، فُـلَانُ ابْنُ الدَّحْدَاحَةِ، مَذْكُوْرٌ فِي الصَّحَابَةِ، أَنَّهُ مِنَ الْأَنْصَارِ حَلِيْفٌ لَهُمْ، قُتِلَ أَبُو الدَّحْدَاحَةِ شَهِيْدًا يَوْمَ أُحُدٍ. (١)

١١٢-١١٣/٤٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ، ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ، فَعَقَلَهُ رَجُلٌ، فَرَكِبَهُ، فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهٖ، وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعٰى خَلْفَهُ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: کَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ. أَوْ قَالَ شُعْبَةُ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(١١٣) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ

---

(١) ذکره ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٦٤٥۔

١١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب الجنازة، باب رکوب المصلي على الجنازة إذا انصرف، ٢/٦٦٥، الرقم/٩٦٥۔

١١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٦، الرقم/١٢٥٠٤۔

کیا: آپ کا یہ فرمان سن کر۔حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو! تم جنتی ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (بعد ازاں) کسی موقع پر کوئی لشکر روانہ فرمایا، تو حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اُسی غزوہ میں شہادت پائی۔

اسے امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

۳۵۔ حضرت ابن دَحداح رضی اللہ عنہ

یہ ابو الدحداح رضی اللہ عنہ ہیں۔ عرب میں ابو الدحداحہ کو فلاں بن الدحداحہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے اور وہ انصار میں سے ان کے حلیف تھے۔ ابو الدحداحہ رضی اللہ عنہ کو غزوہ احد کے موقع پر شہید کیا گیا۔

۱۱۲-۱۱۳/۴۴۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابنِ دحداح رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر آپ ﷺ کے لیے ننگی پشت والا (یعنی بغیر کاٹھی کے) گھوڑا لایا گیا، ایک شخص نے اسے پکڑا اور آپ ﷺ اس پر سوار ہوگئے، وہ گھوڑا دُلکی چال چلنے لگا، ہم آپ ﷺ کے پیچھے بھاگتے ہوئے چل رہے تھے۔ اتنے میں جماعت میں سے ایک شخص نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ابنِ دحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجوروں کے خوشے لٹک رہے ہیں۔ یا شعبہ نے کہا کہ ابو الدحداح کے لیے۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

لِفُلانٍ نَخْلَةً، وَأَنَا أُقِيمُ حَائِطِي بِهَا، فَأْمُرْهُ أَنْ يُعْطِيَنِي، حَتّٰى أُقِيمَ حَائِطِي بِهَا. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَعْطِهَا إِيَّاهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ. فَأَبٰى. فَأَتَاهُ أَبُو الدَّحْدَاحِ، فَقَالَ: بِعْنِي نَخْلَتَكَ بِحَائِطِي. فَفَعَلَ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدِ ابْتَعْتُ النَّخْلَةَ بِحَائِطِي. قَالَ: فَاجْعَلْهَا لَهُ، فَقَدْ أَعْطَيْتُكَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمْ مِنْ عَذْقٍ رَاحَ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَهَا مِرَارًا. قَالَ فَأَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ: يَا أُمَّ الدَّحْدَاحِ اخْرُجِي مِنْ الْحَائِطِ. فَإِنِّي قَدْ بِعْتُهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَتْ: رَبِحَ الْبَيْعُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٣٦. أُصَيْرِمُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ رضي الله عنه

عَمْرُو بْنُ ثَابِتِ بْنِ وَقْشٍ الْأَنْصَارِيُّ رضي الله عنه، اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَكَانَ ابْنَ أُخْتِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أُمُّهُ لَيْلٰى بِنْتِ الْيَمَانِ.[١]

---

(١) ذكره ابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٦٧۔

فلاں شخص کا کھجور کا درخت ہے۔ میں اس کے ساتھ اپنی حویلی بنانا چاہتا ہوں، آپ اسے حکم دیں کہ وہ کھجور کا درخت مجھے عطیہ کر دے تا کہ میں اس کے ساتھ اپنی حویلی بنا سکوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کھجور کے مالک سے فرمایا: یہ کھجور کا درخت اس شخص کو جنت میں کھجور کے درخت کے بدلے عطیہ کر دو، اس نے انکار کر دیا۔ ابو دحداح (رضی اللہ عنہ) اس شخص کے پاس آئے اور کہا: مجھے یہ درخت میری حویلی کے بدلے میں بیچ دو۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ ابو دَحداح، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے وہ درخت اپنی حویلی کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس (سائل) کو دے دو اور میں نے جنت کا درخت تمہیں عطا کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابو دحداح کے جنت میں کتنے کھجور کے پھل دار درخت لہلہا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی بار ارشاد فرمایا۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ، اپنی اہلیہ کے پاس گئے اور کہا: اے اُمّ دحداح! اس حویلی سے باہر آ جاؤ کیوں کہ میں نے اسے جنت میں کھجور کے درخت کے عوض بیچ دیا ہے۔ ان کی اہلیہ نے کہا: یہ نفع بخش سودا ہے۔ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے تھے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳۶۔ حضرت اُصیرم بنی عبد الاشہل رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن ثابت بن وقش انصاری رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دن شہید ہوئے۔ وہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بھانجے تھے، ان کی والدہ لیلیٰ بنتِ یمان تھیں۔

١١٤/٤٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: حَدِّثُوْنِي عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَمْ يُصَلِّ قَطُّ، فَإِذَا لَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ، سَأَلُوْهُ: مَنْ هُوَ؟ فَيَقُوْلُ: أُصَيْرِمُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَمْرُو بْنُ ثَابِتِ بْنِ وَقْشٍ، قَالَ الْحُصَيْنُ: فَقُلْتُ لِمَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ: كَيْفَ كَانَ شَأْنُ الْأُصَيْرِمِ؟ قَالَ: كَانَ يَأْبَى الْإِسْلَامَ عَلٰى قَوْمِهٖ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى أُحُدٍ، بَدَا لَهُ الْإِسْلَامُ، فَأَسْلَمَ، فَأَخَذَ سَيْفَهُ، فَغَدَا حَتّٰى أَتَى الْقَوْمَ، فَدَخَلَ فِي عُرْضِ النَّاسِ، فَقَاتَلَ حَتّٰى أَثْبَتَتْهُ الْجِرَاحَةُ.

قَالَ: فَبَيْنَمَا رِجَالُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَلْتَمِسُوْنَ قَتْـلَاهُمْ فِي الْمَعْرَكَةِ إِذَا هُمْ بِهٖ، فَقَالُوْا: وَاللهِ، إِنَّ هٰذَا لَـلْأُصَيْرِمُ، وَمَا جَاءَ؟ لَقَدْ تَرَكْنَاهُ وَإِنَّهُ لَمُنْكِرٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثَ، فَسَأَلُوْهُ مَا جَاءَ بِهٖ؟ قَالُوْا: مَا جَاءَ بِكَ يَا عَمْرُو، أَحَرْبًا عَلٰى قَوْمِكَ، أَوْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: بَلْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، آمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَأَسْلَمْتُ، ثُمَّ أَخَذْتُ سَيْفِي، فَغَدَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَاتَلْتُ حَتّٰى أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي. قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَاتَ فِي أَيْدِيهِمْ، فَذَكَرُوْهُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

١١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٨، الرقم/٢٣٦٨٤، وذكره العسقلاني في الإصابة، ٤/٦٠٨، الرقم/٥٧٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣٦٢، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/٣٩۔

۱۱۴/۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ وہ (لوگوں سے) پوچھا کرتے تھے: تم مجھے اس شخص کے بارے میں بتاؤ جو ایک نماز بھی پڑھے بغیر جنت میں داخل ہو گیا ہو، جب لوگ ایسے شخص کو معلوم نہ کر پاتے تو وہ ان ہی سے پوچھتے: وہ کون ہے؟ وہ فرماتے: وہ بنی عبد الاشہل کا اُصیرم، عمرو بن ثابت بن وقش ہے۔ حُصَین (راویِ حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے محمود بن لبید (دوسرے راوی) سے پوچھا: اُصیرم کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا تھا؟ اُنہوں نے کہا: وہ اپنی قوم کو اسلام سے منع کیا کرتا تھا، جب غزوہ اُحد کا دن آیا اور رسول اللہ ﷺ اُحد کی طرف تشریف لے گئے تو اس پر اسلام کی حقیقت عیاں ہو گئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا، وہ اپنی تلوار تھام کر روانہ ہوا حتی کہ اپنی قوم کے پاس آیا اور لڑائی کے لیے دشمنوں کے درمیان گھس گیا، وہ بڑی جرأت کے ساتھ لڑا یہاں تک کہ اُسے کئی زخم آ گئے۔

راوی کہتے ہیں کہ بنو عبد الاشہل کے لوگ معرکہ میں شہید ہونے والے اپنے شہداء کو تلاش کر رہے تھے کہ اُنہوں نے اُصیرم کو پا لیا۔ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو اُصیرم ہے، مگر یہ یہاں کیوں آیا؟ حالانکہ ہم تو اسے پیچھے چھوڑ آئے تھے اور یہ پیغامِ رسالت کو جھٹلانے والا ہے، سو انہوں نے اس سے پوچھا کہ اسے یہاں کیا چیز لائی ہے؟ انہوں نے پوچھا: اے عمرو! تجھے یہاں کیا چیز لائی ہے، کیا تو اپنی قوم کے خلاف جنگ کے باعث یہاں آیا ہے یا اسلام کی طرف راغب ہو کر آیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: نہیں، بلکہ میں اسلام کی طرف راغب ہو کر آیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان لے آیا ہوں، اور میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ پھر میں نے اپنی تلوار تھامی اور دن بھر رسول اللہ ﷺ کی معیت میں قتال کیا حتی کہ مجھے یہ زخم آئے جو بھی آئے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ زیادہ دیر زندہ نہ رہے اور ان کے سامنے ہی شہید ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلا شک و شبہ وہ شخص جنتی ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٣٧. وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ ﷺ

وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ الْقُرَشِيُّ الْأَسَدِيُّ بْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. ذَكَرَهُ الطَّبَرِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَابْنُ قَانِعٍ وَابْنُ السَّكَنِ وَغَيْرُهُمْ فِي الصَّحَابَةِ. لٰكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْعُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَيَكُوْنُ مِثْلَ بُحَيْرَا، وَفِي اثْبَاتِ الصُّحْبَةِ لَهُ نَظَرٌ.(١)

١١٥/ ٤٦. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا وَرَقَةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَهُ جَنَّةً أَوْ جَنَّتَيْنِ.

قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

١١٦/ ٤٧. عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا بَرَزَ سَمِعَ مَنْ يُنَادِيْهِ يَا مُحَمَّدُ ...... أَتٰى وَرَقَةَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: أَبْشِرْ، ثُمَّ أَبْشِرْ، ثُمَّ أَبْشِرْ، فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ الرَّسُوْلُ الَّذِي بَشَّرَ بِهٖ عِيْسٰى بِرَسُوْلٍ: ﴿يَأْتِي مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ [الصف، ٦١/ ٦]. وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ أَحْمَدُ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ، وَلَيُوْشِكُ أَنْ تُؤْمَرُ بِالْقِتَالِ وَلَئِنْ أُمِرْتَ بِالْقِتَالِ وَأَنَا حَيٌّ لَأُقَاتِلَنَّ مَعَكَ، فَمَاتَ وَرَقَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ الْقِسَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ خُضْرٌ.

(١) ذكره العسقلاني في الإصابة، ٦/ ٦٠٧۔

١١٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين، ذكر أخبار سيد المرسلين وخاتم النبيين ﷺ، ٢/ ٦٦٦، الرقم/ ٤٢١١۔

١١٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٣٢٩، الرقم/ ٣٦٥٥٥۔

۳۷۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی القرشی الاسدی حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے۔ امام طبری، بغوی، ابن قانع، ابن السکن اور دیگر ائمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن وہ رسول اللہ ﷺ کے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے سے قبل ہی وصال فرما گئے تھے سو وہ بحیرا راہب کی طرح ہو گئے۔ اسی لئے ان کی صحابیت محلِ نظر ہے۔

۱۱۵/۴۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ورقہ کو برا مت کہو، کیونکہ میں نے اس کے لیے ایک جنت یا (فرمایا:) دو جنتیں دیکھی ہیں۔

امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

۱۱۶/۴۷۔ حضرت ابو میسرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اعلانِ نبوت سے قبل) جب (عبادت کے لیے) باہر تشریف لے جاتے تو ایک (غیبی) ندا دینے والے کی آواز سنتے، وہ کہتا: یا محمد! ...... (آگے طویل مضمون ہے) پھر آپ ﷺ ورقہ بن نوفل کے پاس تشریف لائے اور انہیں سارا ماجرا سنایا، ورقہ نے کہا: آپ کو خوش خبری ہو، خوش خبری ہو، خوش خبری ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی: ﴿يَّأْتِيْ مِنْ ۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ 'جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں اُن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے'۔ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اَحمد ہیں، بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی محمد ہیں اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کے (آخری) رسول ہیں۔ قریب ہے کہ آپ کو جہاد کا حکم دیا جائے، اگر آپ کو جہاد کا حکم دیا گیا اور میں زندہ ہوا تو میں بہر صورت آپ کی معیت میں جہاد کروں گا۔ پھر ورقہ فوت ہو گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اُس راہب کو جنت میں دیکھا ہے، اُس نے سبز لباس پہنا ہوا تھا۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١١٧/٤٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، فَقَالَ: أَبْصَرْتُهُ فِي بُطْنَانِ الْجَنَّةِ، عَلَيْهِ سُنْدُسٌ أَوْ عَلَيْهِ حُلَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ.

٣٨. زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ﷺ

زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ الْعَدَوِيُّ، وَالِدُ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ أَحَدُ الْعَشَرَةِ وَابْنُ عَمِّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. كَانَ يَطْلُبُ دِيْنَ إِبْرَاهِيْمَ ﷺ وَيَسْأَلُ عَنِ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ. ذَكَرَهُ الْبَغَوِيُّ وَابْنُ مَنْده وَغَيْرُهُمَا فِي الصَّحَابَةِ، وَفِيْهِ نَظَرٌ، لِأَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ الْبَعْثَةِ بِخَمْسِ سِنِيْنَ. [١]

١١٨/٤٩. عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُوْلُ: أَنَا أَنْتَظِرُ نَبِيًّا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَلَا أَرَانِي أُدْرِكُهُ، وَأَنَا أُوْمِنُ بِهِ وَأُصَدِّقُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ فَرَأَيْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَسَأُخْبِرُكَ مَا نَعْتُهُ حَتّٰى لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ، قُلْتُ:

١١٧: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/٤١، الرقم/٢٠٤٧، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٦/٣٥٢، الرقم/٤٠٢٣۔

(١) ذكره ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩/٤٩٣، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٦١٣۔

١١٨: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٦١-١٦٢، وأيضًا في، ٣/٣٧٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٥٢٩، وابن عساكر ←

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۷/ ۴۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کے متعلق سوال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے جنت کے اندرونی حصوں میں دیکھا ہے اور اس پر ریشمی کپڑا تھا۔ (یہ الفاظ ابو یعلی کے ہیں۔) امام البزار کے الفاظ ہیں: اس پر سندس ریشمی لباس تھا۔

۳۸۔ حضرت زید بن عمرو رضی اللہ عنہ

زید بن عمرو بن نفیل القرشی العدوی عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے والد اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ دینِ ابراہیمی کے متلاشی رہے اور اس کے متعلق یہودی علماء اور راہبوں سے پوچھا کرتے تھے۔ امام بغوی، ابن مندہ اور دیگر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن یہ (صحابیت) محلِ نظر ہے کیونکہ وہ بعثتِ نبوی سے پانچ سال قبل وفات پا گئے تھے۔

۱۱۸/ ۴۹۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو بیان کرتے ہوئے سنا: میں اس نبی کا انتظار کر رہا ہوں جو اولادِ اسماعیل اور پھر حضرت عبد المطلب کے خانوادہ میں سے ہو گا، میرا نہیں خیال کہ میں اُنہیں پا سکوں، اُن پر ایمان لاؤں، اُن کی تصدیق کروں اور اُن کے نبی ہونے کی گواہی دوں، اگر تمہاری عمر لمبی ہو اور تم اس نبی کو دیکھ سکو تو اُنہیں میرا سلام عرض کرنا، اب میں تمہیں اس نبی کا حلیہ بیان کرتا ہوں تا کہ وہ تم پر مخفی نہ رہے۔ میں نے کہا: بتایئے۔ انہوں نے کہا: وہ نہ تو دراز قد ہوں گے اور نہ ہی کوتاہ قد (بلکہ

.... في تاريخ مدينة دمشق، ۵۰۴/۱۹، والفاكهي في أخبار مكة، ۸۵/۴-۸۶، الرقم/۲۴۱۹، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ۱۴۳/۷، وأيضًا في الإصابة، ۶۱۵/۲، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲۴۰/۲، ۶۴/۶۔

هَلُمَّ، قَالَ: هُوَ رَجُلٌ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، وَلَا بِكَثِيْرِ الشَّعْرِ وَلَا بِقَلِيْلِهِ، وَلَيْسَتْ تُفَارِقُ عَيْنَيْهِ حُمْرَةٌ، وَخَاتَمُ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَاسْمُهُ أَحْمَدُ، وَهٰذَا الْبَلَدُ مَوْلِدُهُ وَمَبْعَثُهُ، ثُمَّ يُخْرِجُهُ قَوْمُهُ مِنْهُ وَيَكْرَهُوْنَ مَا جَاءَ بِهِ، حَتّٰى يُهَاجِرَ إِلٰى يَثْرَبَ، فَيَظْهَرُ أَمْرُهُ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُخْدَعَ عَنْهُ، فَإِنِّي طُفْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا أَطْلُبُ دِيْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَكُلُّ مَنْ أَسْأَلُ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ، يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا الدِّيْنُ وَرَائَكَ، وَيَنْعَتُوْنَهُ مِثْلَ مَا نَعَتُّهُ لَكَ، وَيَقُوْلُوْنَ لَمْ يَبْقَ نَبِيٌّ غَيْرُهُ، قَالَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ: فَلَمَّا أَسْلَمْتُ أَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو وَأَقْرَأْتُهُ مِنْهُ السَّلَامَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَرَحِمَ عَلَيْهِ. وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُهُ فِي الْجَنَّةِ يَسْحَبُ ذُيُوْلًا.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالطَّبَرِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٣٩. فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ ﵂

فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ الْهَاشِمِيَّةُ، أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هِيَ حَمَاةُ فَاطِمَةَ، أَسْلَمَتْ وَكَانَتْ صَالِحَةً، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزُوْرُهَا، وَيَقِيْلُ فِي بَيْتِهَا. وَلَمَّا مَاتَتْ نَزَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَمِيْصَهُ، فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ.(١)

---

(١) ذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ٢/٥٤، والذهبي في سير أعلام ——

میانہ قد ہوں گے)، نہ (جسم پر) زیادہ بالوں والے ہوں گے اور نہ ہی کم بالوں والے، چشمانِ مقدس میں ہمیشہ سرخی رہے گی، ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہو گی، اُن کا اسم گرامی احمد ہے، یہ شہر (مکہ) اُن کی جائے ولادت اور جائے بعثت ہے، پھر ان کی قوم اُنہیں وہاں سے نکال دے گی اور وہ لوگ اس دین کو ناپسند کریں گے جو وہ نبی لے کر آئیں گے، یہاں تک کہ وہ یثرب (مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت فرمائیں گے، پھر وہاں ان کا دین خوب ظاہر ہوگا (اور پھلے پھولے گا)۔ خبردار! تم اُن کے بارے میں کسی کے دھوکہ میں آنے سے بچنا۔ بے شک میں نے دینِ ابراہیم علیہ السلام کی تلاش میں شہروں کے چکر کاٹے ہیں، یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں میں سے جس کسی سے بھی میں پوچھتا تھا تو وہ یہی کہتے تھے یہ (نیا) دین تمہارے پیچھے (آ رہا) ہے اور وہ اس نبی آخر الزماں ﷺ کا اسی طرح حلیہ بیان کرتے تھے جس طرح میں نے تجھے بیان کیا ہے اور وہ کہتے تھے: اس کے علاوہ اور کوئی نبی نہیں بچا۔ حضرت عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت زید بن عمرو کا قول سنایا اور ان کا سلام بھی آپ کی بارگاہ میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اُن کے سلام کا جواب دیا اور اُن کے لیے رحمت کی دعا بھی فرمائی اور فرمایا: میں نے اُسے جنت میں دیکھا ہے، وہ اپنے تہہ بند کا پلو گھسیٹ کر چل رہا تھا۔

اِسے امام ابن سعد، طبری، فاکہی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۹۔ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہاشمیہ رضی اللہ عنہا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ساس تھیں۔ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ وہ نیک خاتون تھیں اور ان کا شمار اوّلین مہاجرات میں ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے کے لیے تشریف لے جاتے اور ان کے گھر میں قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ جب وہ فوت ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا قمیص اتار کر انہیں پہنا دیا۔

.... النبلاء، ۲/۱۱۸۔

۱۱۹ / ۵۰. عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقُوْلُ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ، كَفَّنَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي قَمِيْصِهٖ وَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا سَبْعِيْنَ تَكْبِيْرَةً، وَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَجَعَلَ يُؤْمِي فِي نَوَاحِي الْقَبْرِ، كَأَنَّهٗ يُوَسِّعُهٗ وَيُسَوِّي عَلَيْهَا، وَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، وَحَثَا فِي قَبْرِهَا، فَلَمَّا ذَهَبَ، قَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ عَلٰى هٰذِهِ الْمَرْأَةِ شَيْئًا، لَمْ تَفْعَلْهُ عَلٰى أَحَدٍ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، إِنَّ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ كَانَتْ أُمِّي الَّتِي وَلَدَتْنِي، إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَصْنَعُ الصَّنِيْعَ، وَتَكُوْنُ لَهُ الْمَأْدُبَةُ، وَكَانَ يَجْمَعُنَا عَلٰى طَعَامِهٖ، فَكَانَتْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ تُفَضِّلُ مِنْهُ كُلِّهٖ نَصِيْبًا، فَأَعُوْدُ فِيْهِ، وَإِنَّ جِبْرِيْلَ ﷺ أَخْبَرَنِي عَنْ رَبِّي، أَنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ، أَنَّ اللهَ أَمَرَ سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

۱۲۰ / ۵۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَلْبَسَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَمِيْصَهٗ، وَاضْطَجَعَ مَعَهَا فِي قَبْرِهَا. فَقَالُوْا: مَا رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ مَا صَنَعْتَ بِهٰذِهٖ؟ فَقَالَ: إِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ أَبَرَّ بِي مِنْهَا، إِنَّمَا أَلْبَسْتُهَا قَمِيْصِي لِتُكْسٰى مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، وَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا لِيُهَوَّنَ عَلَيْهَا.

۱۱۹: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۱۱٦، الرقم/٤٥٧٤، وذكره الهندي في كنز العمال، ۱۳/۲۷۳، الرقم/۳۷٦۱۰۔

۱۲۰: أخرجه ابن عبد البر في الإستيعاب، ٤/۱۸۹۱، ٤۰٥۲، وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۱۱۸، الرقم/۱۷۔

۱۱۹/۵۰۔ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (میری والدہ) فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قمیص مبارک سے انہیں کفن دیا اور ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر ستر تکبیریں کہیں، ان کی قبر میں اُترے اور قبر کے اَطراف میں یوں اشارہ کرنے لگے گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے وسیع اور برابر کر رہے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی قبر سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ اَقدس اشک بار تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی قبر پر مٹی ڈالی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (وہاں سے) تشریف لے گئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو اس خاتون کے ساتھ وہ برتاؤ کرتے دیکھا ہے جو آپ نے کبھی کسی کے ساتھ نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! یہ خاتون (میری پرورش کرنے کی وجہ سے) میری (اُس) ماں (کی طرح) تھی جس سے میری ولادت ہوئی۔ ابو طالب کام کاج کرتے جس سے ان کے کھانے کا بندوبست ہوتا اور وہ ہمیں اپنے کھانے میں شریک کرتے۔ یہ خاتون اس سارے کھانے میں سے کچھ حصہ بچا لیتی جسے میں (بعد میں) پھر کھا لیتا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے میرے رب تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے یہ خاتون جنتی ہے اور جبرائیل علیہ السلام ہی نے مجھے یہ خبر بھی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کو ان کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۰/۵۱۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ (بنت اسد) کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنا قمیص پہنایا اور ان (کی میت) کے ساتھ قبر میں لیٹ گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم نے آپ کو کبھی (کسی کے ساتھ) ایسا (انوکھا حسنِ سلوک) کرتے نہیں دیکھا جیسا آپ نے ان کے ساتھ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میرے چچا) ابو طالب کے بعد میرے ساتھ ان سے زیادہ حسنِ سلوک کرنے والا کوئی نہ تھا۔ میں نے انہیں اپنا قمیص اس لیے پہنایا ہے تاکہ انہیں جنتی پوشاک پہنائی جائے اور ان کی میت کے ساتھ اس لیے لیٹا ہوں تاکہ ان پر (قبر میں) آسانی کی جائے۔

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٤٠. أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ ﷺ

أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ أَسْلَمَتْ بِمَكَّةَ قَدِيْمًا، وَبَايَعَتْ، وَشَقَّتْ نِطَاقَهَا لَيْلَةَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْغَارِ، فَجَعَلَتْ وَاحِدًا لِسُفْرَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْآخَرَ عِصَامًا لِقِرْبَتِهِ، فَسُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ. وَهَاجَرَتْ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَهِيَ حَامِلٌ بِابْنِهَا عَبْدِ اللهِ، وَمَاتَتْ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَتْلِ إِبْنِهَا عَبْدِ اللهِ بْنِ زُبَيْرٍ بِلِيَالٍ وَذٰلِكَ فِي جُمَادَى الْأُوْلٰى سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ.(١)

١٢١/٥٢. عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَجَهَّزَ مُهَاجِرًا وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ لَمْ يَكُنْ أَشْعَرَ بِهِمَا سِبَاقٌ، فَشَقَّتْ لَهَا أَسْمَاءُ نِطَاقَهَا، فَشَنَقَتْهَا بِهِ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **قَدْ بَدَّلَكَ اللهُ بِنِطَاقِكَ هٰذَا نِطَاقَيْنِ فِي الْجَنَّةِ.**

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ.

٤١. أُمُّ أَيْمَنَ ﷺ

أُمُّ أَيْمَنَ ﷺ حَاضِنَةُ النَّبِيِّ ﷺ، اسْمُهَا بَرَكَةٌ، غَلَبَتْ عَلَيْهَا كُنْيَتُهَا، كُنِّيَتْ بِابْنِهَا أَيْمَنَ بْنِ عُبَيْدٍ، هَاجَرَتِ الْهِجْرَتَيْنِ إِلٰى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَإِلَى

(١) ذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ٢/٥٨-٥٩، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/٤٢٦۔

١٢١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٠/٢٣٩، وأيضًا في، ـــــ

اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۴۰۔ حضرت اَسماء بنت ابی بکر - دو کمر بند والی رضی اللہ عنہا

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا شروع ہی سے مکہ میں اسلام لے آئی تھیں اور انہوں نے بیعت کر لی تھی۔ ہجرتِ مدینہ کی رات جب رسول اللہ ﷺ غارِ ثور کی طرف تشریف لے گئے تھے انہوں نے اپنا کمر بند پھاڑ کر ایک ٹکڑے سے رسول اللہ ﷺ کا زادِ سفر باندھ دیا اور دوسرے سے مشکیزہ کا منہ باندھ دیا سو اس وجہ سے اُنہیں **ذات النطاقین** کا لقب ملا۔ انہوں نے جب مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی تو وہ اپنے بیٹے عبد اللہ کے ساتھ حمل سے تھیں۔ حضرت اسماء نے اپنے بیٹے عبد اللہ بن زبیر کی شہادت سے چند راتوں بعد جمادی الاولیٰ ۷۳ھ میں مکہ میں وصال فرمایا۔

۵۲/۱۲۱۔ زبیر بن بکار طویل روایت میں بیان کرتے ہیں: ان (حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا) کا نام ذات النطاقین اس لیے رکھا گیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت کی تیاری کی تو اس وقت (توشہ دان کو) باندھنے کے لیے کوئی چیز نہ ملی۔ حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو پھاڑا اور اس سے (توشہ دان کو) باندھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس کمر بند کے بدلے تمہیں جنت میں دو کمر بند عطا فرما دیئے ہیں۔

اسے امام ابن عساکر اور ابن عبد البر نے روایت کیا اور حافظ عسقلانی نے بھی بیان کیا ہے۔

۴۱۔ حضرت اُم اَیمن رضی اللہ عنہا

حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی دایہ تھیں، ان کا نام برکہ ہے۔ ان کے نام پر کنیت نے غلبہ حاصل کر لیا اور ان کی یہ کنیت ان کے بیٹے ایمن بن عبید کی وجہ سے تھی۔ انہیں حبشہ اور مدینہ طیبہ دونوں کی طرف ہجرت کا شرف حاصل ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی

.... ٩/٦، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/١، وذكره العسقلاني في الإصابة، ٤٨٧/٧۔

الْمَدِيْنَةِ جَمِيْعًا، وَكَانَتْ لِأُمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أُمُّ أَيْمَنَ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي. مَاتَتْ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ.(١)

١٢٢/٥٣. عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَلْطِفُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَتَزَوَّجْ أُمَّ أَيْمَنَ، فَتَزَوَّجَهَا زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَوَلَدَتْ لَهُ أُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٤٢. أُمُّ حَرَامٍ رضي الله عنها

أُمُّ حَرَامِ بِنْتُ مِلْحَانَ وَاسْمُهُ مَالِكُ بْنُ خَالِدٍ الْأَنْصَارِيَّةُ رضي الله عنها، خَالَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه وَزَوْجَةُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، يُقَالُ: اسْمُهَا الْغُمَيْصَاءُ، وَيُقَالُ: الرُّمَيْصَاءُ. أَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِ الْبَحْرِ فِى زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فِى خِلَافَةِ عُثْمَانَ، وَمَاتَتْ فِي غَزَاتِهَا وَقَصَتْهَا بَغْلَتُهَا. وَقُبِرَتْ بِقُبْرُسَ.(٢)

---

(١) ذكره المزي في تهذيب الكمال، ٣٢٩/٣٥، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٤٨٦/١٢۔

١٢٢: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢٢٤/٨، و ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٠٣/٤، وذكره العسقلاني في الإصابة، ١٧١/٨، والذهبي فيسير أعلام النبلاء، ٢٢٤/٢، والهندي في كنز العمال، ٦٦/١٢۔

(٢) ذكره العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٤٨٩/١٢۔

(رضاعی) والدہ تھیں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: میری ماں کے بعد اُمّ ایمن میری ماں ہیں۔ حضرت عثمان ﷺ کے دورِ خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

۵۳/۱۲۲۔ سفیان بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ ایمن ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتی تھیں اور آپ ﷺ کا خیال رکھتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی خاتون سے شادی کرنا چاہے، وہ اُمّ ایمن سے شادی کر لے۔ چنانچہ زید بن حارثہ ﷺ نے ان سے شادی کی، پھر ان سے ان کے بیٹے اُسامہ بن زید ﷺ پیدا ہوئے۔

اسے امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۴۲۔ حضرت اُم حرام ﷺ

حضرت اُمّ حرام بنتِ ملحان ﷺ، ملحان کا نام مالک بن خالد تھا۔ یہ انصاری خاتون حضرت انس بن مالک ﷺ کی خالہ اور حضرت عبادہ بن صامت ﷺ کی زوجہ تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام غمیصاء یا رُمیصاء تھا۔ وہ حضرت عثمان ﷺ کے دورِ خلافت میں حضرت معاویہ ﷺ کی قیادت میں اپنے شوہر حضرت عبادہ ﷺ کے ساتھ ایک سمندری جہاد میں گئی تو اسی جہاد میں ان کا وقتِ وصال آ گیا، انہیں ان کے خچر نے سواری سے گرا دیا تھا۔ قبرص میں ان کی تدفین ہوئی۔

١٢٣/ ٥٤. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ، وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ. قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ، قَدْ أَوْجَبُوْا. قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيْهِمْ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ. فَقُلْتُ: أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

قَالَ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ فِي شَرْحِ قَوْلِهِ ﷺ: ﴿أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ﴾: أَرَادَ بِهِ جَيْشَ مُعَاوِيَةَ. وَقَالَ الْمُهَلَّبُ: مُعَاوِيَةُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ. وَقَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ: قَالَ

١٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل في قتال الروم، ٣/١٠٦٩، الرقم/٢٧٦٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٩٩، الرقم/٨٦٦٨، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦٦٢، الرقم/٢٨٤، وأيضا في في الآحاد والمثاني، ٦/٩٨، الرقم/٣٣١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٣٣، الرقم/٣٢٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٧/٤٨، الرقم/٦٨١٢، وأيضًا في مسند الشامين، ١/٢٥٧، الرقم/٤٤٤-٤٤٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٦٢، وأيضًا في، ٥/١٥٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم/٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٠/٩٣-

۱۲۳/۵۴۔ عمیر بن اسود عنسی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے پاس گئے جبکہ وہ ساحلِ حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے، ان کے ساتھ (ان کی اہلیہ) حضرت اُمّ حرام ؓ بھی تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ حرام ؓ نے ہمیں بیان کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت اُمّ حرام ؓ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں تم ان میں شامل ہو۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

اِسے امام بخاری، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

علامہ بدر الدین العینی حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان -'میری اُمت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا' - کی شرح میں لکھتے ہیں: اس سے آپ ﷺ کی مراد حضرت معاویہ ؓ کا لشکر ہے۔ مہلب نے کہا ہے: حضرت معاویہ ؓ وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے بحری جنگ کی۔

بَعْضُهُمْ: كَانَ ذٰلِكَ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ، وَهِيَ غَزْوَةُ قُبْرُصَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ. وَقَالَ الْوَاقِدِيُّ: كَانَ ذٰلِكَ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِيْنَ. وَقَالَ أَبُو مَعْشَرٍ: غَزَاهَا فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ مَعَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: أَنَّهَا غَزَتْ مَعَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَوَقَصَتْهَا بَغْلَةٌ لَهَا شَهْبَاءُ، فَوَقَعَتْ فَمَاتَتْ. وَقَالَ هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ: رَأَيْتُ قَبْرَهَا وَوَقَفْتُ عَلَيْهِ بِالسَّاحِلِ بِفَاقِيْسَ.[١]

٤٣. الرُّمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ ﷺ

الرُّمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيَّةُ ﷺ، امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ ﷺ وَالِدَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أُخْتُ أُمِّ حَرَامٍ. وَاسْمُهَا سَهْلَةُ، وَيُقَالُ: أُنَيْفَةُ، وَيُقَالُ غَيْرَ ذٰلِكَ. شَهِدَتْ حُنَيْنًا وَأُحُدًا، مِنْ أَفَاضِلِ النِّسَاءِ.[٢]

١٢٤/٥٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ.

---

(١) بدر الدين العيني في عمدة القاري، ١٤/١٩٨.

(٢) ذكره الكلاباذي في رجال صحيح البخاري، ٢/٨٤٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٠٤.

١٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب ←

ابن جریر نے کہا ہے: **بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بحری جنگ ۲۷ ہجری میں ہوئی۔ یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں غزوۂ قبرص کی بات ہے۔ امام واقدی نے کہا ہے: یہ ۲۸ ہجری کی بات ہے۔ ابو معشر نے کہا ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ جنگ ۳۳ ہجری میں لڑی اور حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا اُن کے ساتھ جنگ میں شریک تھیں۔ ابن الجوزی نے کہا ہے: حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس غزوہ میں حصہ لیا اور اُن کے شہباء نامی خچر نے اُنہیں گرا کر اُن کی گردن توڑ دی اور آپ رضی اللہ عنہا شہید ہوگئیں۔ ہشام بن عمار کہتے ہیں: فاقیس کے مقام پر ساحلِ سمندر کے نزدیک میں نے اُن کی قبر کی زیارت کی اور کچھ دیر وہاں قیام کیا۔**

۴۳۔ حضرت رُمیصا بنت ملحان رضی اللہ عنہا

حضرت رُمیصاء بنتِ ملحان اُمّ سلیم انصاری صحابیہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوطلحہ کی زوجہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ اور حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا نام سہلہ تھا اور کہا جاتا ہے کہ اُنیقہ تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی اور نام تھا۔ انہوں نے غزوۂ حنین اور اُحد میں شرکت کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپ کا شمار اکابر خواتینِ (اِسلام) میں ہوتا ہے۔

۱۲۴/۵۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (شبِ معراج) میں نے خود کو جنت میں داخل ہوتے دیکھا تو میں نے وہاں ابوطلحہ کی بیوی رُمیصاء کو دیکھا۔

.... مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ۳/۱۳۴٦، الرقم/۳٤٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳٧۲، الرقم/۱٥٠٤٤، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/۱٠۳، الرقم/۸۳۸٥، وأبو يعلى في المسند، ٤/٥۱، الرقم/۲٠٦۳۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٥٦/١٢٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ، أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٤٤. أُمُّ زُفَرَ ﷺ

٥٧/١٢٦. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: أَلَا أُرِيْكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي. قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ. فَقَالَتْ: أَصْبِرُ. فَقَالَتْ:

١٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب من فضائل أم سليم، أم أنس بن مالك، وبلال ﷺ، ١٩٠٨/٤، الرقم/٢٤٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٩/٣، ١٢٥، الرقم/١١٩٧٣، ١٢٢٧٨، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٨٤٨/٢، الرقم/١٥٦٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦١/١٦، الرقم/٧١٩٠، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ١٠٣/٥، الرقم/٨٣٨٤-٨٣٨٥، وأبو يعلى في المسند، ٢٢٣/٦، الرقم/٣٥٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٣١٧/١٣٠/٢٥، وأبو يعلى في المسند، ٤٤٠/٦، الرقم/٣٨٢٢، وعبد بن حميد في المسند/٣٩٩، الرقم/١٣٤٦۔

١٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب فضل من يصرع ←

اِسے امام بخاری، احمد، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۵۶/۱۲۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ اہلِ جنت نے عرض کیا: یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ غمیصاء بنتِ ملحان رضی اللہ عنہا (اُم سلیم) ہیں۔

اِسے امام مسلم، احمد، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۴۴۔ حضرت اُمِّ زُفر رضی اللہ عنہا

۵۷/۱۲۶۔ حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں کوئی جنتی خاتون نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: یہ سیاہ فام عورت حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی تھی اور عرض کیا تھا: (یا رسول اللہ!) مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے پردہ ہوجاتی ہوں۔ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو صبر کر لے، (اس کے بدلے) تجھ سے جنت کا وعدہ کرتا ہوں اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں، وہ تجھے شفا عطا فرما دے۔ اس عورت نے کہا: میں صبر کرتی ہوں۔ پھر اس نے کہا: میں (اس حالت میں) بے پردہ ہوجاتی

.... من الريح، ٥/٢١٤٠، الرقم/٥٣٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها، ٤/١٩٩٤، الرقم/٢٥٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٤٦، الرقم/٣٢٤٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥٣، الرقم/٧٤٩٠، والبخاري في الأدب المفرد/١٧٨، الرقم/٥٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٥٧، الرقم/١١٣٥٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٩٣، الرقم/٩٩٦٦.

إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي أَنْ لا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ رَآى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةً طَوِيْلَةً سَوْدَاءَ عَلٰى سِتْرِ الْكَعْبَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٥. الْأَسْوَدُ الرَّاعِي

وَكَانَ لِيَهُوْدٍ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ اسْمُهُ يَسَارٌ، فِي مِلْكِ عَامِرٍ الْيَهُوْدِيِّ، يَرْعٰى لَهُ غَنَمًا، فَأَقْبَلَ بِالْغَنَمِ حَتّٰى أَسْلَمَ، وَرَدَّ الْغَنَمَ لِصَاحِبِهَا، وَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا.[١]

١٢٧–١٢٨/٥٨. عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: خَرَجَ عَبْدٌ أَسْوَدُ لِبَعْضِ أَهْلِ خَيْبَرَ – يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ – فِي غَنَمٍ لَهُ، حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ: مَنْ هَذَا الرَّجُلُ؟ قَالُوْا: رَسُوْلُ اللهِ الَّذِي مِنْ عِنْدِ اللهِ، قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: أَدْنُوْنِي مِنْهُ. قَالَ: فَذَهَبُوْا بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالشَّهَادَةِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ غَنَمَهُ، فَرَمَى فِي

---

(١) ذكره المقريزي في إمتاع الأسماع بما للنبي ﷺ من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع، ١/٣٠٨.

١٢٧: أخرجه ابن قدامة المقدسي في إثبات صفة العلو/٧٧–٧٨.

ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ (بیماری کی اس کیفیت میں) میرا پردہ قائم رہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

اور ابنِ جریج سے روایت ہے: (انہوں نے بیان کیا کہ) مجھے حضرت عطاء نے خبر دی کہ انہوں نے اس طویل سیاہ فام عورت حضرت اُمّ زفر ؓ کو کعبہ کے پردے سے لپٹے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۵۔ سیاہ فام چرواہا

یہودِ (خیبر) کا یسار نامی ایک حبشی غلام تھا۔ وہ عامر یہودی کی زیرِ ملکیت تھا اور اس کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ پھر وہ ایک دن بکریاں لے کر (بارگاہِ رسالت میں) حاضر ہوا یہاں تک اس نے اسلام قبول کرلیا۔ اُس نے بکریوں کو ان کے مالک کے حوالے کردیا اور (مسلمانوں کی طرف سے) قتال کیا حتیٰ کہ شہادت کے درجہ پر فائز ہوا۔

۱۲۷-۱۲۸/۵۸۔ ابنِ اسحاق نے بیان کیا ہے کہ (غزوہ خیبر کے دن) ایک سیاہ فام غلام اپنی بکریاں لے کر غزوۂ خیبر میں شریک صحابہ کرام ﷡ کے پاس آیا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ ﷺ کے بعض صحابہ ﷡ سے پوچھا: یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ اس نے کہا: وہ اللہ جو آسمان میں ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: مجھے ان کے قریب لے جاؤ۔ صحابہ ﷡ اسے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے۔ تو اس نے پوچھا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے پوچھا: وہ (اللہ) جو آسمانوں میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے توحید و رسالت کی گواہی دینے کا حکم دیا تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا (اور مسلمان ہوگیا)۔ پھر وہ اپنی بکریوں کی طرف متوجہ ہوا اور

وُجُوْهِهَا بِالْبَطْحَاءِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبِي، فَوَاللهِ، لا أَتَّبِعُكِ أَبَدًا، فَوَلَّتْ، فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ الْعَهْدِ بِهَا، قَالَ: فَقَاتَلَ الْعَبْدُ، حَتَّى اسْتُشْهِدَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ سَجْدَةً وَاحِدَةً، فَأُتِيَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأُلْقِيَ إِلَيْهِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهُ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، الْتَفَتَ إِلَيْهِ، ثُمَّ أَعْرَضْتَ عَنْهُ. فَقَالَ: إِنَّ مَعَهُ الآنَ لَزَوْجَتَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ. قَالَ: وَاسْمُ الْعَبْدِ أَسْلَمُ.

رَوَاهُ ابْنُ قُدَامَةَ.

(١٢٨) **وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ:** وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِ الْأَسْوَدِ الرَّاعِي، فِيْمَا بَلَغَنِي: أَنَّهُ أَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُحَاصِرٌ لِبَعْضِ حُصُوْنِ خَيْبَرَ، وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ، كَانَ فِيْهَا أَجِيْرًا لِرَجُلٍ مِنْ يَهُوْدَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلامَ، فَعَرَضَهُ عَلَيْهِ، فَأَسْلَمَ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لا يَحْقِرُ أَحَدًا أَنْ يَدْعُوَهُ إِلَى الْإِسْلامِ، وَيَعْرِضَهُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا أَسْلَمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ أَجِيْرًا لِصَاحِبِ هٰذِهِ الْغَنَمِ، وَهِيَ أَمَانَةٌ عِنْدِي، فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ: اضْرِبْ

١٢٨: ذكره ابن هشام في السيرة النبوية، ٣١٦/٤، والكلاعي في الإكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله ﷺ، ١٩٥/٢، وابن عبد البر في الإستيعاب في معرفة الأصحاب، ٨٥/١، وابن أيبك الصفدي في الوافي بالوفيات، ٣١/٩، الرقم/٣، والعسقلاني في الإصابة، ٦٣/١، ←

ان کی طرف کنکریاں پھینک کر کہا: تم آزاد ہو، یہاں سے چلی جاؤ۔ اللہ کی قسم! اب میں کبھی تمہارے پیچھے نہیں آؤں گا۔ وہ بکریاں پلٹ گئیں۔ یہ اس کی بکریوں سے آخری بات تھی۔ راوی نے کہا: پھر وہ غلام صحابی (جنگ میں) بے جگری سے لڑے حتی کہ ایک سجدہ کرنے سے بھی پہلے مرتبۂ شہادت پر فائز ہوگئے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لاکر آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا، آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ پہلے اس کی طرف بڑھے اور پھر اس سے منہ پھیر لیا (کیا وجہ ہے؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب حورِ عین میں سے اس کی زوجہ اس کے پاس ہے۔ راوی نے کہا کہ اس غلام کا نام اسلم تھا۔

اسے امام ابن قدامہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۲۸) ایک روایت میں ابن اسحاق نے بیان کیا ہے: سیاہ فام چرواہے کے متعلق مجھے یہ حدیث پہنچی ہے: (غزوۂ خیبر کے دن) وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ خیبر کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ اس کی بکریاں بھی تھیں اور وہ ایک یہودی شخص کا ملازم تھا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ آپ ﷺ نے اسے اسلام (کی تعلیمات) کے بارے میں بتایا تو وہ مسلمان ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ کسی کو بھی اسلام کی طرف دعوت دینے اور اس پر اسلام پیش کرنے کو معمولی کام نہیں سمجھتے تھے۔ جب اس نے اسلام قبول کر لیا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان بکریوں کے مالک کا ملازم ہوں اور یہ میرے پاس امانت ہیں، لہٰذا میں اِن کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو مار کر ہنکا دو، وہ اپنے مالک کے پاس

.... الرقم/۱۳۲، والحلبي في إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون ﷺ، ۷۴۰/۲۔

فِي وُجُوْهِهَا، فَإِنَّهَا سَتَرْجِعُ إِلٰى رَبِّهَا أَوْ كَمَا قَالَ. فَقَالَ الْأَسْوَدُ: فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْحَصَى، فَرَمٰى بِهَا فِي وُجُوهِهَا، وَقَالَ: ارْجِعِي إِلٰى صَاحِبِكِ، فَوَاللهِ، لَا أَصْحَبُكِ أَبَدًا، فَخَرَجَتْ مُجْتَمِعَةً، كَأَنّ سَائِقًا يَسُوْقُهَا، حَتّٰى دَخَلَتِ الْحِصْنَ، ثُمّ تَقَدَّمَ إِلٰى ذٰلِكَ الْحِصْنِ لِيُقَاتِلَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَأَصَابَهُ حَجَرٌ فَقَتَلَهُ، وَمَا صَلّٰى لِلّٰهِ صَلَاةً قَطُّ؛ فَأُتِيَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَوُضِعَ خَلْفَهُ وَسُجِّيَ بِشَمْلَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهُ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ أَعْرَضْتَ عَنْهُ؟ قَالَ: إِنَّ مَعَهُ الْآنَ زَوْجَتَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ.

ذَكَرَهُ ابْنُ هِشَامٍ.

٤٦. رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

١٢٩-١٣٠/٥٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ

١٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة والقراءة بالخواتيم وبسورة قبل سورة وبأول سورة، ١/٢٦٨، الرقم/٧٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤١، الرقم/١٢٤٥٥، والترمذي في السنن، كتاب فضائل ←

لوٹ جائیں گی؛ یا اسی طرح کا جملہ ارشاد فرمایا۔ راوی نے کہا کہ اس سیاہ فام صحابی رضی اللہ عنہ نے مٹھی بھر کنکر پکڑ کر ان کی طرف پھینکے اور انہیں کہا: تم اپنے مالک کی طرف لوٹ جاؤ۔ اللہ کی قسم! اب میں کبھی تمہارے ساتھ نہیں آؤں گا۔ وہ بکریاں جمع ہو کر چل پڑیں گویا کوئی ہنکانے والا انہیں چلا رہا ہے حتی کہ وہ قلعہ میں داخل ہوگئیں۔ پھر وہ صحابی رضی اللہ عنہ اس قلعے کی طرف بڑھے تاکہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں، اسی اثناء ایک پتھر انہیں آلگا جس نے انہیں شہید کر دیا۔ ابھی تک انہوں نے اللہ کی خاطر ایک بھی نماز ادا نہ کی تھی۔ پس ان کی میت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لا کر آپ کی پشت مبارک کی جانب رکھ دیا گیا اور انہیں اس عمامہ سے ڈھانپ دیا گیا جو ان کے اوپر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف سے رُخ پھیر لیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس سے منہ کیوں پھیر لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب حورِعین میں سے اس کی زوجہ اس کے پاس ہے۔

اسے ابن ہشام نے بیان کیا ہے۔

۴۶۔ ایک اَنصاری صحابی رضی اللہ عنہ

۱۲۹-۱۳۰/۵۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی مسجد قباء میں اُنہیں نماز پڑھایا کرتے تھے، ان کا معمول تھا کہ وہ نماز میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) کوئی سورت

.... القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص، ٥/١٥٦، الرقم/٢٩٠١، والدارمي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل قل هو الله أحد، ٢/٥٥٢، الرقم/٣٤٣٥۔

مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، حَتّٰى يَفْرُغَ مِنهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ سُوْرَةً أُخْرٰى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ. فَقَالُوْا: إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ. ثُمَّ لا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِأُخْرَى، فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا، وَتَقْرَأَ بِأُخْرٰى؟ فَقَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا، إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ، وَكَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ، وَكَرِهُوْا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ. فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، أَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ. فَقَالَ: يَا فُلَانُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهٖ أَصْحَابُكَ؟ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا. فَقَالَ: حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(١٣٠) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○﴾. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَجَبَتْ. قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَالْحَاكِمُ.

١٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص، ١٦٧/٥، الرقم/٢٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، الفضل في قراءة ﴿قل هو اللّٰه أحد﴾، ١٧١/٢، الرقم/٩٩٤، وأيضًا في عمل اليوم والليلة/٤٣٠، الرقم/٧٠٢، ومالك في الموطأ، ٢٠٨/١، الرقم/٤٨٦، والحاكم في المستدرك، ←

پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے، پھر اُس کے ساتھ کوئی دوسری سورت پڑھتے۔ وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ایک دن) اُن کے مقتدی کہنے لگے: آپ یہ سورت پڑھتے ہیں پھر اُسے ناکافی سمجھ کر دوسری سورت پڑھتے ہیں؟ یا تو صرف یہی پڑھیں اور یا اُسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کریں۔ وہ کہنے لگے: میں اِسے نہیں چھوڑ سکتا، اگر تم چاہو تو میں تمہاری اسی سورت کے ساتھ امامت کراتا ہوں ورنہ تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ اُنہیں اپنے سے افضل خیال کرتے تھے اور کسی دوسرے کی امامت کو پسند نہیں کرتے تھے (لہٰذا وہ خاموش ہو گئے)۔ پھر (ایک دن) جب حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے تو اُنہوں نے ساری بات آپ ﷺ کے گوش گزار کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات ماننے سے کیا چیز مانع ہے؟ اور ہر رکعت میں یہ سورت پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اِس سورت سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کے ساتھ تمہاری محبت ہی تمہیں جنت میں داخل کر دے گی۔

اسے امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۱۳۰) حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آیا تو آپ نے ایک شخص کو (سورت اخلاص) ﴿**قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌo اَللهُ الصَّمَدُo**﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اس کے لیے) واجب ہوگئی! میں نے عرض کیا: کیا واجب ہو گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت۔

اسے امام ترمذی، نسائی، مالک اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

.... ۱/۷۵٤، الرقم/۲۰۷۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۵۰۵، الرقم/۲۵۳۸۔

٤٧. رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ

١٣١ /٦٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ، إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٨. اَلْحَارِسُ فِي سَبِيْلِ اللهِ

١٣٢ /٦١. عَنِ ابْنِ عَائِذٍ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وُضِعَ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّهٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ رَآهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ

١٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٥٠٦/٢، الرقم/١٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن تمسك بما أمر به دخل الجنة، ٤٤/١، الرقم/١٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١٢/٤، وأبو عوانة في المسند، ١٧/١، الرقم/٤، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ٢٠٧/١ـ

١٣٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤٣/٤، الرقم/٤٢٩٧ـ

۴۷۔ ایک دیہاتی صحابی ﷛

۱۳۱/۶۰۔ حضرت ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسے عمل کی طرف رہنمائی فرمائیں جسے انجام دینے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، فرض نمازیں اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں ان اَحکام پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جسے کسی جنتی کو دیکھ کر خوشی حاصل کرنی ہو، وہ اسے دیکھ لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۸۔ اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا صحابی ﷛

۱۳۲/۶۱۔ حضرت ابن عائذ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کا جنازہ پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ جب میت (نمازِ جنازہ کے لیے) رکھی گئی تو حضرت عمر ﷛ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا جنازہ نہ پڑھائیں، یہ شخص گناہگار تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اسے کوئی اسلامی عمل کرتے دیکھا ہے؟ ایک صحابی

اْلإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، حَرَسَ لَيْلَةً فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَحَثَّى التُّرَابَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَقَالَ: يَا عُمَرُ، أَنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ، وَلٰكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٤٩ . اَلرَّجُلُ الرَّاكِبُ

١٣٣-١٣٤/٦٢. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا بَرَزْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِذَا رَاكِبٌ يُوضِعُ نَحْوَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَأَنَّ هٰذَا الرَّاكِبَ إِيَّاكُمْ يُرِيدُ. قَالَ: فَانْتَهَى الرَّجُلُ إِلَيْنَا، فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِي وَوَلَدِي وَعَشِيرَتِي. قَالَ: فَأَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَقَدْ أَصَبْتَهُ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، عَلِّمْنِي مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. قَالَ: قَدْ أَقْرَرْتُ. قَالَ: ثُمَّ إِنَّ بَعِيرَهُ دَخَلَتْ يَدُهُ فِي شَبَكَةِ جُرْذَانٍ، فَهَوٰى بَعِيرُهُ

١٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٩/٤، الرقم/١٩١٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٢٠٣/٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٥٤/٢، الرقم/١٣٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ٤١/١، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ٣٠٩/٣، وأيضا في أسباب ورود الحديث/١١٤-١١٥۔

نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! اس نے ایک رات اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور پھر (صاحبِ قبر کو مخاطب کر کے) فرمایا: تیرے ساتھی گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے جب کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔ پھر (حضرت عمر ﷜ سے مخاطب ہو کر) فرمایا: اے عمر! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہو گا بلکہ فطرت (دین اسلام) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴۹۔ سوار صحابی ﷜

۱۳۳-۱۳۴/۶۲۔ حضرت جریر بن عبد اللہ ﷜ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سفر کر رہے تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ سے نکل گئے تو دیکھا کہ ایک گھڑ سوار ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص آپ لوگوں کے ساتھ ملنا چاہتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص ہمارے پاس پہنچ گیا۔ اس نے ہمیں سلام کیا۔ ہم نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے عرض کیا: اپنے اہل و عیال اور خاندان سے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کا ارادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی منزل پر پہنچ چکے ہو۔ اس نے عرض کیا: یار رسول اللہ! مجھے ایمان سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اللہ کے گھر کا حج کرو۔ اس نے کہا: میں نے ان تمام باتوں کا اقرار کر لیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے اونٹ کا اگلا پاؤں کسی چوہے کے بل میں دھنس گیا جس کی وجہ سے اس کا اونٹ گر گیا اور وہ شخص بھی اپنی کھوپڑی کے بل گر کر شہید ہو گیا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے آؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حذیفہ ﷠ نے

وَهَوَى الرَّجُلُ، فَوَقَعَ عَلٰى هَامَتِهِ، فَمَاتَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَلَيَّ بِالرَّجُلِ. قَالَ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَحُذَيْفَةُ فَأَقْعَدَاهُ. فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللهِ، قُبِضَ الرَّجُلُ. قَالَ: فَأَعْرَضَ عَنْهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَمَا رَأَيْتُمَا إِعْرَاضِي عَنِ الرَّجُلَيْنِ، فَإِنِّي رَأَيْتُ مَلَكَيْنِ يَدُسَّانِ فِي فِيهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ مَاتَ جَائِعًا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هٰذَا وَاللهِ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ ﷻ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾ [الأنعام، ٦/٨٢]. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: دُونَكُمْ أَخَاكُمْ. قَالَ: فَاحْتَمَلْنَاهُ إِلَى الْمَاءِ فَغَسَّلْنَاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ وَحَمَلْنَاهُ إِلَى الْقَبْرِ. قَالَ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَلَسَ عَلٰى شَفِيرِ الْقَبْرِ. قَالَ: فَقَالَ: أَلْحِدُوا وَلَا تَشُقُّوا، فَإِنَّ اللَّحْدَ لَنَا وَالشَّقَّ لِغَيْرِنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

وَزَادَ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ: قَالَ: أَقْرَرْتُ. قَالَ: فَجَعَلَ لَا يُعْرَضُ شَيْئًا مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ إِلَّا قَالَ: أَقْرَرْتُ.(١)

وَزَادَ السُّيُوْطِيُّ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هٰذَا الَّذِي تَعِبَ قَلِيْلًا وَنَعِمَ طَوِيْلًا. أَحْسِبُ أَنَّهُ مَاتَ جَائِعًا، إِنِّي رَأَيْتُ زَوْجَتَيْهِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَهُمَا يَدُسَّانِ فِي فِيْهِ مِنْ ثِمَارِ

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/٣٤٠-٣٤١.

جا کر اسے بٹھایا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی وصال کر گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے اِعراض برتا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے دیکھ لیا ہوگا کہ میں نے ان دونوں سے منہ پھیر لیا تھا۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ میں دو فرشتوں کو اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈالتے ہوئے دیکھ رہا تھا تو مجھے اندازہ ہوا کہ یہ شخص بھوکا فوت ہوگیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم کے ساتھ نہیں ملایا انہی لوگوں کے لیے امن (یعنی اخروی بے خوفی) ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیںo﴾۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی (کی تکفین و تدفین) کے لیے اکٹھے ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: ہم اسے پانی کے پاس لے گئے، غسل دیا، خوشبو لگائی، کفن پہنایا اور قبر کی طرف لے گئے۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور قبر کے کنارے قیام فرما ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لحد بناؤ اور گڑھا نہ بناؤ۔ بے شک ہمارے لیے لحد ہے اور دوسروں کے لیے (شق) گڑھا ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ذکر کیا ہے: اس شخص نے کہا: میں نے اقرار کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس پر اَحکامِ اسلام میں سے جو چیز بھی پیش کی گئی اس کے جواب میں اس نے 'میں نے اقرار کیا' ہی کہا۔

امام سیوطی کی بیان کردہ روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جو تھوڑی دیر تکلیف میں رہا اور طویل مدت کی نعمتوں کو پا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ اُس کا اِنتقال حالتِ بھوک میں ہوا ہے کیونکہ میں نے اس کی دو جنتی بیویوں حور العین کو اس کے منہ میں

الْجَنَّةِ.(١)

(١٣٤) **وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ﷺ، قَالَ:** خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذْ رَفَعَ لَنَا شَخْصٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَقَعَتْ يَدُ بَكْرِهِ فِي بَعْضِ تِلْكَ الَّتِي تَحْفِرُ الْجُرْذَانُ. وَقَالَ فِيهِ: هٰذَا مِمَّنْ عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْمَرْوَزِيُّ.

٥٠. اِمْرَأَةٌ مِنْ جُهَيْنَةَ

١٣٥/٦٣. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَلِيَّهَا. فَقَالَ: أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ، فَأْتِنِي بِهَا، فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا، فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا.

(١) ذكره السيوطي في شرح الصدور في أحوال الموتى والقبور/١٩٨، الرقم/٧١۔

١٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٩/٤، الرقم/١٩٢٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣١٩/٢، الرقم/٢٣٢٩، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة ٤١٢/١-٤١٤، الرقم/٤٠٦۔

١٣٥: أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، ١٣٢٤/٣، الرقم/١٦٩٦، والدارمي في السنن، ←

جنت کے پھل ڈالتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۳۴) ایک اور روایت میں حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے باہر کی طرف سفر پر روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر ایک شخص ہماری طرف آیا۔ (اس کے بعد مذکورہ روایت ہے مگر اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ) اس کے اونٹ کا اگلا پاؤں چوہے کے بل میں دھنس گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس روایت میں ہے: یہ شخص اُن اَفراد میں سے ہے جنہوں نے عمل تو تھوڑا کیا مگر اس کے بدلے میں بہت زیادہ اجر پا لیا۔

اِسے امام احمد بن حنبل، طبرانی اور مروزی نے روایت کیا ہے۔

۵۰۔ قبیلہ جہینہ کی خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا

۱۳۵/۶۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی درآں حالیکہ وہ بدکاری کے باعث حاملہ تھی، اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے لائقِ حد جرم کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: اس کی اچھی طرح نگہداشت کرو اور جب اس کا وضع حمل ہو جائے تو اسے میرے پاس لے کر آنا، اس نے ایسا ہی کیا، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کپڑے کس کر باندھنے کا حکم دیا (تاکہ اس کی بے پردگی نہ ہو) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

.... ۲/۲۳۵، الرقم/۲۳۲۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/۱۱۷، الرقم/۴۸۴۳۔

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّي عَلَيْهَا يا نَبِيَّ اللهِ، وَقَدْ زَنَتْ! فَقَالَ: لَقَدْ تابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ. وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلهِ تَعَالٰى.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں حالانکہ اس نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا! آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو (بخشش اور جنت کے لیے) اُنہیں کافی ہو گی؛ کیا تم نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ توبہ کرنے والی نے خود اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ہو۔

اسے امام مسلم، دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْمَصَادِرِ وَالْمَرَاجِع

۱. القرآن الحکیم۔

۲۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف** ۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۴۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۵۔ **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ۔

۶۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند** ۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۷۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم في تاريخ الملوك والأمم**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

۸۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۹۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴ ۔۹۶۵ء)۔ **الثقات** ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء۔

۱۰۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۱۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **مشاهير علماء الأمصار**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۹۵۹ء۔

۱۲۔ ابن حجر **عسقلانی** ،احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل،۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۱۳۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العاليه**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۴۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الأمالي المطلقة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۱۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تقريب التهذيب**۔ شام: دار الرشد، ۱۴۰۶/ ۱۹۸۶۔

۱۶۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۷۔ **ابن حجر ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹۔۹۷۳ھ/ ۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقة**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

۱۸۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۹۔ **ابن خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید، ابو بکر (۲۳۴۔ ۳۱۱ھ)۔ السنة۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۰ھ۔

۲۰ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۱۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۲۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۳۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستذکار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

۲۴۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۲۵۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدینة دمشق**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۲۶۔ ابن قدامہ المقدسی، ابو محمد عبد اللہ بن احمد۔ **إثبات صفة العلو**۔ کویت: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۶ھ۔

۲۷۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء) **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۸۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایة**

والنهایة۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۹۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۳۰۔ **ابن مندہ**، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحيٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الایمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۳۱۔ **ابن ہشام**، ابومحمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ السیرۃ النبویۃ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۳۲۔ **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربي۔

۳۳۔ **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۳۴۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۳۵ **ابونعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربي، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۳۶۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوۃ۔ حیدرآباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء۔

۳۷۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **معرفۃ الصحابۃ**۔ الریاض، السعودی العربیۃ: دار الوطن للنشر

العربی، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۳۸۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند** ۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۳۹۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند** ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۴۰۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۴۱۔ **آجری**، ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ (م ۳۶۰ھ/ ۹۷۰ء)۔ **الشریعہ**۔ لاہور، پاکستان: انصار السنۃ المحمدیہ۔

۴۲۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۴۳۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۴۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الصحیح** ۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۴۵۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** ۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۴۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق، ۱۴۰۱ھ۔

۴۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۴۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **المدخل إلی السنن الکبریٰ**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۴۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **شعب الایمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۵۰ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۵۱۔ **تمام رازی**، أبو القاسم تمام بن محمد الرازی (۳۳۰۔۴۱۴ھ)۔ **کتاب الفوائد**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۲ھ۔

۵۲۔ حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔ ۲۸۳ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینہ المنورۃ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۵۳۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء+ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۵۴۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۵۵۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۵۶۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۰۴۴ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ** (إنسان العیون في سیرۃ الأمین المأمون ﷺ)۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۵۷۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۵۸۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۹۔ **خطیب تبریزی**، محمد بن عبداللہ۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دارالفکر، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۶۰۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۶۱۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۶۲۔ **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴۔۳۱۰)۔ **الذریة الطاهرة النبوية**۔ کویت: الدار السلفیۃ۔ ۱۴۰۷

۶۳۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۶۴۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ/۱۲۷۴۔۱۳۴۸ء)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۶۵۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۶۶۔ **سخاوی**، شمس الدین السخاوي(۹۰۲ھ)۔ **التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۶۷۔ سعید بن منصور، ابو عثمان خراسانی، (م ۲۲۷ھ)۔ السنن۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

۶۸۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **اسباب ورود الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار المکتبہ

العلمیہ، ۱۴۰۴ھ۔

٦٩۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۷۰۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹٦ء۔

۷۱۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم و الحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۷۲۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ / ۷٦۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۷۳۔ **صفدی**، صلاح الدین خلیل بن ایبک۔ الوافي بالوفیات۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء۔

۷۴۔ **ضیاء مقدسی**، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری حنبلی (م ۵٦۹۔٦۴۳ھ/ ۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۷۵۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**، بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۷٦۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**، موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۷۷۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند**

الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۷۸۔ **طبرانی**،سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی(۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط**۔ ریاض،سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۷۹۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۸۰۔ **عبد الرزاق**، ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۸۱۔ **عبداللہ بن احمد بن حنبل** (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ **السنۃ**۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

۸۲۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر کسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۸۳۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۸۴۔ **فاکہی**، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ۲۷۲ھ/ ۸۸۵ء)۔ **اخبار مکہ فی قدیم الدہر و حدیثہ**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

۸۵۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۸۶۔ کلاعی ، ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الأندلسی(۵۶۵ھ/۶۳۴ھ)۔ **الإکتفاء بما تضمنه من مغازی رسول اللہ و الثلاثة الخلفاء**۔ بیروت، لبنان :عالم الکتب، ۱۹۹۷ء۔

۸۷۔ **محبّ طبری**، ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔ ۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ**۔ بیروت، لبنان:

دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۸۸۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابوعبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلاۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۸۹۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۹۰۔ **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۱۔ **مقریزی**، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ **اِمتاعُ الاَسماع**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۹۲۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔ ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترہیب**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۹۳۔ **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۹۴۔ **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۹۵۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم و اللیلہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۹۶۔ **نسائی**،ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۹۷۔ **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ ***تہذیب الاسماء واللغات***۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹۸۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔